صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 20 اگست 2008ء بمطابق 17 شعبان 1429ھ صبح گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذباللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَO لَا شَرِيكَ لَهُۥ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلْمُسْلِمِينَO قُلْ أَغَيْرَ ٱللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ۔

ترجمہ: (یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں۔ کہو کیا میں خدا کے سوا اور پروردگار تلاش کروں اور وہی تو ہر چیز کا مالک ہے اور جو کوئی (برا) کام کرتا ہے تو اس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کا جانا ہے تو جن جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ تم کو بتائے گا۔ وآخرودعواناان الحمد للہ رب العالمین۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب رحیم داد خان (سینئیر وزیر):جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ فرمائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ تشریف رکھیں،وہ۔۔۔۔۔۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں دھماکہ

جناب رحیم داد خان (سینئیر وزیر): جناب سپیکر! پرون په ډیره اسماعیل خان کښې یو ډیره افسوسناکه واقعه شوے ده چه په هغے کښې پینځه دیرش کسان شهیدان شوی دی او لا تعداد خلق پکښې زخمیان شوے دی۔ دا داسے افسوسناکه واقعه ده چه دا نه زمونږ په مذهب کښې روا ده، نه په انسانیت کښې ده او بیا زمونږه د سنیانو، د شیعه ګانو یو ډیر Close تعلق او بیا رشتے دی او دا غواړی چه دا خپل تعلق، دا خپلے رشتے دوئ، خو څه داسے ګناهونه وی، کردار والا خلق راشی او زمونږ په مینځ کښې تفرقے پیدا کوی، په دے حواله زهٔ به ریکویسټ کومه چه د هغه شهیدانو په حق کښې دعا هم اوشی او ورسره دا ریکویسټ هم کوم چه دا سول سوسائټی، الیکټرانک میډیا، صحافیان حضرات، دانشور داسے نمونه یو کردار ادا کړی چه دا خودکش دهماکے او دا نمونه کوم حالات پیدا شوی دی، بالخصوص زمونږ په دے صوبه کښې چه زمونږه ژوند ئے تنګ کړے دے، دا په لکهونو خلق په دغے وجه باندے آفت زده شوی دی او Affect شوی دی او راغلی دی نو چه مونږه ترقیاتی کارونه اوکړو، دے خلقو له د علاج بندوبست او کړو، دے خلقو له د تعلیم بندوبست اوکړو او د روزګار بندوبست اوکړو او که دغه کوم حالات چه روزانه مونږ Face کوؤ نو ټول ترقیاتی، دنیا په مخکښې روانه ده او مونږه، دا پاکستان او بالخصوص زمونږه صوبه په روستو روانه ده او داسے جهالت طرف ته ده نو دے د پاره ټولو ته زما سوال دے، لکه مخکښې چه ما عرض او کړو، دا کوم سول سوسائټی، زمونږ دا دانشور طبقه او نور ژوند سره تړلی خلق چه یو خپل کردار ادا کړی، ولے چه یواځے د حکومت په بس کښې دا نه ده چه د هغے مقابله اوکړی۔ مرکزی و صوبائی حکومت د خپل

اړخه لګیا دی د سړی د ژوند د حفاظت ګارنټي ورکوی، د صحت د علاج د پاره خپل یو کردار ادا کوی خو داسے څه قیصے، حالات چه کوم دی، بغیر د عوامو د تعاون نه ناممکنه ده نو زهٔ تاسو ته خواست کوم چه مولانا صاحب یا صوفی ته یو خواست اوکړئ چه۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> مفتی جانان صاحب ته خواست دے چه هغه دعا اوکړی۔ مفتی جانان صاحب۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> چونکہ میرے ضلعے کی بات ہے، تو مجھے بولنے کا تھوڑا موقع دیا جائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> شکریہ، سر۔ سر، میری آپ سے گزارش ہو گی کہ سینیئر منسٹر صاحب نے اس پہ کافی تفصیل سے بات کر لی ہے، میں اس ہاؤس کا وقت نہیں لینا چاہتا لیکن ڈی آئی خان کے Sectarian problems میں یہ ایک All dimensional ہے کہ First time تحریک طالبان پاکستان نے اس کی ذمہ داری قبول کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کافی خطرناک ہے کیونکہ ایک کمیونٹی کو براہ راست اس چیز کا نشانہ بنانا بالکل ہی ٹھیک نہیں ہے۔ سرکاری اداروں کے ساتھ ان کا اختلاف تھا، اگر وہ یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے خلاف جرنیل صاحب کی پالیسیوں میں ظلم کا عنصر تھا اور انہوں نے اس کو Implement کیا ہے لیکن ان کا اس میں کیا قصور تھا؟ پہلے ایک آدمی پہ فائرنگ کی، جب اس کے ورثاء اس کے ساتھ آئے تو اس میں ایک خاندان کے چودہ آدمی شہید ہو گئے تو سر، اگر یہ حال ہو اور آپ اور ہم ان ایوانوں میں بیٹھ کر ان کے خلاف کچھ بات بھی نہ کر سکیں، میرے خیال میں اس مینڈیٹ کی توہین ہو گی۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ اپنی نوعیت کا ایک خصوصی واقعہ ہے، اس وجہ سے کہ اس میں Sectarian killings میں ایک اور Dimension کا اضافہ ہو رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پہ اسمبلی کی طرف سے ایک قرارداد مذمت پاس کی جانی چاہیئے تاکہ ان کو ایک پیغام چلا جائے، کہ اگر حکومت کے ساتھ آپ کے اختلافات تھے، اگرچہ وہ جو Symbol of resistance تھا، جرنیل صاحب، اب وہ نہیں رہے لیکن اس کے باوجود اس کے اگلے ہی دن اس قسم کا واقعہ ہوا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے صوبے کی بڑی بدقسمتی ہے اور عوام کے ساتھ ایک بہت بڑا ظلم ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک Minimum کام ہے جو کہ ہم اس ایوان سے لے سکتے ہیں کہ اس میں قرارداد مذمت آنی چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گنڈاپور صاحب! چونکہ Already law & order situation پر ڈیبیٹ جاری ہے، تو اس میں یہ بات ہم کہیں گے اور جو ہمارے منسٹرز صاحبان ہیں، وہ انشاء اللہ جواب بھی دیں گے، آپ کو مطمئن کریں گے۔ اب لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے ایک اہم معاملہ کی جانب گورنمنٹ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ جو لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے گائیڈ لائن ہمیں بھیجی ہے، جو ایک کروڑ روپیہ ہمیں تعمیر سرحد پروگرام میں ملتا ہے، اس میں جو ابھی انہوں نے یہ Legible factor جو بھی انہوں نے Show کیا ہے، یہ بھی 17-05-2007 کا ہے، یہ بھی پچھلی گورنمنٹ کا ہی نظر آتا ہے اور اس سے پہلے جو اردو میں ہے، دوسری سائڈ پر یہ ہے، یہ جو اتنا اس کا ہے، 2005-06 کی اس میں کچھ سکیمیں جو Delete کر دی گئی ہیں، ادھر وہ سکیمیں ڈال دی گئی ہیں، جو بڑی میجر پراجیکٹ ہے، جس میں کنسٹرکشن آف نیٹث اور بلیک ٹاپ روڈ ہے اور اس میں Surfacing ہے جس پر بڑا خرچہ ہوتا ہے، ٹھیک ہے وہ بھی ہونا چاہیئے لیکن اس میں شنگل روڈ جو معمولی سی جو پچھلی دفعہ بھی ہم نے اسمبلی میں یہ بنا کر ڈلوائی تھی، گائیڈ لائن میں پہلے نہیں تھی، تو یہ ضرور ہونی چاہیئے کہ چھوٹے چھوٹے Tracks ہیں، لوگوں کے پہاڑی علاقے ہیں اور اس کو ہم شنگل روڈ کا نام دیتے ہیں، وہ ہم نے بنانے ہوتے ہیں، تو اسلئے اس کو، اور دوسرا اس میں انہوں نے یہ کیا ہے جی کہ اس میں انہوں نے ایک قید لگائی ہے کہ "TSP fund would not be utilized for following"، وہ جو 'Following' میں ہیں، وہ ہو گئے ہیں، اس کے بعد باقی سب پر Allow کرنا چاہیئے۔ دو لسٹیں دی ہیں، ایک پر یہ دے دیا ہے کہ یہ کرو اور جو دوسری پر دیا ہے یہ نہ کرو، اس کے بعد درمیان میں جو چیزیں رہ گئی ہیں، اس پر کیا ہو گا جی، ان پر کیا کریں گے جی؟ یہ چیز ہے جی۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قلندر صاحب! آپ کا جو پوائنٹ آف آرڈر ہے، یہ آج تو میں بھی یہ تعمیر سرحد والا پڑھ رہا تھا اور میں نے نوٹ کیا ہے لیکن اب چونکہ ہم اگر Specific rule یعنی رول 225 پر آتے ہیں تو یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے البتہ ڈیپارٹمنٹ والوں کو آپ کہہ سکتے ہیں، جو Concerned ہیں، ان کو آپ نوٹس بھی دے سکتے ہیں، مطلب ہے کہ ان کے نوٹس میں لا سکتے ہیں اور آپ کی بات صحیح ہے۔ تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 14، جناب عبدالستار صاحب، ایم پی اے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

* 14 _ جناب عبدالستار خان: کیاوزیر زراعت و تحفظ حیوانات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہستان میں وٹرنری ہسپتال موجود ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتالوں کی تعداد بتائی جائے نیز گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ ہسپتالوں کو کتنی ادویات فراہم کی گئی ہیں اوران ادویات سے کتنے مال مویشیوں کا علاج کس کس ہسپتال میں کیا گیا ہے، اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع کوہستان میں محکمہ ہذا کے تحت ضلعی لائیوسٹاک آفیسر کے زیر نگرانی وٹرنری ہسپتال موجود ہیں۔

(ب) ضلع کوہستان میں کل درج ذیل ستائیس ہسپتال کام کر رہے ہیں:

1۔مداخیلہ 2۔بٹیرہ 3۔آہوگٹ 4۔شیراکوٹ 5۔برپالس 6۔دبیر بالا 7۔سناگئی 8۔رانولیا 9۔پٹن 10۔سیمو 11۔بانل قلعہ 12۔داترہ 13۔گربرت 14۔ماذو 15۔کیال 16۔گوشالی 17۔سیو 18۔ڈوگا 19۔سیرگڑھی 20۔طوطی 21۔سیال 22۔کرنگ 23۔گھڑیال 24۔شتیال 25۔دربنکوٹ 26۔باشا 27۔داسو۔

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران درج بالا ہسپتالوں کو سپلائی شدہ ادویات کی کل مالیت، جانوروں کی کل تعداد جن کا علاج کیا گیا ہے اور کل آمدن بطور چٹ فیس درج ذیل ہے:

سال	فراہم کردہ ادویات	جانوروں کی تعداد	کل آمدن
2003-04	150000روپے	69342	178683روپے
2004-05	850000روپے	86400	172800روپے
2005-06	430000روپے	117634	235267روپے
2006-07	450000روپے	138121	276242روپے
2007-08	200000روپے	99925	199850روپے

جناب عبدالستار خان: شکریہ، جناب۔ سر، اس میں جو جواب دیا گیا ہے محکمہ کی طرف سے، یہ تو صرف کاغذی حد تک ہے۔ وہاں پہ اس چیز کی میں نے معلومات کی ہیں کہ گزشتہ پانچ سالوں میں کوئی بھی ڈاکٹر اگر کسی مطلب کی جگہ پہ یا ویلجز میں جا کر اندر ہمارے علاقے میں لائیوسٹاک کے شعبے میں کسی ہاسپٹل میں

دوائی آئی ہو یا وہاں پہ تقسیم ہو گئی ہو یا علاج کیا گیا ہو، ایسی بات نہیں ہے البتہ جو تفصیل دی گئی ہے، وہ کاغذی حد تک ہے صرف جی۔ میں اتنی گزارش کروں گا کہ اس وقت جو وہاں پہ صورتحال ہے، زیادہ تر غریب لوگ ہیں، ان کا انحصار لائیو سٹاک پر ہے، مال مویشی پر ہے، اگر اس کے بعد وزیر صاحب مجھے اتنی یقین دہانی کرائیں کہ باقائدہ ڈاکٹر بھیجیں گے ادھر کوہستان میں، اندر ویلجز میں تو میں ممنون رہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ ارباب صاحب، ارباب ایوب جان صاحب۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب، میں عبدالستار خان کا مشکور ہوں کہ کوہستان میں لائیو سٹاک اور ڈیری ڈویلپمنٹ کیلئے ڈاکٹر موجود نہیں ہے اور دوائیاں بھی، انہوں نے نشاندہی کی ہے اور یہ درست فرما رہے ہیں کہ جہاں ہمارے بارانی علاقے ہیں، جہاں پہاڑی علاقے ہیں، وہاں لوگوں کی آمدن کا زیادہ تر ذریعہ لائیو سٹاک پہ ہوتا ہے، تو میں اتفاق کرتا ہوں عبدالستار خان صاحب سے اور چونکہ یہ لائیو سٹاک میرے پاس نہیں ہے لیکن میں آپ کو Assurance دیتا ہوں On the floor of the House کہ آپ کے ہاں ڈاکٹر بھی آئے گا اور انشاءاللہ ادویات بھی وہاں پہنچائی جائیں گی۔

Mr. Speaker: Question No. 51: Dr: Zakirullah, Honourable MPA Sahib.

* 51 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر زراعت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے مالاکنڈ ڈویژن میں زرعی انجینئرنگ کیلئے دفاتر بحال کئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مالاکنڈ ڈویژن میں بٹخیلہ کے مرکزی مقام پر زرعی انجینئرنگ کے دفتر کو تاحال نہیں بحال کیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ بٹخیلہ میں زرعی انجینئرنگ کے دفتر بحال نہ ہونے کی وجہ سے مالاکنڈ ایجنسی، ضلع دیر لوئر اور ضلع دیر اپر کے کاشتکار زرعی انجینئرنگ کے استفادے سے محروم ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مالاکنڈ ایجنسی میں بٹخیلہ کے مقام پر زرعی انجینئرنگ کے دفتر کو کب تک بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز ضلع دیر پائین تیمرگرہ کے مقام پر بھی پرانا دفتر بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، حکومت صوبہ سرحد نے سابقہ مالاکنڈ ڈویژن میں مورخہ 01-12-2005 سے ضلع سوات میں بمقام کوکڑئی اور مورخہ 01-07-2006 سے ضلع چترال میں بمقام بالچ نزد ائرپورٹ زرعی انجینئرنگ کے دفاتر کھول دیئے ہیں۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) سابقہ مالاکنڈ ایجنسی، ضلع دیر لوئر اور ضلع دیر اپر سے تعلق رکھنے والے کاشتکار زرعی انجینئرنگ کی خدمات سے استفادہ کرنے کیلئے سوات میں کھولے گئے دفتر سے رجوع کر سکتے ہیں۔

(د) مندرجہ بالا اضلاع میں زرعی انجینئرنگ کا دفتر کھولنے میں فی الحال چالو حالت میں زرعی مشینری کی عدم دستیابی اور مالی وسائل کی کمی حائل ہے۔ وفاقی حکومت سے زرعی مشینری کی دستیابی اور صوبائی حکومت سے ضروری مالی وسائل کی فراہمی کے بعد ہی زرعی انجینئرنگ کے پرانے باقیماندہ دفاتر کھولے جا سکتے ہیں اور اس کیلئے محکمے کی سطح پر ضروری اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔

جناب ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب! د (ج) جز په جواب کښې دوئ مونږ ته وائی چه "سابقہ مالاکنڈ ایجنسی، ضلع دیر لوئر اور ضلع دیر اپر سے تعلق رکھنے والے کاشتکاران زرعی انجینئرنگ کی خدمات سے استفادہ کرنے کیلئے سوات میں کھولے گئے دفتر سے رجوع کر سکتے ہیں" او بیا ورپسے دا وائی چه فی الحال د مشینرئ د عدم دستیابئ او مالی وسائل د کمی په وجه باندے مونږه دغلته په بټخیله کښې دفتر نه شو کهلاولے۔ سپیکر صاحب! زۀ دا تپوس کول غواړمه چه د دے سوال سره جخت بل زما یو سوال دے ، نمبر 75 په هغے کښې چه څومره کار زمیندارو ته شوے دے نو هغه تقریباً ټول د سوات سره تعلق لرونکی دی ځکه چه هلته دفتر دے ، په دیر اپر کښې خو بالکل کار دے زرعی انجینیئرنگ والا نه دے کړے او نه ئے په دیر لوئر کښې، یو څو، درے څلورو زمیندارو ته ئے کار کړے دے۔ دغه شان په ملاکنډ ایجنسئ کښې هم بالکل د نشت برابر خبره ده، نو زۀ دا وایمه چه که د مالی وسائلو خبره وی نو د دے سوال په جواب کښې په آخر کښې ما د دوئ نه د آمدن تفصیل غوښتے دے ، نو په 2007 او 2008 کښې 63 لاکھ روپئ دے بلډوزرو، چه هر څو په چالو حالت کښې دی، هغے آمدن کړے دے ، نو چه دا دومره آمدنی شے دے نو بیا زۀ ریکویسټ کومه چه د زمیندارو د سهولت د پاره او د ایګریکلچر د ترقئ د پاره په بټخیله کښې هم د یو دفتر کهلاولو اعلان او کړی۔ همایون خان خو ترے هډو خبر نه دے او زۀ د بټخیلے خبره کومه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ارباب ایوب جان صاحب۔

وزیرزراعت: جناب سپیکر صاحب! ډاکټر صاحب صحیح خبره کوی خو تاسو ته به هم پته وی چه 2001کښې حکومت هغه وخت کښې ایګریکلچر انجینیئرنګ ډیپارټمنټ بالکل ختم کړو او دوه ځایونو کښې، پیښور کښې او ډیره کښې هغه ورکشاپونه پاتے شو، بیا روستو یو چترال کښې کهلاؤ شو، نو څنګه چه ډاکټر صاحب وائی، اوس د دیر او د مالاکنډ خلق چه سوات ته ځی ټریکټر د پاره نو هغه ډیر لرے جوړیږی لکه داسے جوړیږی چه پیښور ته راځی، نو زهٔ د ډاکټر صاحب په خدمت کښې دا عرض کومه چه د 2001 نه مخکښې ایګریکلچر انجینیئرنګ ډیپارټمنټ سره تقریباً سوله سو میکینک او بلډوزر آپریټرز او ډرائیوران به وو، ورکشاپونه به هم وو، دفترونه به هم وو، هغه وخت کښې ګورنر صاحب چه کوم وو، هغه د قلم په یو دستخط باندے ټول ورکشاپونه ختم کړل۔ اوس ایګریکلچر انجینیئرنګ ډیپارټمنټ خاصکر غرئیزه علاقه کښې، چرته چه جناب سپیکر صاحب، غرونه دی، لینډ سلائیډنګ کیږی، زمونږ څومره ایم پی اے ګان چه دی د دے علاقو نه، سوات نه، چترال نه، دیر نه چه تعلق لری، هغوی یو دا بلډوزر خو د زمینداراۍ د پاره استعمالوی، ورسره ورسره د دوئ روډونه بندیږی نو هلته ورکشاپ بحخیله کښې ډیر ضروری دے او زهٔ ډاکټر صاحب ته دا خبره کومه چه مونږه چائنه نه سل بلډوزرے راغوښتے دی او پچیس بلډوزرے یو میاشت یا دوه میاشتو کښې دننه به راشی۔ کله ډاکټر صاحب چه دا بلډوزرے راشی نو انشاءالله تعالیٰ مونږ بحخیله کښې به دا ورکشاپ کهلاوؤ خو یو میاشت دوه میاشتو خبره ده او کوم وخت پورے زمونږ دا بلډوزرے چه دی موجوده حالاتو کښې، دوئ خپل وخت پوره کړے دے، دا خو زهٔ د ایګریکلچر انجینیئرنګ ډیپارټمنټ انجینئرانو ته داد ورکومه چه د هغے اوزار بالکل ختم شوی وو خو هغوی ئےRepair کوی، مړی کښې ساه اچوی او هغه بلډوزرے لږ یا ډیر مونږه ګرځوؤ۔ نو انشاءالله دا امید دے چه دوه میاشتو کښې دننه دننه پچیس بلډوزرے به راشی او چرته چرته چه ضرورت وی او بیا سو بلډوزرے شپږ اوه میاشتے پس به راشی، نو انشاءالله کومه غلطه فیصله شوے وه، هغه به مونږه ټهیک کوؤ او زمونږه ایم پی اے ګان صاحبانو ته پته وی دا خپل مشکلات دوئ مونږ ته به وائی، مونږه دے د پاره ناست یو، دا حکومت هم دے د پاره دے چه د

خپل ایم پی اے گانو، د خپلو خلقو پرابلمز او مسائل سرته اورسوی۔ انشاءاللہ بتخیلہ کبنی ډیر زر بہ مونږہ ورکشاپ کھلاوؤ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایگریکلچر انجینئرنگ ایک انتہائی اہم شعبہ تھا ایگریکلچر کا اور زمینداروں کو کئی فائدے اس سے حاصل تھے تو کیا حکومت اس کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ ایک، اور دوسری بات یہ کہ مردان میں اس کیلئے بلڈوزروں کا کوئی ذکر نہیں ہے، کیا حکومت جو آنے والے بلڈوزرز ہیں، ان میں مردان کا حصہ بھی رکھے گی کیونکہ مردان میں بھی تو زمینیں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ارباب ایوب جان صاحب۔

وزیر زراعت: بالکل، عبدالاکبر خان صاحب درست فرمارہے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا کہ آیا، نمبر 1 میں انہوں نے یہ پوچھا کہ یہ ورکشاپ اور آفس کھولنے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے، تو ہم خوامخواہ ارادہ رکھتے ہیں لیکن مرحلہ وار، آپ کو مجھ سے زیادہ صوبے کے فنانس کا پتہ ہے تو ایگلر یکلچر انجینئرنگ میں جو رول play کرتے ہیں، وہ بلڈوزر ہیں، اگر ایک سو بلڈوزر ہمیں مل جائیں تو انشاءاللہ وہ کمی پوری ہو جائے گی اور اگر ان سے بھی پوری نہ ہوئی تو مزید ہم ٹریکٹرز منگوائیں گے اور انشاءاللہ مردان میں بھی جیسے آپ نے فرمایا بہت جلد یہ بلڈوزر آجائیں تو میری امید ہے کہ ایک ورکشاپ ہم وہاں پہ کھولیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ کوسچن نمبر 75، ڈاکٹر ذاکر اللہ خان، ایم پی اے۔

* 75 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائینگے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت (شعبہ انجنیئرنگ) زراعت کو ترقی دینے کیلئے زمین ہمواری، ٹیوب ویلز لگانے وغیرہ کا کام سرانجام دیتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے پاس چالو حالت میں بلڈوزرز، ٹریکٹرز وغیرہ موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جنوری 2004 سے جون 2008 تک مذکورہ مشینری سے کہاں کہاں پر اور کس کس کے نام کتنا کام کیا گیا ہے، نیز اس کی آمدن اور ان پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت: (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ زراعت شعبہ انجنیئرنگ کے پاس بلڈوزر موجود ہیں جبکہ ٹریکٹرز موجود نہیں ہیں۔ بلڈوزروں کی تفصیل جدول نمبر 1 میں دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل جدول نمبر 2 اور نمبر 3 میں موجود ہے۔

جدول نمبر 1 بلڈوزروں کی تعداد

نمبر شمار	نام ضلع	چالو حالت	قابل مرمت	کل تعداد
1	پشاور	6	4	10
2	ڈیرہ اسماعیل خان	12	1	13
3	سوات	5	1	6
4	بنوں	2	6	8
5	چترال	2	4	6
6	مانسہرہ	3	3	6
ٹوٹل		30	19	49

(مزید تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے)

جناب ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب، زۂ منسټر صاحب نه یو آسان غوندے ساده تپوس کومه جی، لکه د دے زمیندارو د پاره د دے بلډوزر د گهنټے ریټ څه دے او د دے نه علاوه دوئ ټهیکیدارانو ته هم دا بلډوزرے د کار د پاره ورکوی او که نه ورکوی ورته جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ارباب ایوب جان صاحب۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب، څنګه چه ډاکټر صاحب اووئیل نو زمیندار ته مونږه Subsidized rate باندے ټریکټر بلډوزر ورکوؤ۔ مونږ سره ټریکټرے نه وی، بلډوزرے وی، هغه Subsidized rate باندے وی خو ټهیکیدار ته مونږه Subsidized rate باندے نه ورکوؤ ځکه Agriculture purposes د پاره زما په خیال درے سوه خواؤ شاکښې د دے کرایه ده د گهنټے۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: په دے لسټ کښې چه کوم زمیندارو ته دا کار شوے دے، په دیکښې په 304 نمبر باندے یو خو دا ده، زما خپل دا خیال دے چه د 120 ------

جناب ڈپٹی سپیکر: کوم نمبر، کوم نمبر؟------

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جی په دے لسټ کښې 304 نمبر جی، یو کس دے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! لسټ نشته۔

جناب ډپټی سپیکر: لسټ شته دے که نشته دے ورسره؟

جناب ډاکټر ذاکرالله خان: لسټ شته دے، 304 نمبر۔

جناب ډپټی سپیکر: کوئسچن نمبر 75 ته راواوباسه، هغے سره Annexure شته دے۔
کوئسچن نمبر 75۔

ډاکټر ذاکرالله خان: کوئسچن نمبر 75۔

جناب عبدالاکبر خان: دا خو مونږ سره نشته۔

جناب ډپټی سپیکر: شیډول نمبر 2 ورسره Attach دے۔ چونکه عبدالاکبر صاحب! دا Annexure چه کوم دے، شیډول نمبر 2 دے، It contains a number of pages، زما خومره خیال دے دوئ د دے وجے نه ټولو ته سپلائی کړے نه دے۔ دا ډیر تقریباً، د دے ایک هزار اکتالیس، مطلب جی Show کړی په دیکښ۔

جناب عبدالاکبر خان: دا شیډول او دا Annexure مونږ ته راکړی، که فرض کړه صرف د دے وجے دوئ د اسمبلۍ ممبرانو ته نه بنائی چه لکه هغه تعداد زیات دے نو زما خیال دے دا خو Concealment دے د Facts، چه صرف یو Mover ته یا سپیکر صاحب، تاسو ته هغه لسټ درکیدلے شی او نور ممبرز، اوس مونږ دلته په هاؤس کښې ناست یو، تاسو ته هغے باندے-----

جناب ډپټی سپیکر: شیډول نمبر 1 خو به وی کنه۔

جناب عبدالاکبر خان: شیډول نمبر 1 خو شته خو د هغے ډیټیل خو شیډول نمبر 2 کښې دے، چه کوم ډیټیل دے، هغه شیډول نمبر 2 کښې دے، شیډول نمبر 2 خو مونږ سره نشته۔

جناب ډپټی سپیکر: که تا ته مطلب دا ضرورت وی، هغه به اوس Provide کړی، مطلب دا دے-----

جناب عبدالاکبر خان: هیڅ سره نشته۔ تا سره شته؟ نشته جی، ټولو سره نشته، This is ridiculous on the part of the department جی، او جی۔ دا سوال بیا Pending کړئ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او تھیک شو، دا کوئسچن بہ Pending کړو او The Department will be directed to supply the same.

جناب عبدالاکبر خان: تھیک شوہ جی۔

Mr. Deputy Speaker: The question is kept pending. The concerned Department is directed to supply the annexure of schedules 1 and 2 to all concerned and all the Honourable MPAs. Next, Question No. 97, it should be kept pending if the House is…..

Voices: Yes.

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. Question No. 117, Saeeda Batool, Honourable MPA.

* 117 _ محترمہ سعیدہ بتول ناصر: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اس سال صوبے میں گنے کے کاشتکاروں کا نقصان ہوا ہے، خصوصاً ڈی آئی خان میں کسانوں نے اپنے گنے کی فصل کو جلا دیا تھا کیونکہ شوگر ملز گنا لینے سے انکاری تھیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ کاشتکاروں کے نقصان کا ازالہ کرنے اور آئندہ اس طرح کے حالات سے نمٹنے اور پیداوار بڑھانے کیلئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ اس سال صوبے میں گنے کے کاشتکاروں کا لاکھوں کا نقصان ہوا ہے اور ڈیرہ اسماعیل خان میں واقع شوگر ملز کے مالکان نے وقفے وقفے سے ملز بند رکھیں۔ مزید برآں انہی دنوں موسم سرما میں پالہ پڑا جس کی وجہ سے گنے کی کھڑی فصل کو سخت نقصان پہنچا۔

(ب) محکمہ مال نے گنے کے کاشتکاروں کے نقصان کے ازالے کیلئے ضلعی ریونیو آفیسر ڈی آئی خان کو بذریعہ مراسلہ ہدایت جاری کی تھی کہ شدید سردی اور پالے کی وجہ سے متاثرہ علاقے کی فوری طور پر ایک سروے کریں اور رپورٹ پیش کریں تاکہ اس علاقے کو آفت زدہ قرار دیا جائے اور متاثرہ گنے کے کاشتکاروں کو ریلیف فراہم کی جائے۔ اس کے علاوہ وزیر زراعت صوبہ سرحد نے جونہی اپنی وزارت کا قلمدان سنبھالا تو ایک بریفنگ میں ان کی توجہ دیگر امور کے علاوہ شوگر ملوں کے مقررہ وقت سے پہلے کرشنگ کی بندش اور شدید سردی اور پالے کی وجہ سے گنے میں چینی کی کم ریکوری کے سبب گنے کی قیمت خرید میں کمی کے مسائل کی طرف بھی مبذول کرائی گئی، جس پر انہوں نے فوراً ہدایت کی کہ شوگر ملز

مالکان کے خلاف شوگر کنٹرول ایکٹ 1950 کے تحت کاروائی کی جائے۔ان کی ہدایت کی روشنی میں کین کمشنر / ڈائریکٹر فوڈ، صوبہ سرحد کو بذریعہ مراسلہ کارروائی کرنے کی ہدایت کی گئی۔ مزید برآں یہ معاملہ وزیر زراعت، صوبہ سرحد کے زیر صدارت ایک اجلاس مورخہ 10-05-2008 میں بھی زیر بحث آیا۔ وزیر زراعت نے زمیندار برادری کے نمائندوں کو ہدایت کی کہ ایسے علاقوں کی نشاندہی کریں جہاں پالہ نہ پڑتا ہو اور قابل عمل تجاویز دیں تاکہ صوبائی حکومت تحقیق و ترویج کی مدد سے گنے کے ایسے اقسام پیدا کریں جو شدید سردی اور پالے کا مقابلہ کر سکیں۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ جو سوال میرا تھا کہ جو گنے کی فصل جلائی گئی ہے اور اس میں کسانوں کو، کاشتکاروں کو جو نقصان ہوا ہے، اس کا حکومت نے نوٹس لیا اور آئندہ کیلئے اس قسم کے نقصانات سے نمٹنے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں، تو جناب سپیکر، جو تفصیل فراہم کی گئی ہے، یہ جو جواب آیا ہے تو یہ تو درست ہے کہ ایسا ہوا ہے اور اس کے بارے میں جو میرا سیکنڈ کوسچن تھا کہ حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں، تو یہ جو کافی تفصیل فراہم کی گئی ہے تو یہ تو کاغذی تفصیل ہے، تو اتنی تسلی، یہ تو کاغذی کارروائیاں ہیں لیکن میں جناب، یہ جو وزیر موصوف ہیں، وزیر زراعت، ان کی کارکردگی اور کاوشوں سے مطمئن ہوں اور مجھے یقین ہے کہ جب ان کے پاس آیا ہے یہ ڈیپارٹمنٹ، تو یہ ضرور ایسے اقدامات کریں گے کاشتکاروں کیلئے اور ان کی کاوشیں تو بہت اچھی ہیں لیکن ساتھ میرا یہ ہے کہ ابھی ایک اسی سے Related سپلیمنٹری کوسچن ہے کہ یہاں پر پشاور کے نزدیک ترین جگہوں سے اور دیگر بھی کئی جگہوں سے ایسی Complaints آئی ہیں کہ جو پھل اور سبزیاں گندے پانی میں کاشت ہوتی ہیں، اس سے بہت بیماریاں جنم لے رہی ہیں، تو ذرا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ اس سلسلے میں حکومت نے کوئی ایسا نوٹس دیا ہے یا کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟ شکریہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ میری بہن نے جس طرف اشارہ کیا ہے، یہ مردان میں بھی اور پشاور میں بھی اس سال جو گنے کی فصل کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے، تو کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ اب تک حکومت نے ان علاقوں میں، جہاں پر یہ نقصان ہوا ہے، کتنی امداد فراہم کی ہے اور یا کیا کیا امداد دی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ارباب محمد ایوب جان صاحب۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب، میں سعیدہ بتول صاحبہ کا بہت مشکور ہوں کیونکہ انہوں نے جو سوال کیا ہے، وہ زمیندار برادری کیلئے ہے اور خاصکر گنے کے زمینداروں کیلئے بہت اہم ہے۔ ہمارے صوبے کی معیشت بھی گنے پہ بہت زیادہ Depend کرتی ہے تو اس دفعہ یہ حقیقت ہے جناب سپیکر صاحب، کہ پچھلے دور میں جو نگران دور تھا، مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شوگر ملیں، چاہیئے تھا کہ نومبر کے پہلے ہفتے میں شوگر ملیں شروع ہو جائیں، سٹارٹ ہو جائیں اور گنے کی کرشنگ وہاں پہ شروع ہو جائے لیکن افسوس یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ یکم نومبر پہ شوگر ملیں سٹارٹ نہیں ہوئیں اور دسمبر کے آخر اور جنوری میں اس دفعہ شوگر ملیں سٹارٹ ہوئیں جس کی وجہ سے، یہاں جتنے ایم پی اے حضرات بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو پتہ ہے کہ اس دفعہ شدید سردی تھی اور Frost بہت زیادہ تھی، ہر وقت 3 and 4 minus temperature رہتا تھا جس کی وجہ سے گنے کے کاشتکاروں کو بہت زیادہ نقصان ہوا۔ تو ابھی ہم نے کچھ فیصلے کئے ہیں اور ہم نے لیجسلیشن بھی کرنا ہے کیونکہ جو شوگر ملیں ہیں، وہ پرائیویٹ سیکٹر میں چلی گئی ہیں لیکن ہم نے ان پر اپنا لیجسلیشن لاگو کرنا ہے۔ اس دفعہ ہم نے یہ پالیسی بنائی ہے کہ یکم نومبر کو شوگر ملیں سٹارٹ ہونگی، اگر پچھلے سال، گزشتہ سال یہ یکم نومبر کو شوگر ملیں سٹارٹ ہوتیں تو گنا اتنا خراب نہ ہوتا، دو مہینے Late سٹارٹ ہوئی ہیں۔ دوسری زمینداروں کو یہ بہت زیادہ تکلیف تھی، ہمارے زمیندار بھائی جو یہاں پہ ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو پتہ ہے کہ شوگر ملیں بہت ظلم کرتے ہیں، گنے کے زمینداروں سے وہ گنا وصول کرلیتے ہیں، پھر زمیندار جاتا رہتا ہے کہ آپ Payment کریں، تو Payment تین تین اور چار چار مہینے جناب سپیکر صاحب، لیٹ ہو جاتی ہے۔ اس دفعہ ہم نے شوگر ملوں کو یہ ہدایت کی ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر آپ نے Payment کرنی ہے ورنہ آپ کے Against, we will charge you تو دوسری بات یہ تھی کہ زمیندار گنا لے جاتا تھا مل کو، وہاں زمیندار کو کہتے تھے کہ کل آکر پرچی (انڈنٹ) لے جاؤ، اس کا گنا تو وزن انہوں نے کر لیا لیکن زمیندار کو کہا ہے کہ آپ کل آجائیں، اتنا وزن ہے آپ کے گنے کا، تو وہ دو تین دن کے بعد دیتے تھے۔ گنا عبدالاکبر خان کا مل کو جاتا تھا، وہ پرائیویٹ کانٹے پہ اس کو تولتا تھا تو وہ تین سو من ہوتا تھا، جب مل کو جاتا تھا تو وہ دو سو من نکلتا تھا۔ زمیندار کو اس وقت پرچی نہیں دی جاتی تھی، وہ دوسرے اور تیسرے دن دی جاتی تھی تو ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے اور ہدایات جاری کی ہیں کہ On the spot زمیندار کو پرچی دی جائے اور وزن کیلئے ہم نے Vigilant کمیٹیاں بنائی ہیں جو فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے انسپکٹرز ہونگے، متعلقہ ایم پی ایز صاحبان اس کمیٹی میں ہونگے اور

کے نمائندے بھی وہاں ہونگے۔ اگر انسپکٹروں سے کوئی غلطی ہو گی تو ہمارے Grower association ایم پی اے صاحبان جو ہیں، وہ ان کی نگرانی کریں گے اور اس قسم کی باتیں جو گزشتہ سال ہوئی ہیں، انشاء اللہ میں امید رکھتا ہوں کہ یکم نومبر کو ملیں بھی شروع ہونگی، Within a week payment بھی ہو گی اور جو پرچی ہے وزن کا، وزن جو کم کٹوتی لگاتے ہیں یہ مل والے، یہ تین عام چیزیں تھیں جن پہ ہم نے فیصلے کر دیئے ہیں۔ انشاء اللہ اس سال گنے کے سیزن میں لوگوں کو تکلیف نہیں ہو گی۔ دوسرا عبدالاکبر خان کہتے ہیں، عبدالاکبر خان کو بھی پتہ ہے، مجھے بھی پتہ ہے کہ ہمارے مردان، چارسدہ اور پشاور کے لوگ گڑ نکالتے ہیں لیکن ہمارے اندرونی حالات اتنے خراب ہیں، ہم آج کل خانہ جنگی میں ہیں تو ہمارا جو گڑ سوات جاتا تھا یا ایجنسیوں کو جاتا تھا، اس دفعہ وہ گڑ نہ جا سکا، ہماری وہاں پہ مارکیٹ نہیں تھی تو ان زمینداروں نے بادل ناخواستہ یہ گنا مل کو دیا، مل والوں نے آگے اپنی من مانیاں شروع کر دیں تو انشاء اللہ میں امید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ حالات ٹھیک کرے کہ ہماری گانیاں بھی چلیں۔ عبدالاکبر خان نے کہا ہے کہ آیا آپ Compensation دیں گے؟ تو یہ تو حالات ایسے تھے کہ Crop زیادہ تھی لیکن گزشتہ حکومت کی وجہ سے، حکومت ذمہ دار ہے کہ دو مہینے آپ نے لیٹ، تو وہ Compensation ہمارے پاس تو نہیں ہے تو Mills owners کے ساتھ ہمارا رابطہ ہے کہ آپ انکی Payment کریں لیکن وہ Reluctant ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم کیوں دیں؟ کیونکہ گنے کی ریکوری نہیں ہوتی تھی لیکن Anyhow we are trying our best to get something from sugar mills owners. Thank you jee.

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، میرا اس میں پوائنٹ تھا اور ارباب صاحب جیسے خود بھی بڑے زمیندار ہیں، تو یہ جانتے ہیں زمینداروں کے مسائل کو، وہ تو آپ بات کریں گے شوگر ملز کے ساتھ لیکن مجھے نہیں خیال کہ شوگر ملز والے اس پر Agree ہو جائیں گے لیکن حکومت ان کو کم از کم اتنا ریلیف تو دے سکتی ہے کہ انکو Affected area declare کرلے اور کم از کم آبیانہ اور مالیہ تو معاف کرا دے تاکہ جو فصل زمیندار نے نہیں اٹھائی ہے، جس پر جتنا خرچہ کیا سال بھر، تو اسکو ایک روپے بھی نہیں ملا بلکہ اس نے جلایا اس فصل کو، تو اگر حکومت اس سے آبیانہ بھی لے اور مالیہ بھی لے، دوسرے ٹیکس بھی لے تو یہ اور بھی بڑی زیادتی ہے تو کم از کم حکومت اس حد تک تو کر سکتی ہے کہ جو Affected areas ہیں، اس میں کم از کم انکو Declare کرلے تو یہ جو ایریاز ہیں، اس میں کم از کم آبیانہ تو اپنا نہ لے کیونکہ زمیندار کو ایک طرف

کچھ ملا بھی نہیں ہے اور دوسری طرف اس سے اور بھی پیسے حکومت لے رہی ہے تو یہ ارباب صاحب، آپ تو کر سکتے ہیں اس چیز کو۔۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ فاضل ممبران صاحب اٹھتے ہی کوئسچن بھی شروع کرتے ہیں تو جب تک چیئر ان کو Allow نہیں کرتا تو وہ کوئسچن Explain نہ کیا کریں کیونکہ پھر ان کے نام یہاں نہیں آتے ہیں۔ کھڑے ہوتے ہی کوئسچن بھی کرتے ہیں اور اجازت بھی مانگتے ہیں تو جب چیئر سے اجازت ملی نہیں ہو کیونکہ اس کا نام نہیں آسکتا ہے، اگر ہم یہاں نام لیتے ہیں عبدالاکبر صاحب کا تو انہوں نے آدھا کوئسچن کیا ہوگا تو جب کوئی ممبر صاحب ایک کوئسچن، سپلیمنٹری کوئسچن کرنا چاہتا ہے تو چیئر سے اجازت لے کر۔ تو جب چیئر اجازت انکو دے دے تو پھر وہ اپنا کوئسچن Put up کرلیں اور ان کا جواب دیں گے۔ اب اسراراللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر، یہ اچھا ہے کہ ہماری تصحیح کر دی لیکن گزشتہ دور میں ہماری کچھ بات اس طریقے سے خراب ہوئی ہے کیونکہ اس وقت کی کارروائی ہوتی تھی اور اچھا ہے کہ اگر Streamline کرنا چاہتے ہیں، آپ نام پکاریں، ہم انشاء اللہ پھر اس وقت Response کریں گے۔ میری سر، گزارش ہے کہ چونکہ ہمارے وزیر صاحب ایک دردمند دل بھی رکھتے ہیں اور اگر یہ مہربانی کرلیں، حکومت یقیناً ان سب کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی لیکن اگر جیسے آبیانے میں انکو ریلیف دے سکے اور مالیہ میں، تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے ان پر احسان ہوگا، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارباب محمد ایوب جان صاحب۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب، جو آبیانہ گزشتہ حکومتوں کے دور میں تھا تو گنے کا فی ایکڑ چھ سو چوبیس روپے تھا اور اس حکومت نے، میں مشکور ہوں وزیر اعلیٰ صاحب کا کہ اس دفعہ ہم نے آبیانہ سب کا ایک ریٹ کر دیا۔ ابھی چھ سو چوبیس روپے فی ایکڑ کی بجائے ایک سو پچاس روپے فی ایکڑ ہو گیا ہے۔ بہت آبیانہ کم ہو گیا ہے لیکن عبدالاکبر خان نے بھی درست فرمایا کیونکہ گنے کے کاشتکاروں کو اس دفعہ بہت زیادہ مسائل سے گزرنا پڑا اور انہوں نے وہ گنے جلائے، لوگوں کو نقصان ہوا اور جو نقصان ہوا، اس کا ازالہ کرنے کیلئے ہم نے پالیسیاں بنائی ہیں، انشاء اللہ وہ آئندہ نہیں گا لیکن پھر بھی میں یہ کوشش کرونگا کہ آبیانہ ڈیرہ اسماعیل خان، پشاور میں اور مردان میں معاف کیا جائے۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker. Thank you very much, thank you very much. Question No. 69. Javed Abbasi, Honourable MPA.

*69 _ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں پیرا اور ڈی آر یو نے مختلف پراجیکٹس پر کام کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

1۔ مکمل اور نامکمل پراجیکٹس، کاموں کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؛

2۔ مذکورہ پراجیکٹس کی منظوری کا طریقہ کار اور جنہوں نے منظوری دی ہے، کی تفصیل فراہم کی جائے؛

3۔ مذکورہ پراجیکٹس میں منتخب نمائندوں سے مشاورت کی گئی ہے یا نہیں، دونوں صورتوں میں الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مال: (جواب وزیر خوراک نے پڑھا) جی ہاں، یہ درست ہے۔

1۔ ایرا نے ضلع ایبٹ آباد میں 1411 سکیموں کی نشاندہی کی ہے جو زلزلہ سے متاثر پائی گئی ہیں، ان میں مکمل اور نامکمل سکیموں کی تفصیل لف ہے۔

2۔ قومی اور بین الاقوامی اداروں کی طرف سے نقصانات کے مکمل سروے کے بعد 'ایرا' کی تعین شدہ پالیسی کے مطابق سکیموں کی نشاندہی کی گئی اور ایک جامع پروگرام ترتیب دیا گیا جس کو 'ایرا کی سٹریٹیجی' کا نام دیا گیا۔ ضلع میں ضلع ناظم کی سربراہی میں ایک ڈسٹرکٹ ری کنسٹرکشن ایڈوائزری کمیٹی (DRAC) کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے ممبران میں منتخب نمائندگان، پروگرام مینجر ڈی آر یو، متعلقہ اداروں کے ضلعی سربراہ اور ضلعی حکومت کے سربراہ شامل ہیں۔ 'ایرا کی سٹریٹیجی' کی روشنی میں سالانہ ترقیاتی پروگرام تشکیل دیا جاتا ہے جسے ڈسٹرکٹ ری کنسٹرکشن ایڈوائزری کمیٹی سے منظور کروایا جاتا ہے۔ اس کے بعد متعلقہ ادارہ اس کا PC-1 بناتا ہے، اس PC-1 کو ایک مرتبہ پھر DRAC سے منظوری کے بعد پیرا بھیجوا جاتا ہے۔ نیسپاک منظور شدہ سکیم تفصیلی سروے کرکے ڈیزائن بناتا ہے اور آخر میں ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ ان کا ٹھیکہ دے دیتا ہے۔

3۔ منتخب نمائندگان DRAC کے ممبران ہیں اور سکیموں کی منظوری کے وقت ان سے مشاورت کی جاتی ہے لیکن صرف ان سکیموں پر ہی بحث کی جاسکتی ہے جو "ایرا کی سٹریٹیجی" میں شامل ہیں۔ DRAC "ایرا کی سٹریٹیجی" لسٹ میں کوئی بھی نئی سکیم ڈالنے کا مجاز نہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں نے یہ جو کوئسچن بھیجا تھا اور اس کو میں نے پہلے بھی Agitate کیا تھا کہ Before this House جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فرمائیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ جو اس کا جواب دیا گیا ہے، اس کی ڈیٹیل میں بعد میں آؤں گا لیکن پہلے (ب) کے بارے میں اگر آپ غور فرمائیں، میں نے ان سے پوچھا تھا کہ کون کونسی سکیمیں ہیں جو ایرا نے تین سالوں سے مکمل کی ہیں، اس کی تفصیل دی جائے، تو تفصیل انہوں نے پوری نہیں دی۔ جناب سپیکر، ان کی اس بات سے آپ اندازہ کریں گے کہ یہ کتنے Serious ہیں کہ انہوں نے ہاؤس اور آپ کو اور اس اسمبلی کے ممبران کو بھیجا ہے تعمیر نو منصوبوں کا خلاصہ، جناب سپیکر، آپ کے پاس ہوگا Annexure اس کا، اس میں لکھتے ہیں کہ تعلیم کی جو سکیمیں تھیں، وہ 592 تھیں جناب سپیکر، 126 شروع ہوئی ہیں اور پانچ مکمل ہوئی ہیں اور یہ جو ڈیٹیل دی ہے اس میں، اس میں سر، تین سکیمیوں کی ڈیٹیل ہے اور خود آگے لکھتے ہیں کہ 'نہیں'۔ جو آپ نے دیکھے ہیں، جو سکولز آئے ہوئے ہیں، ان میں سے تین سکولز ہیں، وہ بھی ایک یونین کونسل میں مکمل ہوئے ہیں۔ اسی طرح جہاں تک انہوں نے ہیلتھ کیلئے کہا ہے کہ دو مکمل کئے ہیں لیکن آگے ڈیٹیل میں کوئی ڈیٹیل نہیں دی گئی ہے۔ اس میں کہا ہے کہ کوئی بھی مکمل نہیں ہے اور سڑکوں کو دیکھ لیں، کوئی ایک سڑک بھی ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہے۔ سرکاری جو عمارات تھیں، ان کے بارے میں یہ ساری ڈیٹیل آپ دیکھ لیں، لسٹ نہیں ہے آپ کے پاس؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر نہیں ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: منسٹر صاحبان کی آج کمی ہے ویسے۔ جناب سپیکر، تین سال گزر گئے ہیں، تین سال خوفناک زلزلے کی وجہ سے وہاں کے بچے سکولوں سے محروم ہو گئے تھے، وہاں بہت بڑی آبادی پہلے ہی ایک بہت بڑے خون اور آگ کے سمندر سے گزری ہے۔ جناب سپیکر، یہ پیسہ وہ تھا جو پچھلے ایک مہینے کے اندر ڈونرز کانفرنس ہوئی تھی اسلام آباد میں اور یہ پیسہ ان کے پاس آ گیا تھا، تین سال گزرنے کے بعد آج ڈی آر اوآ یبٹ آباد نے جو رپورٹ ہمیں آپ کی وساطت سے بھیجی ہے، آپ اس پر نظر دوڑائیں کہ جو بچے تین سال سے سکول سے محروم ہو گئے تھے جناب سپیکر، وہاں نہ کوئی آج عمارت ہے، کوئی ایسی سکیم نہیں ہے جو نئی بنائی گئی ہو، یہ وہی سکیمیں انہوں نے یہاں Reflect کی ہیں جو انہوں نے Rehabilitate

کرنی تھیں، انہی سکیموں کو دوبارہ انہوں نے از سر نو تعمیر کرنا تھا۔ آپ پانی کی سکیمیں دیکھ لیں، آپ سڑکوں کی سکیمیں دیکھ لیں، ہیلتھ کے بی ایچ یوز ہیں، آر ایچ سیز، ابھی تک ان تین سالوں میں مکمل نہیں ہو سکے اور جو تین سکولز یہ بتاتے ہیں، پورے چھپن یونین کونسلیں ہیں ضلع ایبٹ آباد کے، یہ ایک ہی یونین کونسل گلیڑہ جس کا انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے تین سکولز بنائے ہیں تو میں چاہونگا کہ Minister concerned اگر نہیں ہیں، تو وہ اگر ان کی جگہ ہمیں ڈیٹیل بتائیں کہ ایک جنریشن یہاں سے نکلی تھی، وہ شاید سکول نہ پڑھ سکی، دوسری بھی نہ پڑھ سکی دو سالوں میں، اب تیسری بھی نہ پڑھ سکی اور اب ان بد قسمت اضلاع کے بچے، اگر دس سال اور گزر گئے تو پھر تو دس جنریشنز ان سکولوں سے محروم رہ جائیں گی تو پھر ہم لیٹریسی کے بارے میں جو کہہ رہے ہیں، صحت کے بارے میں کہہ رہے ہیں، ویسے بھی موجود ہیں جناب، کوئی بھی اس کی Responsibility اٹھائے گا اور میں بات اسلئے کر رہا ہوں، یہ جو آنریبل ممبران صاحبان ہیں، ہمارے ساتھ اس معاملے پر کھڑے ہو جائیں۔ یہ کتنی بد قسمتی ہے اس علاقے کے اندر کہ لوگوں کے پاس گھر نہیں ہیں اور اتنی شدید موسم میں معصوم بچیوں اور بچوں کے سکول نہیں ہیں۔ پانی کیلئے ساری سکیمیں جو Damage ہو گئی تھیں، کوئی سکیم مکمل نہیں ہو سکی۔ جو ہیلتھ ہے، اس کی بھی یہ حالت ہے، تو پیسہ ہونے کے باوجود جو ہمارے ساتھ اتنا بڑا ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے، یہاں دوسرے اضلاع کے بھائی بھی میرے بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے اس بات پر سپورٹ کرینگے۔ ہم اگر یہاں ایرا کے دفتر میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں جناب، ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں۔ آپ پیرا کے پاس جائیں، ہم پیرا والے سے کہتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں تو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، ہمیں تو بائی پاس کر دیا گیا ہے، آپ ڈی آر یو کے پاس جائیں۔ ڈی آر یو کے پاس جب جاتے ہیں تو کہتے ہیں جناب، وہاں جرنیل صاحب جو بیٹھے ہوئے ہیں، All in all ہیں، تو یہ کب ان سے ہماری جان چوٹے گی؟ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ اب جان چوٹ گئی ہے، تو یہ مہربانی کر کے اس میں ساری تفصیل ہمیں بتائی جائے۔ ہمارے اوپر ہمارے علاقے کے لوگوں کا بہت زیادہ پریشر ہے اور یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ اگر پیسہ آیا ہوا ہے تو ایبٹ آباد میں ڈی آر یو کا دفتر جو ہے جناب سپیکر، ایک مہینے کا تیس لاکھ روپے ان کا خرچہ ہے، صرف ان کی گاڑیوں کے پٹرول، ان کی گاڑیاں، ان کی چائے، ان کے کھانے اور دفاتر کے اخراجات، تیس لاکھ روپے اگر ایک دفتر کا خرچہ ہو سکتا ہے اور آپ نے جناب سپیکر، پراگرس دیکھی ہے، یہ بہت اہم معاملہ ہے، مجھے

یقین ہے کہ آپ دردمندی سے اس کو لیں گے اور آج اس معاملے کو ہم نے ڈسکس کرنا ہے جناب سپیکر۔ تو میں چاہونگا کہ پہلے جواب آجائے تو پھر بات کرونگا۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ آپ تشریف رکھیں، ایک منٹ آپ تشریف رکھیں، میں بات کرونگا۔ جاوید صاحب! آپ کے اچھے سے کوئسچن تھے اور میں نے رات کو یہ پڑھے بھی ہیں، Your attention is required، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کے اس کوئسچن کے ساتھ Annexure تو لگے ہوئے ہیں نا، Annexure ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو Rule 47 says کہ اس پر کوئی ڈیبیٹ نہیں ہوگی جب تک ہم اسکو ریفر نہ کرلیں رول 48 کے تحت تو آپ نے کوئسچن تو بتا یا دیا بہت تفصیلاً، اب Concerned Minister۔۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: اس کولیٹ کریں، پہلے جواب آجائے، پھر اسکے بعد کریں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تشریف رکھیں آپ، آپ جواب دیں گے شجاع صاحب، آپ تشریف رکھیں، انکو ہم موقع دیتے ہیں کہ ایک ہی وقت میں ہو جائے۔ قلندر لودھی صاحب!

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب، اس کا کنٹریکٹ ہوا، اس میں ایسے سکولوں کو بھی Demolish کر دیا جو بالکل ٹھیک تھے یا جس میں ہمارے بچے بیٹھ سکتے تھے، ہمارے بچے پڑھ سکتے تھے اور ہمارے پاس Alternate جگہ بھی تھی، ہم Representatives انہیں بتا رہے تھے کہ ہم دوسری جگہ دینا چاہتے ہیں لیکن وہ جو فرم تھی، جو کنٹریکٹرز تھے، ان کا یہ Interest تھا کہ ان سے ان کو مٹیریل مل رہا تھا اور انہوں نے وہ بلڈنگیں گرادیں حالانکہ انہیں گرانے کی ضرورت نہیں تھی۔ ٹھیک ہے ایک دو چار کمرے جو Damage تھے، وہاں پر بچے نہ بیٹھتے، ان کو جگہ بھی دے رہے تھے اور اس کے بعد پھر ایسے اونے پونے اس کی سکشن ہوئی ہے، وہ اس پر لگے ہوئے ہیں ابھی تک۔ یہ عباسی صاحب نے کہا کہ انہوں نے تین سکولوں کے، Complete نہیں تھے، انہوں جو 'Yes', 'Yes' لکھا ہوا ہے، مجھے اس کی بھی سمجھ نہیں ہے کہ 'Yes', 'Yes' سے ان کا مطلب کیا ہے؟ وہ تو پھر Completed لکھتے ہیں، نیچے 'Yes' کا مطلب یہ ہے کہ یہ سارے Complete ہو گئے ہیں، جیسے پرائمری کا تھا، اس میں پھر انہوں نے لکھا Yes, completed، تو اس کا کام ابھی فاونڈیشن میں

شروع ہوا جناب سپیکر، اسلئے یہ کوئی ایسی کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور ان لوگوں پر کوئی ایسا چیک رکھا جائے کیونکہ ہمیں تو کوئی سمجھتے ہی نہیں ہیں، بھائی صاحب کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ پیرا، ڈی آر یو والے کہتے ہیں، پھیرا کرتے ہیں، ہیرا پھیری کے چکروں میں ابھی تک تین سال سے پڑے ہوئے ہیں اور ہمارا نہ کوئی ہسپتال Complete ہوتا ہے اور دوسری اس Annexure کو دیکھیں کہ روڈ سیکٹر میں انہوں نے Zero, Zero complete کیا ہے، اب روڈ Major چیز ہے اس علاقے کی، اگر روڈ ہی نہیں ہے تو اس کو کیسے دوسری Facility مل سکے گی؟ اور ابھی تک ان باتوں میں لگے ہوئے ہیں، تو آنریبل منسٹر سے میری ریکویسٹ ہے، چونکہ ان کا اسی علاقے سے تعلق بھی ہے، اس پر کوئی ایسا جامع طریقہ اختیار کیا جائے تاکہ ان لوگوں کو کسی کے ماتحت رکھا جائے۔ ہم لوگوں کے Representatives ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کو جوابدہ نہیں ہیں تو ہمیں یہ بتایا جائے کہ وہ کس کو جوابدہ ہیں جی؟

Mr. Deputy Speaker: Shuja Sahib, Supplementary question regarding the same matter۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: سر، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ متاثرہ اضلاع کے جتنے ممبران صاحبان یہاں پر تشریف فرما ہیں، یہ انتہائی اہم معاملہ ہے، بیرسٹر جاوید عباسی صاحب نے جس کی نشاندہی کی ہے، سب کو اس پر بولنے کی اجازت دی جائے۔ جناب سپیکر صاحب، بدقسمتی سے آٹھ اکتوبر 2005 کو ہمارے اضلاع میں۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگ زیب صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: جی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب وہ منسٹر صاحب جواب دیں گے تو پھر اس کے بعد دیکھتے ہیں کہ اگر یہ Public importance matter ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر اس کا جواب ذرا سن لیں۔ شجاع صاحب!

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب، جو باتیں کوسچن میں اٹھائیں جاوید عباسی صاحب نے، بالکل آج تین سال بعد اگر لوگوں کے پاس سکولز نہیں ہیں یا انکے پاس روڈز نہیں ہیں یا پینے کا پانی نہیں ہے، تو جب زلزلے کے بعد یہ چیزیں شروع ہوئیں تو یہ فیڈرل گورنمنٹ نے جس طرح کا سٹرکچر بنایا تھا، اس کی وجہ سے یہ ساری مشکلات تھیں۔ موجودہ گورنمنٹ جب منتخب ہو کر آئی تو سب سے پہلے پرائم منسٹر نے میٹنگز کی ہیں، ایرا میں تمام منتخب نمائندے شامل کئے گئے ہیں، ان کی رائے کو شامل کیا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد جاوید عباسی صاحب کو، تمام ایم پی ایز صاحبان کو اسلام آباد میں ایرا کے آفس میں پورا بریف کیا گیا ہے

توانشاء اللہ یہ پوری بات Take up کی جارہی ہے اور ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے جی کہ اگر اس پر کوئی کمیٹی اس ہاؤس میں بنتی ہے جس میں اس علاقے کے متعلقہ ایم پی ایز صاحبان شامل ہوتے ہیں تو اس میں کوئی ہمیں اعتراض نہیں ہے، بالکل اس کو اگر ریفر کرتے ہیں، سپیشل کمیٹی اس کیلئے Form کرتے ہیں تو ہم اس کے ساتھ ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شجاع صاحب، آپ تشریف رکھیں۔ شجاع صاحب! ایک بات ہے، یہ جو آپ نے Annexure لگایا ہے، اس کو دیکھنا چاہیئے۔ یہ جو انہوں نے کہہ دیا کہ آپ نے لکھا ہے کہ 'Yes', 'yes', what نیچے سارے 'Completed', 'completed', completed', do you mean by 'Yes'? ڈیپارٹمنٹ سے ذرا۔۔۔۔۔۔

<u>وزیر خوراک</u>: یہ جو جن کے آگے 'Completed' لکھا ہے، صرف وہ سکولز Completed ہیں جی۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>. What do you mean by 'Yes'?

<u>وزیر خوراک</u>: اس کے بعد جو ہے، انہوں نے لکھا ہے اس کو کسچن میں، 'نہیں' اس کے اوپر اصل میں ایک فقرہ 'Incomplete' لکھنا بھول گیا تھا۔ جو Original ہے، اس میں 'Incomplete' لکھا ہوا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، تشریف رکھیں۔ جاوید عباسی! آپ منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن نہیں ہیں؟ منسٹر صاحب کے جواب سے۔۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: ایک تو یہ کہ انہوں نے کہا ہے کہ 'Yes'، ان کا خیال تھا کہ اگر کسی نے نہیں پڑھا تو یہ سمجھا جائے گا کہ یہ بن گئے ہیں، پڑھ لیا تو ہم معذرت کر لیں گے۔ دوسرا جناب سپیکر، میں شجاع صاحب کا، چونکہ ان کا خود بھی اس علاقے سے تعلق ہے، خود بھی بڑی گہری نظر رکھتے ہیں اور میں بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے خود بھی Suggest کیا اور میں یہ Blame نہیں کر رہا کہ خدانخواستہ اس حکومت کے اداروں سے ہو رہا ہے۔ میں تو ان اداروں کی وجہ سے کہہ رہا ہوں جن اداروں کی یہ ذمہ داری تھی اور ان کو میں Blame کرنا چاہ رہا تھا۔ اگر یہ سپیشل کمیٹی کے حوالے ہو جائے جناب سپیکر، تو پھر جو ہمارے متعلقہ ایم پی ایز ہیں ان چار اضلاع کے، وہ بھی آ جائیں یا ان متعلقہ لوگوں کو بھی بلایا جائے آپکے یا سپیکر صاحب کے چیمبر میں ہماری میٹنگز ہوں اور پھر اسکی ساری ڈیٹیل دیں۔ جناب سپیکر، یہ میرے کوسچن کا جو تیسرا پارٹ تھا، وہ بھی میں نے اس میں شامل رکھنا ہے کیونکہ نا تو منتخب لوگوں کو، میں نے یہ بھی پوچھا

تھا کہ جس پراجیکٹ کی آپ Approval دیتے ہیں، اس میں کیا Elected لوگوں کی رائے لی جاتی ہے؟ کیا انکو مشاورت میں شامل کیا جاتا ہے؟ تو جناب سپیکر، ایسا ہو نہیں رہا۔ اگر ایرا، DRAC کی کوئی میٹنگ ہو رہی ہے تو میٹنگ اس دن ہوتی ہے جس دن سارے ممبران اسمبلی یہاں سیشن میں موجود ہوتے ہیں، تین میٹنگز ایسی ہیں۔ آج بھی وہ ہم سے اتنے خوف زدہ ہیں جناب سپیکر، ان لوگوں سے کہ انکا خیال ہے کہ Elected لوگوں کو باہر نکال کر ہم ڈیویلپمنٹ کا کام کر سکتے ہیں، یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے جناب سپیکر؟ آج بھی انہوں نے مانسہرہ کے اندر ایک میٹنگ رکھی ہے جب یہاں سارے معزز ممبران اسمبلی موجود ہیں۔ آج تو جناب سپیکر، ایک تو یہ رولنگ دیں گے کہ جو آج کی میٹنگ ہے، ایک آپ کی طرف سے پیغام جائے ابھی کیونکہ ان کے ساتھ تو فوری طور رابطہ نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ آپ ایسا کریں گے اور مجھے لگتا ہے کہ ہاؤس کی عزت اس میں ہے کہ آپ ان کی آج کی میٹنگ کو رکوائیں اور کہیں کہ جب ان Elected لوگوں کا اجلاس ختم ہوگا، اس کے بعد یہ میٹنگ ہوگی۔ دوسرا میرا سوال کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میری بات سنیں جاوید عباسی صاحب، یہ Matter جو ہے As agitated by Honourable MPAs, requires thrashing out because it pertains to the public importance, so I refer to Rule 48 کیونکہ یہ Important matter ہے، Issue ہے اور Concerned منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ وہ بھی اس پر پوری تیاری کر لیں اور ڈیپارٹمنٹ کو Directions ہیں کہ جو Annexure وغیرہ ہیں، یہ رات کو میں پڑھ رہا تھا، میں بھی اس سے مطمئن نہیں ہوں، ان کو اچھے طریقے سے دیکھنا چاہیئے اور اس کیلئے جو مخصوص دن ہے، اس پر ہم اسکو رکھ دیتے ہیں۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> سر، آج مانسہرہ کے کامرس کالج میں جو میٹنگ ہو رہی ہے، ڈپٹی چیئرمین اس کو چیئر کر رہے ہیں، اسکا کوئی Next time رکھا جائے جس میں ہمیں وہ بلائیں۔ آج ہم نہیں ہیں، وہ کیا Decisions دیں گے؟ ہمیں تو اسکا کوئی علم نہیں ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> کس چیز کے بارے میں آپ بات کر رہے ہیں، کیا فرما رہے ہیں؟

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جی، آج ایرا، پیرا کی میٹنگ ہے، جرنیل آیا ہوا ہے اسلام آباد سے اور ڈپٹی چیئرمین ہیں وہ، آج میٹنگ کا دو بجے ہمیں ٹائم دیا گیا کہ بارہ سے دو بجے تک ہمارے Representatives، نمائندگی آپ کریں، آپ آئیں تو ہم کیسے جا سکتے ہیں؟ تو اس کیلئے کوئی Next day رکھا جائے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جاوید عباسی صاحب! ایک منٹ، مطلب یہ ہے کہ انشاءاللہ، جاوید عباسی صاحب، بات یہ ہے کہ یہاں پر ہمارا جو رول 48 ہے، وہ اگر آپ پڑھ لیں تو اس میں دیکھیں، اگر ہمارے فاضل ممبران صاحبان پہلے ان کوئسچنز کے Answers کو سٹڈی کریں تو اسکے مطابق ہمارا یہ ہاؤس بہت اچھے طریقے سے، اب Rule 48 says, "Discussion on a matter of public importance arising out of answer to a question. - On every Tuesday, the Speaker may, on two clear days` notice being given by a Member," اب چاہیئے یہ تھا عباسی صاحب، کہ پہلے آپ کو یا جو بھی دوسرے دوست ہیں، ان کو نوٹس دینا چاہیئے تھا لیکن آپ نے نوٹس نہیں دیا تاہم از خود میں اپنی پاور Use کرتا ہوں، Decisions کرتا ہوں کہ چونکہ یہ Matter ہے Public importance کا تو ہم اسکو 48 میں رکھ دیتے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب، ایک جو آپ پیش کرتے ہیں، تو بات یہ ہے۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب انشاءاللہ، بھائی صاحب، For your kind information آپ کے انفارمیشن کیلئے کہ اب انشاءاللہ ہم رولز کے مطابق اسمبلی کو چلائیں گے، روایات کم ہوں گی، رولز زیادہ ہوں گے یہاں پر، رولز جو ہیں، انکے مطابق ہم کام کریں گے۔ اب آتے ہیں کوئسچن نمبر 48، ڈاکٹر ذاکر اللہ خان۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں تو صرف دو منٹ چاہتا ہوں۔ جو پیرا ہے، وہ پراونشل گورنمنٹ کے ہاں ادارہ ہے اور جو ڈی آر یو ہے، وہ بھی پراونشل گورنمنٹ کا ادارہ ہے۔ جناب، آپ انکو ڈائریکٹ کر سکتے ہیں کہ یہ میٹنگز اس وقت ہونی چاہیئے جس وقت یہ Elected لوگ وہاں موجود ہوں۔ آج سارے لوگ یہاں اسمبلی کے اندر ہیں تو وہاں میٹنگ جو ہوگی اور جو بھی فیصلے ہونگے، ان کو دوبارہ متعارف کرنا ہوگا جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جو بھی وہ فیصلہ کریں گے، وہ اسی ڈیٹ پر کریں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب، ایک سپیشل کمیٹی بنائیں سر، جس کو آپ نے ریفر کیا جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سکندر صاحب۔

جناب سکندر عرفان: سپیکر صاحب، پرون نه هغه بله ورخ ما په پوائنټ آف آرډر څه خبرے کړے وے ، د هیلتھ ډیپارټمنټ سره متعلق وے او د ایف ایچ اے سره متعلق وے۔ بیا سپیکر صاحب ما ته اووئیل چه ته په دے کال اټینشن نوټس جمع کړه خو نن دریمه ورځ ده سپیکر صاحب، دواړو ډیپارټمنټس مونږ له هیڅ جواب رانکړو۔ که مونږه دلته کښې دغه شان خبرے کوؤ او متعلقه ډیپارټمنټ مونږه له جواب نه راکوی نو بیا زمونږه دد ے خبرو مطلب څه دے ؟ او په دے کښې یوه اهم ایشو دا ده چه ما کوم د بیاسی پوسټونو خبره کړے وه، د هغے نن آخری تاریخ دے او مونږه منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کړے وو چه دا ایډورټائزمنټ د کینسل شی ولے چه خلقو ته د هغے پته نشته۔۔۔۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ایک ممبر کو میں نے فلور دیا ہے،آپ تشریف رکھیں۔پھر ان کی بات سنتے ہیں نا۔ ڈاکٹر صاحب،تشریف رکھیں نا،اب انکو میں نے فلور دیا تو Listen to him۔

جناب سکندر عرفان: جناب سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت مونږه ددوئ نه دا تپوس کوؤ چه په دریو ورځو کښې، دے هیلتھ ډیپارټمنټ دایف ایچ اے متعلق خبره کړے وه، نن دریمه ورځ ده دوئ مونږ له هیڅ جواب رانکړو او د هغے ایډورټائزمنټ نن آخری تاریخ دے ، خلقو ته اول پته نه وه چه پته اولګیده نو دوه ورځے وے ، پوره ضلع به دوه ورځو کښې خپل کاغذونه جمع کوی۔ مونږه منسټر صاحب ته وئیلی دی چه هغه ایډورټائزمنټ د کینسل کړی او هغه اخبارونو کښې د ورکړی چه کوم خلق ګوری، نو مونږه داریکویسټ کوؤ ستاسو په وساطت چه یره دا متعلقه محکمه د مونږ له نن جواب راکړی ولے چه درے ورځے پکښې تیرے شوے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں سکندر صاحب،آپ کا جو پوائنٹ آف آرڈر ہے،وہ Under rule 225 نہیں بنتا ہے لہذا آپ ان سے ویسے پوچھ سکتے ہیں اور وہ آپکو Provide کریں گے یا البتہ اسکو Question & Answer میں لے آ سکتے ہیں۔

جناب سکندر عرفان: سپیکر صاحب، په دے باندے ما پرون کال اټنشن جمع کړو، ما پرون جمع کړے دے خو د هغے هم مونږ ته اوسه پورے څه جواب رانغلو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه به جواب راشي چه تاسو به ئے بیا اوګورئ کنه۔

جناب سکندر عرفان: سپیکر صاحب، په دیکښې دا یوه خبره ده چه هغه کوم ایډورټائزمنټ راغلے دے د نوکرو متعلق، د هغے نن آخري تاریخ دے، مونږ دا منسټر صاحب ته وئیلي وو چه دا د کینسل کړے شي۔ مونږ ته د دا یقین دهاني راکړی نو خیر دے که بیا جواب سبا راکوی که بله ورځ راکوی نو هیڅ خبره نه ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو تشریف کیږدئ، تشریف کیږدئ۔ ظاهر شاه صاحب۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب سپیکر، دوئ هغه ورځ دا خبره اوکړه چه دا یو داسے اخبار کښې راغلے دے چه څوک ئے هډو وائی نه، نو ددوئ د اطلاع د پاره دا وایم چه دا په "آج" کښې او داسے اخبار کښې ما پرون خپله لیدلے دے۔ "آج" والا اخبار کښې راغلے دے او "آج" داسے دے چه Widelyیو Read Newspaper دے او که دوئ د هغے په Cancellationباندے، دوئ وائی، د دوئ اعتراض دا وو چه دا په یو داسے اخبار کښې راغلے دے چه څوک ئے هډو وائی نه، نو زما دا خیال نه دے چه "آج" داسے اخبار نه دے چه څوک ئے هډو وائی نه او ډیر لوئے Circulatedاخبار دے او د دے صوبے اخبار دے او که دوئ نه وی لیدلے نو هغه خو د دوئ حد پورے دے چه ولے ئے نه دے لیدلے او که دوئ غواړی هغے کښې Time extension، نو هغوی ته به سبا زهٔ ډائرکشن ورکړم چه دا ټائم ورله یو هفته لس ورځے Extend کړی۔ تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تهیک شوه، ډیره مهربانی۔

جناب سکندر عرفان: سپیکر صاحب، دا یوه خبره کوؤ چه منسټر صاحب اووئیل چه کوم Concerned خلق دی جی نو هغوی ما ته دا خبره اوکړه چه دا صرف او صرف په "جانباز" اخبار کښې راغلی دی۔ دا زمونږه د خبرو نه پس په "آج" اخبار کښې راغلی دی، د هغے نه مخکښې نه دی راغلی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر، آپ تشریف رکھیں بی بی، تشریف رکھیں آپ، تشریف رکھیں۔ کوئسچن نمبر 47، ڈاکٹر ذاکر اللہ، آنریبل ایم پی اے۔

* 47 - ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر صنعت، حرفت و معدنیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع سوات میں فضاگٹ کے مقام پر اور علاقہ شموزئی مین 'زمرد' کی قدرتی کانیں موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ معدنیات انتہائی بیش قیمت ہیں اور اس سے حکومت کو کافی آمدنی ہو سکتی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قدرتی کانوں پر کئی سالوں سے کام بند ہے جسکے نتیجے میں ہر سال کروڑوں کا نقصان ہو رہا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ قدرتی کانوں پر دوبارہ کام شروع کرنے اور اس سے صوبے کو قدرتی وسائل کی فراہمی کیلئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

<u>وزیر صنعت و حرفت</u> (جواب جناب محمود زیب، وزیر مال نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع سوات میں فضاگٹ اور شموزئی کے مقام پر زمرد کی قیمتی کانیں موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ زمرد ایک قیمتی پتھر (معدنیات) ہے اور اس سے حکومت کو خاطر خواہ آمدنی ہو سکتی ہے۔

(ج) یہ صحیح ہے کہ مذکورہ کانوں کی نیلامی عرصہ دراز سے مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر نہیں ہوئی:

1۔ شموزئی زمرد کان: سال 2003 18-08-2003 کو شموزئی زمرد کی منسوخی پر اسے مورخہ 11-05-2006 اور 19-10-2006 کو نیلامی کیلئے رکھا گیا مگر مطلوبہ افراد کی تعداد جو کہ کم از کم تین ہونا لازمی ہے، حاصل نہ ہونے کی وجہ سے اسکی نیلامی نہ ہو سکی جس کی وجہ نجی شعبوں کی عدم دلچسپی تھی۔ بہر حال مذکورہ زمرد کی نیلامی بہ عوض 9.50 ملین روپے مورخہ 17-02-2007 کو عمل میں لائی گئی۔ نتیجتاً مذکورہ کان میں کان کنی کا عمل جاری ہے اور سرکاری واجبات باقاعدگی سے ادا ہو رہے ہیں۔

2۔ مینگورہ فضاگٹ زمرد کان: سال 1999 1-12-1999 کو فضاگٹ زمرد کو میسرز ایمر لڈ مائنگ کمپنی سے نیلامی کی رقم عدم ادائیگی کی بنا پر منسوخ کیا گیا اور اس سلسلے میں 1999 تا 2007 عدالت میں مقدمہ چلتا رہا جس کا فیصلہ محکمہ کے حق میں ہوا۔ اب ایک بار پھر کمپنی نے محکمہ کے خلاف عدالت میں سیکیورٹی کی رقم پر منافع کی ادائیگی کیلئے کیس دائر کیا ہے جو کہ زیر سماعت ہے۔ محکمہ ہذا نے 31-10-2007 کو مذکورہ زمرد کان کی نیلامی کی مگر نیلامی کی سب سے بڑی بولی مبلغ 50.75 ملین کم بولی کی بنا پر بولی کو مسترد کیا گیا۔ مذکورہ زمرد کان کی دوبارہ نیلامی کا عمل جاری ہے جس میں شرکت کیلئے پیشگی اہلیت رکھنے والوں سے

درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ اب تک پانچ پارٹیوں کو اہل قرار دیا جاچکا ہے البتہ صوبائی حکومت کی ہدایت پر نیلامی میں زیادہ تعداد میں شرکت کیلئے پیشگی اہلیت حاصل کرنے کیلئے مقررہ تاریخ میں توسیع کی گئی ہے۔ مذکورہ کان کی نیلامی بذریعہ اشتہارات غیر ملکی سفارتخانوں، کمرشل کونسل خانوں اور دوسرے سرکاری اداروں کے توسط سے کی جارہی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ مذکورہ کان کی نیلامی کی تکمیل ماہ اگست یا ستمبر 2008 میں ہو جائے گی انشاء اللہ۔

(د) جیسا کہ مندرجہ بالا سطور میں واضح کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: د دے (ج) جز په جواب کښې زۀ ترے تپوس کومه، د دے زمردو د کانونو متعلق دا دوه سوالونه دی زما او زۀ وایم چه د ډیرو کالونو نه په دے باندے کار بند دے او دا خو ضائع کیږی جی، دوئ وائی چه یره دا مونږه په پټه باندے ورکړی دی او هغه بیا لکه د دے دویم سوال جواب، دا دواړه تاسو یوځائے واخلئ نو دغه Minerals Mafia دی چه دوئ ئے په پټه باندے اخلی، پته نه لګی چه ډیپارټمنټ ورسره څه خبره کوی او بیا پکښې یو کال نیم کار کوی او د هغے نه روستو ئے ډیپارټمنټ ته بیا پریږدی۔ دا د اربونو روپو اثاثه ده جی زمونږه د دے بچو، د دے ملک، د دے صوبے او هغه دغه شان بے ځایه بے دریغه ضائع کیږی۔ خلق ورځی او هغه ضائع کوی او بیا دوئ ورته بیا دغه کینسلوی او بیا کورټ ته ځی او هغوی نه هغه نه شی اغستے۔ زۀ وایم چه جی د دے نه اهم سوال نور نشته، د دے نه اهمه خبره بله نشته چه د دے صوبے د معیشت د اوچتولو د پاره، د دے صوبے د خیر بنیګړے د پاره دا ډیر اهم سوال دے۔ زۀ دا خواست کوم چه دا کمیټئ ته حواله کړئ چه تر اوسه پورے د 2003 او 1999 نه جی، دا تقریباً د 1999 نه راروان دے جی په دے طریقه باندے او دا نیلامیږی او دا نیلامی بیا منسوخ کیږی، نو زۀ دا ریکویسټ کوم چه دا کمیټئ ته حواله کړئ چه هلته کښې د دے حل رااوځی چه کوم خلق په دے کښې ملوث دی، چه د هغوی خلاف کارروائی اوشی او دے صوبے ته څه فائده راشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالاکبر صاحب، لږ غوندے وقفه خو پکښې اخله کنه، خبرے کوے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ انتہائی اہم سوال ہے اور اس صوبے کے مستقبل اور معیشت کیلئے، تو میں بھی ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں۔ اگر منسٹر صاحب کو کوئی اعتراض نہ ہو اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے خیال میں دونوں سوالات چونکہ ایک جیسے ہیں نوعیت کے لحاظ سے تو اگر کمیٹی کے سپرد کئے جائیں تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا اور صوبے کو بلین روپے کا جو نقصان ہو رہا ہے، وہ میرے خیال میں رک جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Let us first hear the concerned Minister, اسکے بعد دیکھتے ہیں۔ Minister concerned۔

وزیر مال: جناب سپیکر، کوئسچن د دوئ دا دے جی چه د فضاگٹ د زمرودو کوم کان دے یا په شموزو کښې کوم دے نو په دے باندے زمونږ هیڅ اعتراض نشته چه دا جی کمیټۍ ته حواله شي خو په سوات کښې لا ء اینډ آرډر هغه مسئله ده، د هغے وجے نه چه آکشن ته ئے ورکړی نو پوره کسان راغی نه۔ بالکل جی دا د کمیټۍ ته حواله شي او په دے باندے چه کمیټی څه فیصله کوی نو زمونږه پرے هیڅ اعتراض نشته، د ډیپارټمنټ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! اسی کے ساتھ Related ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نگہت اورکزئی صاحبہ۔ جناب۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بالکل جی، یہاں پر سب جناب ہی ہیں کیونکہ یہاں پر کوئی تفریق نہیں ہے، ممبران، ممبران ہی ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ یہ سب لوگ جو ابھی بات کر رہے ہیں کہ اسکو سپیشل کمیٹی کے حوالے کریں اور اسکو فلاں کمیٹی کے حوالے کریں، میں جناب سپیکر صاحب، یہ پوچھنا چاہتی ہوں آپکے توسط سے کہ کونسی کمیٹی ہے؟ چھ مہینے ہو گئے ہیں ابھی تک کوئی کمیٹی یہاں پر ہاؤس میں بنی نہیں ہے جس میں کوئی بات ہو سکتی ہے کیونکہ کمیٹیاں جو ہوتی ہیں، وہ 'منی اسمبلیز' ہوتی ہیں۔ ابھی تک کوئی ایسی کمیٹی بنی نہیں ہے تو کونسی کمیٹی کو یہ ریفر کروا رہے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ جب کمیٹیاں نہیں ہونگی تو انکے یہ Questions اور Answers کہاں جائیں گے؟ اور تیسری بات یہ ہے کہ جہاں پر اتنے لوگ ہم بیٹھے ہوئے ہیں، وہاں پر تو یہ ہاؤس کی اپوزیشن دیکھ لیں کہ یہاں پر Interest کتنا لے رہے ہیں یہ لوگ بات کرتے ہوئے تو اس پہ میں نہیں سمجھتی ہوں کہ جب کمیٹیاں ہی نہیں ہونگی تو یہ سوالات اور جوابات کونسی کمیٹیوں کو ریفر ہونگے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ کمیٹیاں بن چکی ہیں، انشاء اللہ آج نوٹیفکیشن ہونے والا ہے بلکہ ہو چکا ہوگا جہاں تک میری انفارمیشن کا تعلق ہے۔ (تالیاں) Since the matter pertaining Question No. 47 is of very public importance, so it is referred to the relevant committee.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، دا دواړه کوئسچنز کمیټئ ته حواله کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا دواړه کوئسچنز Indentical دی تقریباً، ما بیګاه، Both these questions are referred to committee concerned.

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے Leave applications موصول ہوئی ہیں، ان کے اسمائے گرامی ہیں: جناب میاں نثار گل صاحب، وزیر جیلخانہ جات، 20 اور 21 اگست 2008ء: جناب پرنس جاوید صاحب، ایم پی اے، 20 تا 24 اگست 2008ء: جناب حافظ اختر علی صاحب، ایم پی اے، 20-08-2008 تا اختتام اجلاس: جناب ہدایت اللہ خان صاحب، منسٹر لائیو سٹاک، 20 تا 21 اگست 2008ء: محترمہ ڈاکٹر فائزہ رشید صاحبہ، ایم پی اے، 20-08-2008: جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ، ایم پی اے، 20-08-2008: جناب امجد خان آفریدی، وزیر ہاؤسنگ، 20-08-2008۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجازت ہے، جناب اسرار اللہ گنڈاپور صاحب۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں قیمتی زرعی اراضی کا ناجائز طور پر پٹے پر دیا جانا

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر! یہ چونکہ محکمہ زراعت سے متعلق ہے اور ڈیرہ اسماعیل خان میں پچھلے دور حکومت میں، ارباب صاحب کی میں توجہ چاہونگا، کوئی ہے سر، 3760 کنال زمین پراونشل گورنمنٹ کی الاٹ ہوئی تھی یہ پچھلے دور حکومت میں اور چند اشخاص کو الاٹ کی گئی تھی، اس کی پوری میرے پاس Annexures بھی موجود ہیں ابھی۔ سر، وہ جو پچھلی حکومت کے منظور نظر چند افراد تھے، وہ اس پر قابضین کی شکل میں بیٹھے ہیں اور یہ گورنمنٹ کی زمین ہے سر۔ یہ اس زمین سے ماوراء ہے جو کہ جنگلات کی تھی اور آرمی کو ملی اور آرمی نے پھر ان منظور نظر افراد کو دی۔ یہ سر، زراعت کی

زمین ہے، یہ ایگریکلچر کی زمین ہے۔ میری ارباب صاحب سے گزارش ہو گی کہ ان قابضین سے یہ زمین واگزار کرائی جائے کیونکہ یہ نہایت زرخیز زمین ہے اور یہ Throw away prices پہ ان کو Lease out کی گئی ہے، تو مہربانی کرکے اگر اس کے متعلق مناسب جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ارباب ایوب جان صاحب۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر! میں بھی اس پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ثناء اللہ خان میانخیل صاحب۔

حاجی ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر! جس طرح سے اسرار اللہ خان صاحب نے اس کی نشاندہی کی ہے، یہ ایک بہت بڑا Blunder بھی ہے اور ایک سکینڈل بھی ہے اور میرے خیال میں ہر خاص و عام پہ ہے اور اس کی جو Lease تھی، وہ کینسل بھی ہو چکی ہے لیکن ابھی تک ان ڈیپارٹمنٹس، جو ملے ہوئے ہیں، کے Pursue نہ کرنے کی وجہ سے وہ Stay اس پر Linger on ہو رہی ہے، میرے خیال میں یہ ایک پبلک ایشو ہے اور یہ وہ زمینیں ہیں جو کہ Properly seeds کیلئے Use ہوتی تھیں لیکن آج بدقسمتی سے وہاں پر گنے اور دوسری قسم کے اجناس جو کہ وہاں پر اس زمین کا مقصد نہیں تھا، یہ Agriculture extension کو صرف اور صرف بہترین Seeds provide کرنے کیلئے یہ زمینیں الاٹ ہوئی تھیں اور مختص ہوئی تھیں، جب سے Agriculture extension بنا ہے اور اس سے زمیندار مستفید ہو رہے تھے۔ آج چونکہ ہمارے پاس Seed industry بھی نہیں ہے تو وہاں پہ ڈی آئی خان کے لوگ اچھے سیڈ سے اسی Blunder کی وجہ سے محروم ہو چکے ہیں اور آج میں خود جب Agriculture extension میں گیا، مجھے اپنے لئے سیڈ چاہیئے تھا تو انہوں نے جواب منفی میں دیا کہ ہمارے پاس سیڈ موجود نہیں ہے، کتنے افسوس کی بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے منسٹر صاحب جو کہ خود Agriculturist ہیں اور ایگریکلچر سے وابستہ ہیں، تو اس پر ہمدردانہ غور کرکے فوری ایکشن لیں گے کیونکہ Already leases cancel ہو گئی ہیں۔ ان پہ صرف وہ عارضی Stay کی وجہ سے ہے تو اس کو Pursue کرکے فوری طور پر اس مسئلے کو حل کرایا جائے کیونکہ اس صوبے میں پہلے بھی ہمارے پاس گندم، جس کے سیڈ کیلئے وہ مختص تھی، اس کی Shortage ہے اور جو یہ اقدامات کئے گئے، اس سے ڈی آئی خان بلکہ پورا صوبہ اچھے سیڈ سے محروم ہو گیا ہے۔ بہت بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مزید یہ کہ میں ارباب ایوب جان صاحب سے کہوں کہ آپ جواب دے دیں لیکن بہتر یہ ہے کہ ہمارے جو رولز ہیں On this subject، اب اس میں جو دونوں فاضل ممبران صاحبان نے کوئسچنز Raise کئے ہیں، تو آیا Question/Answer میں ہم اس کو لے لیں گے یا کہ کال اٹنشن نوٹس یا ایڈجرمنٹ موشن میں؟ مطلب ہے پوائنٹ آف آرڈر میں تو یہ نہیں آتا ہے Under rule 225۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: اگر مجھے Allow کریں تو میں جواب دیتا ہوں۔ سر! اس میں بات یہ ہے کہ ایک ہماری کنونشن ہے،۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: ایک ہمارے رولز ہیں، ایک ہماری کنونشن ہے۔ کنونشن سر، یہ ہے کہ جو سپیکر صاحبان پہلے گزرے تھے تو ان کا ایک پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا، ہم بھی سمجھتے ہیں کہ پوائنٹ آف آرڈر لیکن پھر ہماری Mode of expression کیا ہے؟ کال اٹینشن ہم جمع کراتے ہیں، اسمبلی سیکرٹریٹ اس پر خاموش ہے۔ ایڈجرنمنٹ موشنز ہم نے جمع کرائی ہیں، اسمبلی سیکرٹریٹ خاموش ہے تو سر، ہمارے لئے بات کرنے کا، یہ اگر قبرستان بنانا ہے تو پھر ہم چپ رہیں گے کیونکہ ہم تو اس وجہ سے یہ کہتے رہتے ہیں کہ کوئی طریقہ تو ہو کہ ہمارے لئے A matter of urgent public importance ہے۔ ایگریکلچر منسٹر صاحب موجود ہیں، آج Questions/ Answers بھی ان کے تھے، تو اسی وجہ سے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ Expression کا کوئی Mode ہمیں بتائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ رول 225، پوائنٹ آف آرڈر کا جہاں تک تعلق ہے، یقیناً یہ نہ رولز کی Violation ہے اور نہ Constitution کی Violation ہے اور نہ لاء کی Violation ہے لیکن جناب سپیکر، آپ کا ایجنڈا، جس دن سے اجلاس شروع ہوا ہے تو ہر روز ایجنڈے میں توجہ دلاؤ نوٹسز، ایڈجرنمنٹ موشنز آتی ہیں لیکن آج تک نہ کوئی کال اٹینشن نوٹس ایجنڈے پہ آیا، نہ کوئی ایڈجرنمنٹ موشن ایجنڈے پہ آئی، تو آخر پھر کیا رہ جاتا ہے ایک آنریبل ممبر کے پاس کہ وہ کس طریقے سے اپنے پوائنٹ کو Raise کریں؟ تو یہ ایک کنونشن بھی چلی آرہی ہے، ہم مانتے ہیں جناب سپیکر،

کہ رولز کو Follow نہیں کیا جاتا لیکن ایک کنونشن چلی آرہی ہے کہ جب آپ کے پاس کوئی اور Alternative نہ ہو تو پھر یقیناً اس طرح Important matters آتے ہیں، تو ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ یہ جو ایجنڈے میں اب کال اٹینشن نوٹسز اور ایڈجرنمنٹ موشنز نہیں لے رہے ہیں تو یہ میرے خیال میں پھر یہی ایک ایجنڈے میں، کیونکہ اب یہ تو Violation ہے From the Chair because جناب سپیکر، جب آپ ایجنڈے کو فائنل کرتے ہیں تو پھر You have to follow that agenda، آپ Unilaterally اس ایجنڈے کو خود Supersede نہیں کر سکتے، ایک۔ دوسری بات ہے جناب سپیکر، یہ Government requisitioned Session ہے، یہ گورنمنٹ نے اجلاس کی ریکوزیشن کی ہے اور آج آپ جناب سپیکر، دیکھیں کہ جو منسٹرز ہیں، جو منسٹرز کی کرسیاں ہیں، آج اس کی کیا حالت ہے جناب سپیکر؟ (تالیاں) یہ اب ساری خالی پڑی ہوئی ہیں۔ اب ادھر سیکرٹریز کی گیلری کو دیکھیں، یہاں پر رولنگ آئی کہ سیکرٹیریز سارے بیٹھے ہونگے، ایک دو، تین سیکرٹریز کے علاوہ میرے خیال میں جو آج کو کسچنز ہوئے ہیں، ان محکموں کے سیکرٹریز بھی میرے خیال میں شاید پورے یہاں پر نہیں آئے تو جناب سپیکر، ہمیں تھوڑی سی Relevancy دکھائیں گے آپ اور مطلب ہے اس طرح جو Important point آئیگا، یقیناً اگر منسٹر صاحب اس کا فوری جواب نہیں دے سکتے تو وہ ٹائم مانگیں کہ کل دے دینگے، پرسوں دے دینگے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تشریف رکھیں۔ جناب عبدالاکبر صاحب! آپ نے جو کچھ فرمایا، ٹھیک ہے ہم اس کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں اور آئندہ یہ شکایت اب نہیں ہوگی۔ دونوں کو میں یہاں چیئر سے یقین دلاتا ہوں کہ کوئی ایسی بات نہیں ہوگی جو بھی آپ کے نوٹس میں ہو (تالیاں) انشاءاللہ وہ آئے گا ایجنڈے پر، میں اس کے ساتھ بالکل Agree کرتا ہوں۔ آئندہ، ہمارا سیکرٹری صاحب بھی تشریف فرما ہے، ساری ان کو Direction ہے کہ آئندہ یہ ایسا Full agenda ہوگا اور آپ کو ٹائم پر ملے گا انشاءاللہ۔ اب ارباب ایوب جان صاحب سے درخواست ہے کہ اگر وہ ان کا کوئی جواب دے سکتے ہیں، Otherwise یہ آپ پھر Pending کرلیں۔

<u>ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت):</u> جناب سپیکر، میں سردار صاحب کا، اسرار اللہ خان صاحب، ثناء اللہ خان صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک نہایت اہم سوال On the floor of the House اٹھایا۔ آپ کا بھی مشکور ہوں کہ آپ نے اس کی اجازت دی اور ہماری اسمبلی کی روایات بھی

ایسی ہیں کہ رولز کو پس پشت ڈال کر ہم اپنے صوبے کے اہم مسائل پر بات کرتے رہتے ہیں۔ یہ 1985ء سے لیکر ابھی تک ہماری اسمبلی کی روایات بھی ہیں اور ان دو ممبرن صاحبان کا میں مشکور ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! بات ایسی ہے کہ یہ جو مسئلہ سردار اسرار اللہ صاحب نے اور سردار ثناء اللہ صاحب نے اٹھایا، اس پہ میں نے ایک انکوائری کا آرڈر دیا تھا اور وہ انکوائری رپورٹ بھی میرے پاس آ گئی ہے۔ جناب سپیکر، یہ تقریباً چار ہزار کنال زمین ہے جو ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی ہے، ہنگو میں بھی ہے اور تھوڑی سی کوہاٹ میں بھی ایسی زمین ہے جو ایگریکلچرل لینڈ تھی اور وہ لوگوں کو الاٹ کی گئی تھی گزشتہ حکومت کے دور میں اور وہ زمین جو کہ نہایت قیمتی زمین تھی اور جیسے سردار ثناء اللہ خان صاحب نے فرمایا کہ وہاں وہ سیڈ پروڈکشن لینڈ تھی۔ وہ ہمارے ڈائریکٹر ایکسٹنشن اور ڈائریکٹر جنرل ریسرچ کے پاس ہوتی تھی تاکہ ہم اعلیٰ قسم کے بیج وہاں اگائیں اور Farmers کو، Growers کو دیں لیکن مسئلہ یہ نہیں ہے، مسئلہ یہ ہے کہ یہ پبلک پراپرٹی ہے، یہ عوام کی پراپرٹی ہے، یہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی پراپرٹی ہے، مجھے افسوس ہے کہ بغیر کسی Legislation کے، میں نے پوچھا کہ آیا اسمبلی میں Legislation ہوئی ہے کہ چار سو کنال زمین دی گئی ہے؟ پوری مفصل رپورٹ میرے پاس آئی ہوئی ہے تو کوئی Legislation نہیں ہوئی، کوئی Cabinet decision نہیں ہوا، پھر کس نے الاٹ کی؟ سینئیر ممبر بورڈ آف ریونیو کے پاس دو دفعہ کیس گیا، انہوں نے واپس بھیج دیا۔ تو ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک ریونیو آفیسر جو وہاں ڈسٹرکٹ میں ہوتے ہیں، انہوں نے اس وقت کے لیڈران صاحبان کے کہنے پہ تقریباً چار ہزار کنال زمین اپنے لوگوں کو الاٹ کی۔ (شیم، شیم کی آوازیں) ابھی موجودہ صورتحال یہ ہے کہ کسی قانون کے تحت، کسی قانون کے تحت یہ الاٹمنٹ نہیں ہوئی ہے اور ڈیپارٹمنٹ اس پر تیزی سے یہ کوشش کر رہا ہے کیونکہ اس میں تین چار لوگ عدالت گئے ہوئے ہیں لیکن وہ Stay order ہم Vacate کرینگے اور وہ زمین واپس ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے پاس انشاء اللہ جائیگی اور میں مشکور ہوں سردار اسرار اللہ صاحب کا، سردار ثناء اللہ صاحب کا اور آپ کا بھی کہ آپ نے ایک اہم مسئلے کی اجازت دی کہ ہم اس پر بات کر سکیں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بہت بہت شکریہ۔ عبد الاکبر صاحب، اسرار اللہ گنڈاپور صاحب اور سردار ثناء اللہ صاحب، اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو It is very important public matter، اس کو آپ کسی

طریقے سے لائیں تو اس کو ہم Proper طریقے سے، کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو بہت Important matter ہے، ٹھیک ہے؟

خیبر میڈیکل یونیورسٹی (ترمیمی) آرڈیننس 2008ء کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Deputy Speaker: Next item No. 8. The Honourable Minister for Health NWFP, to please lay on the table of the House "The Khyber Medical University (Amendment) Ordinance, 2008".

Syed Zahir Ali Shah (Health Minister): Thank you. Sir! I beg to lay the Khyber Medical University (Amendment) Ordinance, 2008 on the table of the House.

Mr. Deputy Speaker: The Ordinance stands laid.

صوبائی اسمبلی صوبہ سرحد، قواعد طریق کار وانضباط کارروائی مجریہ 1988ء میں ترامیم

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9 & 10: Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move for leave of the House to present some amendments in the Provincial Assembly of NWFP Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Akbar Khan.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you. Mr. Speaker! I beg to move that leave may be granted to move amendments in the Provincial Assembly of North-West Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to Honourable Member to present the amendments in the Provincial Assembly of NWFP Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of the leave may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted and the Hounourable Member is requested to please move that the amendments in the Provincial Assembly of NWFP Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 may be referred to the committee concerned.

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ جناب سپیکر، اور مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مجھے اجازت بھی دی اور آپ اس کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں اور چونکہ کئی دنوں سے یہ بات تھی، خاصکر 2002 کے الیکشن کے بعد کہ جو Strength بڑھی ہے، اس حساب سے، باقی بہت سی چیزیں تھیں جناب سپیکر، اس کے علاوہ بھی، میں

نے جو Amendments propose کی ہیں، اس کے علاوہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہر ایک ممبر کی Right ہے اور اس کا Privilege ہے کہ وہ اگر اس میں اور Amendments لانا چاہتے ہیں، تو لا سکتے ہیں۔ I further beg to move that the same may be referred to the Standing Committee on Procedure & Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, with the request that any other Member if likes to give a suggestion other than these, may also be considered.

جناب ڈپٹی سپیکر: پروسیجر جو ہے As mentioned in rule 247، آپ سب فاضل ممبران صاحبان نے، جو انہوں نے Amendments، جو وہ چاہتے ہیں، In this green book آپ سب نے پڑھا ہوگا کہ وہ کون کونسے Amendments ہیں، کن کن رولز اور قواعد میں ہیں؟ آپ کی کیا، یہ رولز میں لکھا ہے، آپ نے اگر، کیونکہ اگر آپ لوگوں نے یہ نہیں پڑھا ہے تو According to rule 247 میں رولنگ دے دوں، اس سے پہلے یہ ہے کہ Rule 247 is mandatory یا میں پڑھونگا یا جناب فاضل ممبر عبدالاکبر خان صاحب پڑھیں گے کیونکہ یہاں "When the motion is reached, the Speaker shall read out the draft of the amendments proposed and ask whether a Member" سو ہمارے رولز میں یہ ہے تو اگر ممبران صاحبان نے ان Amendments کو جو یہ چاہتے ہیں، پڑھا ہے تو ٹھیک ہے، اگر نہیں پڑھا ہے تو یا میں پڑھونگا، Mandatory provision ہے یا میں ان سے ریکویسٹ کرونگا، آپ مجھے ذرا جواب دے دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! سوال یہ ہے۔۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان سے میں نے، آپ تشریف رکھیں۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، مطلب یہ ہے، آپ نے یہ Distribute کیا ہے Among all the Members تو میرے خیال میں ہر ایک ممبر کے پاس ہیں۔ Mandatory تو اس وقت یہ رول ہے کہ جب Spontaneously اگر کوئی Amendment لانا چاہتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب، یہی تو میں ان سے پوچھ رہا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ان سے پوچھ رہا ہوں کہ اگر انہوں نے پڑھا ہو تو ٹھیک بات ہے ورنہ پھر آپ پڑھیں گے یا میں پڑھونگا تاکہ ہمارے فاضل ممبران کو پتہ چل جائے کہ کہاں پر Amendment ہو رہی ہے، کہاں پر نہیں ہو رہی ہے؟ اور یہ بہت اچھی ہیں، میں نے رات کو یہ Amendments پڑھی ہیں، یہ ہونی چاہئیے اور یہ ان کی ایک اچھی کاوش ہے، I appreciate him لیکن آپ ممبران صاحبان سے ذرا یہ گزارش کرونگا کہ آپ لوگوں نے پڑھے ہیں یا نہیں پڑھے ہیں؟ اگر نہیں پڑھے ہیں تو یا میں پڑھونگا یا میں ان سے ریکویسٹ کرونگا۔ آپ مجھے جواب دے دیں۔ میرے خیال میں کسی نے۔۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، اس میں ضرورت نہیں ہے۔ بیٹھیں، تشریف رکھیں۔ دیکھیں، آپ سب، آپ تشریف رکھیں نا، تشریف رکھیں۔ آپ فاضل ممبران صاحبان سے میں ایک گزارش کرتا ہوں کہ جب یہ ایجنڈا Circulate کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ جو Annextures ہیں، وہ پڑھنے چاہئیں اور اس میں آپ دیکھیں کہ کہاں کہاں پر ضرورت ہو اور اس کو کہاں، کیونکہ یہ آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ یہاں پر جو لیجسلیشن ہو رہی ہے تو اس میں آپ لوگوں کی بہت ضرورت ہے۔ اس کو پڑھنا چاہیئے کہ کیا کیا ہیں؟ تو یہ بہت ضروری ہے۔ ارشد عبد اللہ صاحب! آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟ آپ فرمائیں۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر! چونکہ آپ نے رولنگ دی کہ کسی نے پڑھا ہے یا نہیں پڑھا ہے، ایک تو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے، دیکھو، زمین خان،۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: ایک تو یہ بات ہے سر، میں یہ عرض کرتا ہوں کیونکہ میں ابھی پہنچا ہوں، مجھے ابھی یہ ملا ہے، میں نے کہا کہ میں نے ابھی نہیں پڑھا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ نے نہیں پڑھا ہے تو آپ تو کل بھی نہیں آئے ہیں، آج بھی لیٹ آئے ہیں، It is your duty، آپ ایک فاضل ممبر ہیں، آپ پر لوگوں نے اعتماد کیا ہے۔ آپ کیوں لیٹ آئے ہیں؟ (تالیاں) جناب، کل بھی آپ نہیں آئے تھے، کل آپ کی چھٹی بھی نہیں تھی۔ There is no application for yesterday، کل آپ کی Application بھی نہیں تھی، نہ آپ کی کسی نے Application بھیجی ہے، آپ نے ہاؤس سے Leave نہیں لی۔ آج بھی آپ کس ٹائم آئے ہیں؟ آپ

آج پونے ایک بجے تشریف لائے ہیں، اب آپ کہتے ہیں کہ میرے پاس ایجنڈا نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ (تالیاں)

جناب محمد زمین خان: ٹھیک ہے سر، آئندہ کیلئے کوئی بھی ممبر لیٹ نہیں آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد عبداللہ صاحب! آپ فرمائیں، آپ کیا کہتے ہیں؟

جناب محمد زمین خان: نہیں، اگر آپ Prejudice ہیں تو میں پھر اسمبلی میں نہیں بیٹھونگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی اپنی مرضی ہے۔ آپ تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔

جناب محمد زمین خان: یہ اس طرح نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد عبداللہ صاحب! آپ فرمائیں۔

جناب محمد زمین خان: اگر آپ۔۔۔۔۔۔

جناب محمد ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میری گزارش یہ ہے کہ All on concensus لگتا ہے اور لگتا یہ ہے کہ سب نے تقریباً، میجارٹی نے پڑھا ہوا ہے۔

جناب محمد زمین خان: یہ آپ کی کارروائی اور یہ آپ، تم جانو اور تمہارا کام۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن ایجنڈا پھینک کر ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ گھر سے میرے خیال میں غصے میں آیا ہے۔

وزیر قانون: میرے خیال میں جی اس کو لگتا یہ ہے، اندازہ یہ ہے کہ میجارٹی ممبرز نے پڑھا ہے لہذا اگر اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے، بہتر ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر صاحب! We have to follow the rules, آپ ان کو پڑھ لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ تو پہلا Amendment ہے، یہ رول 154 میں ہے اور اس کے سب رول (1) میں ہے۔ جناب سپیکر! اس کے پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اس میں یہ لکھا ہے کہ "Each Committee shall consist of not more than nine Members, who shall be elected by the Assembly" جناب سپیکر، چونکہ یہ جب 84 ممبرز تھے، اس وقت 9 کا Strength تھا، اب چونکہ اسمبلی کی 124 Strength ہو گئی ہے تو اس کیلئے Proportionately میں نے اس کو Increase کر کے Propose کیا ہے کہ 9 کی بجائے اس کو 13 کیا جائے کیونکہ ممبران کی تعداد بڑھی ہے، ایک۔ جناب سپیکر، پھر جو 159 میں ہے۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر اس وقت پڑھ لیں، ٹھیک ہے، آپ نے لکھا ہے، "Amendment in Rule 159"، That is sufficient، ہاں۔

جناب عبدالاکبر خان: تو پھر اس طرح ہے کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چونکہ نو ممبرز اور ایک چیئرمین تھا تو دس ممبرز تھے تو اس لحاظ سے increase 50% پر 15 کر دیئے گئے جس طرح 163 A میں 8 سے 13 کر دیا ہے جناب سپیکر۔ اچھا یہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی بھی Propose کی ہے جناب سپیکر، مطلب ہے کہ جو ایجنڈا ہے، وہ ڈسکشن کیلئے بزنس ایڈوائزری کمیٹی لیکن جناب سپیکر، یہ جو Amendments ہیں، یہ For consideration of the committee ہیں، اگر کمیٹی چاہے اس پر اور Amendments لائے یا اس کو Delete کرے یا اور ڈالے، یہ تو اس کمیٹی کی جو، اچھا سر، یہ 172 کو دیکھیں، یہ کورم کے متعلق ہے سر، کیونکہ جب کمیٹی کی تعداد بڑھ جاتی ہے تو پھر اسی حساب سے کورم کی تعداد بھی Proportionately اس حساب سے بڑھانی چاہیئے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: تو پھر میں یہی کہونگا جناب سپیکر، چونکہ آپ چیئرمین ہونگے اس کمیٹی کے تو اگر اور کوئی آنریبل ممبر کسی اور رول میں Amendment لاتا ہے تو میرے خیال میں یہ ایک اچھی بات ہو گی، پھر Comprehensive کر لیں اس کو۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ مطلب یہ ہے کہ دوسرے آدمی نہیں لا سکتے، وہ پھر آپ کی طرح Written میں دینگے البتہ The amendments stand referred to the concerned committee. ارشد عبداللہ صاحب، بیرسٹر صاحب، آپ ذرا پھر فرمائیں، آپ کیا فرما رہے ہیں؟ اور ذرا اجازت لینے کے بعد۔۔۔۔۔۔

وزیر قانون: گزارش یہ ہے سر، کہ ان Amendments کے ساتھ If anything is incidental or consequential تو وہ اپنے ساتھ رولنگ میں Add کر دیں کہ اگر کوئی Amendment incidental یا Consequential ہو تو وہ بھی کمیٹی کر سکتی ہے، یہ صرف اپنی رولنگ میں سر، کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جو فرماتے ہیں، وہ اس میں ہے۔ جو ہمارے پاس ہے، یہ ہے جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور آنریبل ایم پی اے صاحب کے، وہ بھی اسی رولز میں Amendment کرنا چاہتے ہیں تو اگر ہاؤس

کی اجازت ہے تو یہ بھی ہم Amendments stand referred to the concerned committee, ہاؤس کی اجازت ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you very much۔ کل جو ہماری ڈیبیٹ تھی، On the point of law & order situation and peace، سب آپ تشریف رکھیں نا، تو بعض، ہمارے پاس تقریباً ستائیس فاضل ممبران صاحبان کے نام آئے ہوئے ہیں جن میں سے سات نے بات کی ہے اور مسئلہ ایک ہی ہے امن وامان کا اور یہ سب ہمارے صوبے کے حالات پر ہے تو میں سب سے یہ گزارش کرونگا کہ بہت مختصر کیونکہ سب کا مسئلہ ہے، خواہ جہاں بھی ہو، ہمارے صوبے کے ہر ایک حصے میں بدآمنی ہے تو یہ سب کا مسئلہ ہے تو میں یہ آپ سے گزارش کرونگا کہ بہت مختصر، تھوڑے وقت میں اور جو بار بار Repeatedly, to avoid the Repetition، تو آپ سے میں گزارش کرونگا، اس وقت میں قلندر خان لودھی صاحب کو ریکویسٹ کرونگا کہ وہ اس پر بات کریں۔

امن عامہ پر بحث

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی ہے، اس کی موجودگی ضروری ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور سر، وہاں پہ کوئی منسٹر بھی نہیں ہیں تو یہاں کس سے بات کی جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں، منور صاحب آپ۔ اور نگہت اورکزئی صاحبہ کی بات بالکل صحیح ہے اور میں نے کل ڈائریکشن بھی، منسٹرز صاحبان، ممبران صاحبان اور چیف منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کی تھی کہ آپ کل، چونکہ یہ پوائنٹ بہت اہم ہے، ضروری ہے، آپ تشریف لائیں اور ڈیپارٹمنٹ کو، سیکرٹریز وغیرہ کو اور جو Concerned authorities ہیں، کہ آپ بھی تشریف لائیں۔ اب میں دیکھتا ہوں، چیف منسٹر صاحب نے تو ریکویسٹ بھیجی ہے کہ میری گورنر صاحب کے ساتھ اہم میٹنگ ہے تو وہ ریکویسٹ میں نے Entertain کرلی، میں نے آنر کی ہے اور اس کو ہم نے Allow کیا ہے کہ وہ میٹنگ Attend کرلیں، باقی ہمارے جو سینیئر منسٹران صاحبان ہیں، بشیر بلور صاحب اور غنی داد صاحب تشریف لائے تھے، میں نے ان کو اجازت دے دی Keeping in the view the circumstances اور ہم نے جواب دے دیا اور ان کی باقاعدہ Application allow کی ہے۔ جب میں نے، چیئر نے Allow کیا تو پھر ایسی کوئی

بات نہیں ہے البتہ اس کیلئے ہے، ہمارے سارے منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ سارے Efficient ہیں اور یہ آپ کو جواب دیں گے، آپ کو انشاء اللہ۔۔۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہمیں کون جواب دے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو یہ مطمئن کرینگے۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: منور صاحب! آپ کو یہ، میاں صاحب، آپ تشریف رکھیں، میں ان کو جواب دے دیتا ہوں، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو، یہ ہمارے منسٹران صاحبان تشریف فرما ہیں، سارے Fully competent ہیں، یہ آپ کو مطمئن کریں گے۔ اگر کوئی آپ کو مطمئن نہ کر سکے تو پھر چیئر تو ہے نا لیکن آپ ایسے وہ نہ کریں۔ اب میں درخواست کرتا ہوں قلندر لودھی صاحب سے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اسی بات پر آپ نے Postpone کیا تھا، کل پینڈنگ کیا تھا۔ جناب سپیکر، کل بھی مجھے آپ نے کہا، اس وقت ٹی بریک کا ٹائم تھا، میں نے آپ سے یہ ریکویسٹ کی کہ ہاؤس میں دیکھیں منسٹرز نہیں ہیں، چیف منسٹر کا ہونا ضروری ہے، سینیئر منسٹران صاحبان کا ہونا ضروری ہے، تو اس میں آپ نے اس کو Postpone کیا تھا۔ جناب سپیکر، آج بھی وہی حال ہے اور آج تو اس سے بھی کم ہیں دونوں سینیئر منسٹرز نہیں ہیں، چیف منسٹر صاحب نہیں ہیں تو مجھے آپ جیسے کہیں گے، (تالیاں) آپ چیئر کرتے ہیں، ہم نے تو آپ کی بات کو Own کرنا ہے لیکن یہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Continue رکھیں، Continue رکھیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: اگر سر، آپ اس کو Postpone کر دیں، کل بھی آپ نے Adjourn کر دیا تھا ایک بجے، آج بھی کر دیں تو کوئی حرج نہیں، کل اس پر یہ ساری کارروائی ہو گی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Continue رکھیں، ٹائم ہے۔ ابھی خیر ہے ہم آپ کو ٹائم دے سکتے ہیں، Continue رکھیں پلیز۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! یہ تو ایک اہم مسئلہ ہے اور اس اہم مسئلے پر مجھے انتہائی افسوس ہے اور اس پر سارے Observations ہیں ممبران کی اور انہوں نے، سب نے آپ کے سامنے یہ ریکویسٹ بھی کی ہے لیکن چونکہ چیئر کا اختیار ہے، آپ چاہتے ہیں تو میں اس پر بات کرونگا لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہ یہ ایک ایسا Sensitive مسئلہ ہے، پولیس کو ہم نے، ایسا اس کو کوئی Serious نہیں لیتا، اس کو ایسا

آسان لیا ہوا ہے کہ جس میں پانچ چھ مہینے گزر گئے ہیں اور ابھی تک اس پر ہماری جو Achievement تھی، اس میں بھی کچھ خاص خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا۔ پولیس میں یہ اسی لئے نہیں ہو رہا ہے جناب سپیکر، کہ جس وقت تک، میری ریکویسٹ ہو گی منسٹر صاحبان سے، جس وقت تک ہم اس کو، اس صوبے کے مسئلے کو اس طرح نہیں سمجھیں گے کہ صوبہ ایک جسم ہے اور اس کے سب جو اضلاع ہیں یا سب جو اس کے گاؤں ہیں یا حصے ہیں، وہ سارے اس جسم کے حصے ہیں اور ایک جسم میں اگر کسی ایک حصے کو تکلیف ہوتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ سارا جسم تڑپ اٹھتا ہے، جب تک ہم اس کو اس احساس سے نہیں لیں گے کہ یہ ہمارے گھر کا مسئلہ ہے، اگر ہمارے گھر کو آگ لگی ہوئی ہو تو اس کیلئے ہم کتنی تدابیر اختیار کریں گے، کتنے مسئلے مسائل ------

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جاوید عباسی صاحب! آپ انہیں Continuation دے دیں ذرا۔ پلیز kindly آپ انہیں------

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> لیکن یہ ہے کہ اس کو ایسا عام سا مسئلہ لیا ہوا ہے، اس پر جناب سپیکر، 18 فروری کو عوام نے اسلئے اتنا بڑا امینڈیٹ دیا دو پارٹیوں کو، اے این پی کو اور پیپلز پارٹی کو، کیونکہ ان کے سامنے مسائل تھے اور وہ چونکہ یہ سابقہ گورنمنٹوں میں بھی امن و امان کا مسئلہ آ رہا تھا تو ان کا یہ خیال تھا کہ آنے والی گورنمنٹ اس کو حل کرے گی، اسلئے عوام نے اتنا بڑا امینڈیٹ دیا۔ اس پر انہوں نے اپنی گورنمنٹ بنائی، اس میں بعد ازاں آزاد اراکین بھی شامل ہوئے، اس میں مسلم لیگ (ن) نے بھی انکی حمایت کی۔ یہ بھی نہیں بلکہ اپوزیشن کی تینوں پارٹیوں، جے یو آئی، پاکستان مسلم لیگ اور پی پی پی شیر پاؤ نے بھی حمایت کی اور ہم نے متفقہ طور پر لیڈر آف دی ہاؤس، سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کو منتخب کیا اسی سوچ سے کہ یہ صوبے کا مسئلہ ہے تو اس کیلئے یہ اہم مسئلہ ہے۔ غریب، ٹھیک ہے، میرا صوبہ بہت غریب ہے، اس کا Ratio جو ہے، وہ 36% ہے جبکہ ملک کی Ratio، غربت کی شرح جو ہے، وہ 21% ہے، یہ بھی میں مانتا ہوں، میں یہ مانتا ہوں کہ میرے صوبے میں بیروزگاری بہت زیادہ ہے۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ مہنگائی سارے ملک میں اور میرے صوبے میں سب سے زیادہ ہے۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ میرے صوبے کی صحت کا مسئلہ یا تعلیم کا مسئلہ بھی ہے لیکن جناب سپیکر، امن کا مسئلہ، امن و امان کا مسئلہ، نہ کسی کا وہ پیسہ اس کے کام کا، نہ کسی کی کوئی چیز اس کے کام کی جب تک امن و امان کا مسئلہ ٹھیک نہیں ہے۔ جب یہ نامزدگی کی گئی چیف منسٹر کی، اس نے اور اس کی ٹیم نے اس پر مذاکرات کا عمل شروع کیا۔ سب نے اسے Appreciate کیا،

ہم نے فلور آف دی ہاؤس پر اس کو Appreciate کیا اور یہ کچھ مسئلہ آگے بڑھا اور اس کے آگے پھر ان کے مذاکرات بھی ہوئے، معاہدے بھی ہوئے۔ ان میں انہوں نے لوگوں کو ریلیز بھی کیا لیکن پھر کچھ دن اچھے بھی گزر گئے بیچ میں، Suicide bombers کے خیالات کچھ ادھر ادھر ہوئے لیکن پھر سے وہ مسئلہ شروع ہو گیا۔ پتہ نہیں کہاں غلطی ہوئی، کہاں بات کو نہ سمجھایا گیا یا وہ نہ سمجھ سکے جن کے ساتھ مذاکرات ہو رہے ہیں؟ جناب سپیکر، ہم یہ نہیں چاہتے، میں یہ نہیں کہتا کہ گورنمنٹ مخلص نہیں ہے، گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے لیکن دوسری طرف سے اس کی Violation کی گئی اور اس کے بعد پھر یہ جو بارود کے دھوئیں ہیں، وہ پھر چھا گئے۔ جناب سپیکر، حالت یہ ہے کہ اب میرا بچہ سکول جاتا ہے، کالج جاتا ہے، یونیورسٹی جاتا ہے تو اس کے والدین دروازے پر دعا کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ یہ خیریت سے گھر واپس آجائے۔ کوئی کاروبار نہیں کر سکتا۔ کوئی دوکاندار اپنی دوکان کھولنے سے قاصر ہے اور اسی طرح سے یہاں Even نمازی مسجد میں جانے سے کتراتا ہے اور سیاستدان اپنے اجلاس، اپنی میٹنگز، اپنے لوگوں میں، Gathering میں جانے سے اجتناب کرتا ہے۔ ایسا لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے تو ہماری ترقی کیسے ہو گی جناب والا؟ اور اس دوران جبکہ ہمیں ساری توجہ اس امن وامان پر مبذول کرنی تھی لیکن ایسا ایشو ہمارے ملک میں بن گیا اور اس میں ہم سب ایک شخص کے پیچھے پڑ گئے، سب اس کے پیچھے لگ گئے۔ چلیں، ایک ایسا وقت بھی آیا کہ اس نے، وہ بھی چلا گیا، اب مجھے بتائیں کہ یہ لوگ کیسے عوام کو Face کریں گے، کیا جواب دیں گے؟ پہلے تو سارا شکوہ ایک شخصیت پر ڈال دیتے تھے کہ یہ سب اسلئے ہے کہ یہ وہاں سے شروع ہوا۔ چھ مہینے میں بھی وہ Upset ہم سے نہ ہوا، اب آئندہ کیلئے ہم کس پر یہ ڈالیں گے؟ اور ہمیں اپنے پروٹوکول کا تو خیال ہے، ہمیں اپنے اخراجات کا تو خیال ہے، ہمیں اپنی انا کا تو خیال ہے، ہمارے ملک میں بے جا دوسرے تین چار شخصیتوں کو پروٹوکول تو دیا جا رہا ہے اور سب کچھ ہو رہا ہے اور جو میرا صوبہ ہے، اس میں جس کی غربت کی یہ شرح ہے اور جس میں امن وامان کی یہ حالت ہے کہ اگر اس میں کوئی آدمی کچھ کرنا چاہے تو وہ کر نہیں سکتا۔ جناب سپیکر، میں یہاں یہ کہونگا کہ یہ مسئلہ کہاں سے شروع ہوا؟ ٹھیک ہے افغانستان کے حالات تھے، وہاں ظالم حکمران تھے، انہوں نے زیادتیاں کیں عوام کے ساتھ، وہاں کے مدارس تھے، اسلامیہ عربیہ کے علماء اور اس کے ساتھ اس کے طلباء جو اٹھ کھڑے ہوئے، انہوں نے وہاں Resist کیا، انہوں نے طالبان کی تحریک شروع کر دی اور اس میں وہ کامیاب بھی ہو گئے اور اس کے بعد انہوں نے کوئی گورنمنٹ بھی کی لیکن اس کے ساتھ جناب سپیکر، ایسے شرپسند لوگ

بھی شامل ہو گئے جو انہیں Strengthen کرتے رہے اور وہ بھی ان کو نہ سمجھے۔ طالب علم، طالبان کون ہیں؟ یہ طالب علم سے ہیں۔ طالب علم کون ہے؟ علم کا طالب اور طالبان کون ہیں؟ علماء۔ علماء جتنے قران مجید کو سمجھتے ہیں، جتنے حدیث کو سمجھتے ہیں، جتنے دین سے واقف ہیں، اتنا عام مسلمان واقف نہیں ہے۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ان کی سمجھ میں یہ بات کیوں نہیں آ رہی کہ ہم کونسی یہ بات کر رہے ہیں کہ مسلمان، مسلمان کو مار رہا ہے اور کسی کو ہم شہید کہتے ہیں اور کسی کو کیا؟ اور دونوں آپس میں لڑ رہے ہیں اور یہ جیسے دن گزر رہے ہیں، پہلے سے زیادہ بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ جو مسئلہ ہے، یہ ایسا مسئلہ ہے، پورے ملک میں ابھی ہے لیکن خصوصاً میرے صوبے میں بہت زیادہ ہے، اس کیلئے میں یہ چاہونگا جناب سپیکر، کہ گورنمنٹ اس پر Day to day, daily basis پر اپنے مذاکرات جاری رکھے اور اس میں یہ ایسا کرے کہ جہاں جہاں بھی Tension ہے، جس جس ایریا میں بھی ہے، وہ لوگ چاہتے کیا ہیں؟ کچھ ایریاز ایسے ہیں، جیسے سوات، ملاکنڈ، ہمارا سوات اور ملاکنڈ ڈویژن ہے، کچھ ایسے ایریاز ہیں، فاٹا ہے، پاٹا ہے، اس میں لوگ شریعت چاہتے ہیں تو جناب سپیکر، میں نہیں سمجھ سکتا اگر ہم نے یہ ملک اسلام کے نام پر لیا، جب یہ ملک ہی اسلام کے نام پر ہم نے لیا تو کسی حصے میں شریعت نافذ کرنے میں قباحت کیا ہے؟ اس میں ہچکچاہٹ کیا ہے؟ جناب سپیکر، دنیا میں سب سے جو ہم دین کا قلعہ جسے کہتے ہیں اور جسے ہم Quote کرتے ہیں کہ اسلامی مملکت ہے، وہ سعودی عرب ہے جناب سپیکر، لیکن وہاں بھی دیکھیں، جدہ ایک شہر ہے، وہ انٹرنیشنل شہر ہے، وہاں آپ کو سکرٹ میں بھی لوگ ملیں گے لیکن مکہ میں، اس کا ایک تقدس ہے اور اس کے ساتھ مدینہ پاک کا بھی تقدس ہے، وہاں کوئی جا نہیں سکتا اور اس کی ایک حرمت ہے۔ جناب سپیکر، اگر ایک ایسا حلقہ ہے جس کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہم دین پر سو فیصدی چلنا چاہتے ہیں اور ہمیں اس میں شریعت نافذ کی جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں اس کو کیوں؟ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ انہیں نافذ کرنے دیں، چیک تو اس پر گورنمنٹ کا ہو گا، دیکھتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں؟ اس میں اچھے اور برے سب کی تمیز ہو جائے گی۔ جو چلانا چاہتے ہیں اور جو اس میں شرپسند ہیں، وہ بھی الگ ہو جائیں گے اور یہ نہیں ہے کہ یہ لوگ، ہمارے لوگ اس میں ہیں، اس دن پرائم منسٹر صاحب کی تقریر میں اس نے خود اس بات کو مانا ہے کہ چیچن والے اور باہر کے بہت سارے لوگ، ایک پرسنٹ ہیں یا دو پرسنٹ ہیں اس میں آئے ہوئے ہیں باہر کے لوگ اور یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اس سے پہلے تو ٹھیک ہے، سابقہ گورنمنٹ کی غلط پالیسی تھی، چلو میں ایک منٹ کیلئے مان لیتا ہوں، ٹھیک ہے وہ غلط

تھی لیکن اب چھ مہینے میں نئی گورنمنٹ نے کونسی اچھی پالیسی بنادی تاکہ اس پر ہم آگے چل سکیں؟آیا اب، اس سے پہلے تو ٹھیک ہے، ہم نے جو بھی بات تھی، ڈال دی اس کے سر پر، چلے گئے، ایک شخصیت یہاں سے چلی گئی، اب اس Chapter پر اس کا نام، اس Chapter کھولنے کی کوئی ضرورت، ہماری توانائیاں فروعی باتوں پر لگ رہی ہیں اور اصل بات سے ہم ہٹے رہیں گے، عوام کی توجہ دوسری طرف Divert کرنے کیلئے جناب سپیکر، یہ کسی طرح سے بھی مخلصانہ اقدام نہیں ہوگا۔ میں یہ چاہونگا کہ گورنمنٹ Day to day basis پر مذاکرات رکھے ان علاقوں میں جو Tension کے علاقے ہیں۔ اس میں Representatives بھی شامل ہوں، اس میں مشران بھی شامل ہوں اس علاقے کے، اس میں علماء بھی شامل ہوں، اس میں پیر اور اس کے مرشد، جو لوگ اس کو فقیر کہتے ہیں، ان کو بھی شامل کیا جائے اور ایسی ایک کمیونٹی بنائی جائے جو ان لوگوں کو سمجھائیں کہ یہ کب تک اس صوبے میں خون کی ہولی چلتی رہے گی؟ جناب سپیکر، کب تک مسلمان، مسلمان کو مارتا رہے گا اور کسی کو ہم شہید اور کسی کو ہم قاتل کہیں گے؟ جناب سپیکر، اسلئے میں، اس کا اگر یہ بیٹھ کر، لیکن یہ اس طرح سے تب حل ہوگا جب میرے ہی صوبے کی گورنمنٹ اس مسئلے کو ایسے سمجھے گی جیسے ان کے اپنے گھر میں اگر کوئی مسئلہ ہے تو اس کو صبح سے شام تک وہ حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ نہیں تو پتھر (تیگہ) وہ رکھتے ہیں اور رات کو بیٹھتے ہیں، صبح کو پھر بیٹھتے ہیں اور اس وقت تک وہ بیٹھتے ہیں جب تک وہ حل نہ ہو جائے۔ جب تک ہم صوبے کے اس Matter کو اس طریقے سے نہیں لیں گے جناب سپیکر، میرے خیال میں اس میں کوئی Achievement نہیں آئے گی۔ اس میں میری تقریر کرنے کا یہ نہیں ہے کہ میں اپوزیشن میں ہوں اور وہ ٹریژری بنچز میں ہیں، یہ صوبے کی بات ہے، ملک کی بات ہے، میں ان سے پہلے ہر بات میں، اپوزیشن والے ان سے پہلے ہیں اس بات میں۔ میرا خیال تھا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن، یہ بھی آج نہیں ہیں، مجھے اس پر بڑا اعتراض ہے کیونکہ یہ امن وامان کا مسئلہ ہے، چیف منسٹر بھی نہیں ہیں، ان کے وقت میں بھی جو کچھ ہوا ہے، ان کے علم میں تھا، انہیں چاہیئے تھا کہ آج ہاؤس میں ہوتے اور یہاں اس پر بات چیت بھی کرتے لیکن وہ بھی نہیں ہیں اور ایسے مجھے لگتا ہے کہ اب اپوزیشن لیڈر جو ہیں، یہ ہمارے بھائی جو ہیں، یہ اپوزیشن میں نہیں ہیں بلکہ یہ اقتدار میں ہیں، انہوں نے ایسی چپ سادھ لی ہے۔ جب تک جناب سپیکر، ہم نشاندھی نہیں کریں گے، ہم بھی مثبت تعمیری بات نہیں کریں گے۔ نشاندہی گورنمنٹ کی طرف نہیں کریں گے تو گورنمنٹ کیسے پھر توجہ دے گی؟ گورنمنٹ تو یہ سمجھے گی کہ جی سب اچھا جارہا ہے۔ اسلئے

ہم اپوزیشن والوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ جہاں کوئی کمی، کمزوری گورنمنٹ کی ہے تو ہم مختلف طریقوں سے، مثبت طریقے سے اس کی نشاندہی کریں۔ جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ Speeches on debate کرانا چاہتے ہیں ہم سے لیکن میں جناب سپیکر، ایک مسلمان کی حیثیت سے، ایک انسان کی حیثیت سے اور یہ ذمہ داری جو لوگوں نے مجھے دی ہے، اس ذمہ داری کو بھانپتے ہوئے، چونکہ یہاں ہر کوئی ذمہ دار ہے اور ہر کسی سے ذمہ داری کا پوچھا جائے گا جناب سپیکر، میں اس پر بہت غمزدہ ہوں، بہت فکر مند ہوں۔ کسی کی کتنی زندگی ہے اور کس کس نے کتنا زندہ رہنا ہے؟ آئندہ نسلوں کیلئے کچھ کرنا ہے۔ یہ ایسی ایک وبا پھیل گئی ہے، یہ ایسی ایک چیز شروع ہو گئی ہے جو کبھی ختم ہونے والی نظر نہیں آتی جب تک اس میں آپ سنجیدہ نہیں ہونگے، جب تک ہم بیٹھ کر، انکے گھر میں بیٹھ کر ان باتوں کو نہیں Settle کریں گے تو جناب سپیکر، نہ زور سے ہو سکتا ہے یہ مسئلہ، مذاکرات، جہاں Writ of the Government چیلنج ہوتی ہے تو پھر یہ سارا ہاؤس آپ کے ساتھ ہے جناب سپیکر، پھر گورنمنٹ کو چاہیئے کہ وہ اس پر (رٹ قائم) بھی کرے۔ میں جناب سپیکر، ایک مثال دونگا چھوٹی سی کہ دیکھیں ایک تھانیدار ہے، وہ ایک تھانے میں آتا ہے، وہاں رہتا ہے پھر وہ جاتا ہے تو یہ نہیں سوچنا چاہیئے، کسی کی یہ سوچ نہیں ہونی چاہیئے کہ جب دوسرا تھانیدار وہاں آگیا تو وہ وہاں کے چور ڈاکوؤں کے ساتھ بیٹھے گا اور ان کے ساتھ وہ انکا دوست بنے گا۔ وہ بھی تھانیدار ہی ہوگا، وہ بھی شریف کو شریف ہی کہے گا اور بدمعاش کو بدمعاش ہی کہے گا۔ یہ جتنے بھی پچھلی گورنمنٹ کے جو ہیں، اس کو سر سبز رکھنا، اس پر کسی کو کوئی کال نہیں دینا چاہیئے۔ اگر اس کو بہتر لگتا ہے تو بھی اگر اس کو قائم رکھتے ہیں ملک اور صوبے کی بہتری کیلئے تو اس پر ہمیں اعتراض نہیں ہے لیکن سب سے پہلے مذاکرات میں بیٹھ کر، ان کے علاقے میں بیٹھ کر، ان ساری کمیونٹیوں کے جن کا میں نے نام لیا ہے، اس میں نمائندے بھی ہوں، اس میں مشران بھی ہوں، سب قسم کے لوگوں کو، تو ہو سکتا ہے جناب سپیکر، کہ اللہ ہمارے لئے کوئی بہتری نکال لے۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: لودھی صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ The sitting is adjourned for tea break, only for twenty minutes.

(ایوان کی کارروائی چائے کیلئے بیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، مائیک ذرا آن کر دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ ایک استدعا کرنی ہے آپ سے اور بہت اہم معاملہ ہے کہ ایک تو یہ ہے کہ جب چیئر کی طرف سے رولنگ یا آپ جب بات کرتے ہیں، تو ہم اس کو رولنگ Consider کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بیس منٹ کی یہ بریک ہے، اس کے بعد آئیں گے۔ اس وقت ایک بجے کا ٹائم تھا، ابھی دو بج رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، دوسری بات جو میں نے اس وقت بھی کی تھی کہ اس وقت چونکہ ہاؤس میں، ہاؤس میرا خیال ہے کہ Interested ہی نہیں ہے اور اگر سامنے گیلری میں دیکھا جائے تو جس اہم موضوع پر ہم لوگ بات کر رہے ہیں جس میں کہ ہمارا پورا صوبہ لپٹا ہوا ہے، جو لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ہے، آئی جی پی صاحب نہیں ہیں، ہوم سیکرٹری صاحب نہیں ہیں، Concerned departments کا ایک آدھ آدمی بیٹھا ہوگا جس کے سامنے بات کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سینیئر منسٹروں میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے، دوسرے منسٹر صاحبان بھی نہیں ہیں اور ایم پی ایز بھی نہیں ہیں اور اس کے علاوہ میڈیا بھی Exhaust ہو چکا ہوتا ہے، انہیں خبریں دینی ہوتی ہیں، تو میرا خیال ہے اگر اس کو، یہ بہت اہم معاملہ ہے جناب سپیکر صاحب، اور اس پر سب لوگوں نے اپنے اپنے ترجیحات دینی ہیں، تجاویز دینی ہیں، بات کرنی ہے، پولیس کے بارے میں بات کرنی ہے، ہوم ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں بات کرنی ہے، تو اگر اس کو کل تک ملتوی کر دیں تو مہربانی ہوگی کیونکہ ہر بندہ چاہتا ہے کہ وہ اس پر بات کرے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! جہاں تک۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د عبدالاکبر خان دا مائیک کھلاؤ کړه۔ بنه جی، وایئ خبره کوئ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ واقعی لاء اینڈ آرڈر ڈسکشن نہیں ہے، آج ہمارا صوبہ جن حالات میں گھرا ہوا ہے، یہ نارمل حالات نہیں ہیں، یہ Extraordinary حالات ہیں اور اگر Extraordinary حالات میں بھی اس چیز کو Serious نہیں لیا جاتا کہ تیس تیس لوگ وہاں پر شہید ہو رہے ہیں، مر رہے ہیں، بمباریاں ہو رہی ہیں، شیلنگ ہو رہی ہے اور اس کے باوجود بھی گورنمنٹ اس کو Serious نہیں لے رہی ہے، نہ حکومت اس کو Serious لے رہی ہے، نہ وزیراعلیٰ صاحب بیٹھے ہیں، نہ سینیئر منسٹر اور نہ ادھر کوئی بیٹھا ہے تو جناب سپیکر، یہ تو عام اغواء کی کوئی واردات نہیں ہے جس پر ہم ڈسکشن کر رہے ہیں یا کوئی Car snatching نہیں ہے یا مطلب ہے اس طرح پیسوں کیلئے اغواء کی بات نہیں ہے، یہاں پر تو روزانہ تیس تیس، چالیس چالیس لوگ مر رہے ہیں اس صوبے میں تو جناب

سپیکر، ہماری درخواست ہوگی کہ آپ اس کو اگر مہربانی کرکے کل کیلئے بھی رکھتے ہیں اور مطلب ہے وزیراعلیٰ صاحب اور سب یہاں پر موجود ہوں کہ جو تجاویز ہم دے دیں، اس کا ہمیں جواب دے دیں کہ کیا اس پر حکومت عملدرآمد کرے گی کہ نہیں کرے گی؟ کیونکہ Concerned جو ہوم ڈیپارٹمنٹ ہے، وہ ہوم منسٹر وزیراعلیٰ ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی وہ چیف ایگزیکٹیو ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارباب ایوب جان صاحب۔

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر صاحب! څنګه چه نګهت اورکزئی صاحبے اووئیل یا عبدالاکبرخان اووئیل، دوئ ټهیک وائی جی، خو دا هم معلوم کول غواړی چه هم دغه لاء اینډ آرډر مسئله چه ده، هغے باندے چیف منسټر صاحب، کور کمانډر، ګورنر، آئی جی، هوم سیکرټری او د فیډرل ګورنمنټ نه څه خلق راغلی دی او دا ډیر اهم میټنګ دے او دا د هغوی د پاره Attend کول ډیر ضروری وو ځکه چه لاء اینډآرډر، نن سول وار دے او مونږه دا کوششونه کوؤ، صرف مونږ نه جی، خو دے ټول هاؤس ته زۀ دا خواست کوم چه دا زمونږ د ټولو مسئله ده امن او د دے د پاره دا د لاء اینډ آرډر کوم سپیچز چه کیږی نو مونږه لګیا یو د دے نوټس اخلو۔ چیف منسټر دا نه چه نور چرته تلے دے خو هم دے لاء اینډ آرډر مسئله کښ Busy دے۔ تاسو ته به زۀ دا خواست کوم چه دا ډیبیټ د جاری وی، مونږه نوټس اخلو، چیف منسټر ته به ورکړو ستاسو چه څه دا تقاریر دی نو مونږه پوائنټس به اولیکو، هغه به هغے باندے سبا خبرے اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیره مهربانی، ارباب صاحب۔ ارباب صاحب چه کوم جواب ورکړو نو انشاءالله زمونږه فاضل ممبران صاحبان مطمئن به وی او دا هسے هم ما سره تقریباً څه د پینتیس ممبرانو صاحبانو نومونه راغلے دی نو پینتیس، مطلب دا دے چه سپیچز کوی په دے باندے، It will take time، په دے باندے به دوه ورځے نورے هم لګی۔ د هغے پورے دوئ نوټس اخلی، زه ئے ګورم او هغوی خپله هم اوفرمائیل په خپل جواب کښ نو د هغے پورے به پوره او بل دا دے چه هغه کوم میټنګ دے د سی ایم صاحب او هغوی ریکویسټ هم اوکړو، راستولے ئے دے، هغه چیئر allow کړو چه ټهیک شوه Participation د اوکړی

او هغه ډیر Important meeting دے هم په دے سلسله کښ، نو لهذا ډیبیټ د Continue وی۔ اوس زهٔ خواست کوم سید جعفرشاه، ایم پی اے صاحب ته۔

سید جعفرشاه: اعوذبالله من الشیطن الرجیم۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ شکریه، جناب سپیکر۔ زهٔ دا نه غواړم چه امن و امان باندے دومره ډسکشن شوے دے، هغه بیا Repeat کړم، خو کومو کړکیچنو حالاتو سره مونږه مخامخ یو نو نه صرف ټوله پختونخوا او خصوصی توګه باندے د سوات سیمه او باجوړ، وزیرستان او اوس Recently د ډی آئی خان چه کومه واقعه اوشوه، یقیناً دا ډیر افسوسناک صورتحال سره مونږه مخامخ یو او د دے یقیناً چه کومو ممبرانو دلته د خپلو تحفظاتو اظهار اوکړو، د خپلو احساساتو اظهار ئے اوکړو چه یره پکار ده چه دا مونږه ډیر Serious واخلو او حکومت ئے Serious اخلی، نن هم هغوی په دغه هلو ځلو کښ لګیا دی مشغول دی، چیف منسټر صاحب د هغے ټائم نه لګیا دی۔ جناب سپیکر! د دے پس منظر ته که مونږه لاړ شو نو د تیرو پینځو کالو راسے دا پراسس روان وو او دا Nurture کیدو او هغے ته باقاعده School feeding کیدو۔ د هغے نه مخکښ هم دغه شان مختلف عوامل په دیکښ بر سر پیکار وو او د هغے په وجه مونږ د دے صورتحال سره نن مخامخ یو چه نن په سوات کښ کوم صورتحال دے، په باجوړ کښ کوم صورتحال دے او د پختونخوا په ټوله سیمه کښ په مختلف ځایونو کښ کوم صورتحال دے نو یقیناً د ژړا مقام دے او زمونږ په دے ایوان باندے ډیر زیات ذمه داریانے عائد کیږی نن۔ چه په کومو حالات کښ خلقو مونږ ته مینډیټ راکړے دے، مونږه ته ئے اختیار راکړے دے چه مونږ په هغه خپل معیار باندے پوره شو او په دے باندے په ډیر سنجیدګئ باندے غور اوکړو۔ جناب والا، د خوشحالئ خبره دا ده چه کوم د دے Source وو، د هغه Source، هغه مالی چا چه به دے دهشتګردئ او د تشدد کارروایانو ته اوبه ورکولے او دا نرسری ئے Raise کوله، هغه مالی پرون مړ دے۔ په دے باندے مونږه د خوشحالئ اظهار کوؤ چه مالی ئے مړ شو نو انشاءالله بل مالی به مونږه دے ته نه پریږدو چه هغه راشی او بیا مونږه سره دغه لوبے اوکړی کومو کښ چه د پښتون قام وینه توییږی او د هغوی سره دا لوبے کوی۔ جناب والا، کوم صورتحال سره چه مونږه مخامخ یو، زهٔ به په خصوصی توګه د سوات په حوالے

باندے خبرہ اوکرم چہ هلتہ دا آپریشن شروع دے خو پہ هغے کښ زمونږہ لږ تخفظات شتہ۔ هغہ دا چہ پہ کوم سپیډ باندے د شرپسندو خلاف شروع کول پکار وو، پہ کوم رفتار باندے دا کول پکار وو، پہ هغہ رفتار نہ کیږی او د هغے سرہ سرہ دا دہ چہ عام خلق، د سول سوسائټۍ خلق زیات متاثرہ کیږی۔ سحر ما تہ ټیلیفونونہ اوشو د کالام نہ، د بحرین نہ، د مدین نہ چہ کوم زرعی پیداوار سبزیانے او میوہ جات وو، هغہ لاړل پہ باغونو کښ وراستہ شول نو یو طرف تہ مو وینہ تویږی او بل طرف تہ مو مستقبل تباہ کیږی۔ چہ کوم زمونږہ د Income sources دی، Major income sources دی، ټوارزم زمونږہ تباہ شو، اکانومی مو تباہ شوہ۔ ایگریکلچر زمونږ واحد ذریعہ معاش وو، هغہ تباہ شو، باغونہ زمونږہ لاړل وراستہ شول، هغے تہ څوک پرېږدی نہ۔ بیا دا چہ داسے Incidence پکښ اوشی چہ هغے سرہ Public response، هغہ د حکومت او زمونږ خلاف ځی، زۀ صفا خبرہ کوم۔ پرون نہ هغہ بلہ ورځ د فتح پور پہ چیک پوسټ باندے دیدہ دانستہ آرمی پہ روان فلائنگ کوچ باندے، پہ بس باندے، پہ مسافرو باندے ډزے کړے دی او د سړی سرئے الوزولے دے او څلور تنہ پکښ زخمیان دی۔ باقاعدہ ټهیک ټهاک وارئے پرے کړے دے او بیائے پرے دا بهانہ جوړہ کړے دہ چہ دا پہ غلطئ باندے اوشو۔ پہ غلطئ باندے پورہ د کلاشنکوف پینځہ برسټہ، دا پہ غلطئ باندے جی نہ کیږی نو زۀ ستاسو پہ وساطت جناب سپیکر، دوئ تہ جی چہ تاسو دا خبرہ اورسوئ چہ عام سویلین د دوئ دا کیجولټیانے، دوئ د احتیاط اوکړی چہ دا کمے شی۔ کومہ چہ پہ کرفیو کښ پہ بعضے ځایونو کښ Continuous چهتیس چهتیس گهنټے کرفیو دہ چہ کرفیوگانو کښ لږہ نرمی راولی او کوم چہ زمونږہ زرعی پیداوار دے، د هغے د پارہ څہ داسے Arrangements اوکړی د سیکورټی پہ بنیاد باندے چہ هغہ ټرکونہ، هغہ سبزیانے هغہ خلق خپلے دلتہ راوړی او خرڅ ئے کړی، زمونږہ د خوراک دغہ واحدہ ذریعہ پاتے دہ۔ جناب والا، بلا خلق لگیا دی پیښور تہ او چارسدے تہ، دے ځائے تہ هغوی لگیا دی Migrate کیږی د باجوړ نہ، د سوات نہ هم بلا کډے راغلے۔ د هغوی د کیمپونو د اسټبلشمنټ د ښہ بندوبست اوکړے شی چہ هغوی تہ هغہ Facilities، هغہ سهولیات دلتہ ملاؤ شی چہ هغوی پکښ لږ غوندے دا

ژوند په قلاره باندے تیر کړی۔ ماشومان جی د Trauma شکار دی۔ څنګه چه د زلزلے په وخت کښں زمونږه د هزارے د رونړو سره شوی وو او هغه ماشومان نن هم ځائے له نه دی راغلی نو هم دغه شان د سوات، د باجوړ او نورو سیمو دغه صورتحال دے۔ زما خیال دے چه مونږه انټرنیشنل ډونرز ته دا ریکویسټ اوکړو چه هغه راشی او په دے کیمپونو کښں د هغه Traumatized بچو د هغوی علاجونه اوکړی، نفسیاتی علاجونه ئے اوکړی۔ سکولونه جی زمونږه تباه شول، په سوات کښں ټول سکولونه جی بند دی، Close دی۔ پرائیویټ سکولونه هم بند دی، په هغے کښں به جی زهٔ ستاسو په وساطت باندے دا ریکویسټ کوم، مونږه چیف منسټر صاحب ته هم وئیلی دی چه د پیښور په کالجونو او په سکولونو کښں د هغوی مخصوص کوټه د د سوات هغه بچو له، د یو سکول جی زهٔ تاسو ته مثال درکوم، سوات پبلک سکول، ایس پی ایس، چه هغه سکول ښه سکول دے، د هغے دوه نیم زره بچی جی چه زما خپل بچی هم په هغے کښں شامل دی، دوه نیم زره بچی نن د تعلیم د هغه بنیادی سهولت نه، د بنیادی حق نه محرومه دی، هم ستاسو په وساطت باندے صوبائی حکومت ته دا ریکویسټ کوؤ چه کوم ډائریکټیوز چیف منسټر جاری کړی دی، د هغه ډائریکټیوز لاندے په دے سکولونو کښں زمونږه هغه ماشومانو ته د خصوصی سپیشل کوټه ورکړے شی چه هغه ماشومان راشی او دلته خپل سبقونه په خصوصی طور باندے جی، د جینکو سبقونه ډیر زیات متاثره شو۔ بل جی د سوات د پاره د تیر حکومت وخت کښں یو خصوصی پیکج Announce شوے وو خو تر اوسه پورے هغه پیکج باندے عملدرآمد او نه شو نو که مونږه د دے نورو سرګرمیانو سره سره خصوصی ترقیاتی کارونه په هغه ځایونو کښں شروع کړو کوم ځائے کښں چه د امن و امان ډیره مسئله نه وی نو یقیناً مونږه به د خپلو خلقو زړونه اوګټو او د هغے سره به هم زمونږه ډیر Positive اثرات راشی۔ هیلتھ منسټر صاحب ناست دے، شاه صاحب، دوئ ته مونږه بار بار ریکویسټ کړے دے او دوئ په هغے باندے زما خیال دے همدردانه غور کوی۔ زمونږه داسے هسپتالونه شته دے جی چه په هغے کښں نن سبا چه په سوات کښں د میډیکل سټاف څومره ضرورت دے نو زهٔ نه وینم چه په دے ټول ملک کښں او یا په بل ځائے کښں به دومره ضرورت وی۔ ستاسو په

وساطت جناب سپیکر صاحب، زۀ منسټر صاحب ته عرض کوم چه زمونږ مدین، کالام، مټه، خوازه خیله او د کبل هغه هسپتالونو کښې جی عمله بالکل نشته چه کوم Casualties اوشی نو هغوی "سسک سسک کر مر رہے ہیں" والا خبره ده چه هغوی ته علاج نه ملاویږی، هغوی هسپتالونو ته نه رسی نو زۀ دوئ ته خصوصی ریکویسټ کوم چه زمونږ د سوات د پاره دا Ban relax شی او دوئ د په کنټریکټ باندے د دغه هسپتالونو د پاره د دے سټاف او د دے عملے بندوبست اوکړی۔ جناب والا، زۀ ستاسو په وساطت باندے او د دے هاؤس په Recommendation باندے صوبائی حکومت ته ریکویسټ کوم چه زرعی قرضه جات چه هغے کښې سوات کښې بلا خلق دی، هغوی واړه واړه زمینداران دی، هغوی د پینځو سو، زرو او د یو لاکھ روپو پورے قرضے اغستے دی، زمونږه حالات داسے دی چه فصلونه مو تباه شو او باغونه مو تباه شو چه دا هاؤس، ستاسو په وساطت زۀ دا Recommendation پیش کوم خصوصی توګه باندے جناب ارباب صاحب ته چه هغوی د ایګریکلچر بینک دا قرضے بالکل معاف کړی د سوات خلقو ته جی ځکه چه مونږه تباه و برباد شوے یو۔ جناب والا، نن یو هفته اوشوه چه په سوات کښې بجلی نشته او هغه خلق چغے اوباسی، مونږه ټولو نمائندګانو ته ټیلیفونونه کوی، د بجلئ په یو ځائے کښې معمولی فرق راغلے دے، هغه د بجلئ چه کومه عمله ده، هغوی ته آرمی والا هیلی کاپټر هم آفر کوی خو هغوی د ویرے تلے نه شی۔ پولیس آفیشلز دلته ناست دی، زۀ هغوی ته ریکویسټ کوم چه هغوی Facilitate کړی چه هغوی راشی او د هغه بجلئ مرمت اوکړی۔ نن یوه هفته اوشوه چه بجلی نشته په هغه ځائے کښې او خلق د ډیرو مشکلاتو سره مخامخ دی۔ جناب والا، زما دلته معزز ممبرانو د شریعت د نفاذ خبره اوکړه او کوم ممبر صاحب چه پاڅی، مونږه د هغوی د جذباتو قدر کوؤ، هغوی اووئیل چه په سوات کښې د شریعت نافذ شی، په ملاکنډ ډویژن کښې د نافذ شی، نو مونږه پرزور د هغے مننه کوؤ، د هغوی مشکور یو خو زۀ به دا معمولی غوندے عرض اوکړم چه دوئ د دا جرات هم اوکړی چه یره زمونږ په دے ضلعو کښې د هم دا شریعت نافذ شی، یواځے زما د سوات وکالت د نه کوی۔ بله خبره دا ده چه په سوات کښې مونږه مخصوص برانډ د شریعت نه غواړو، مونږه هغه

شریعت غواړو چه کوم د نظام عدل آرډیننس حکومت Already پیش کړے دے ، هم هغه شرعی نظام عدل د زر زر نافذ شی او انشاءالله That is in the process، میاں صاحب ناست دے ، زما خیال دے ، ډیر زر ده چه هغه به نافذ شی او چه کوم خلق د شریعت په نوم باندے دهشتگردی کوی ، دا تشدد کوی نو هغے کاروان نه به هغوی خپل لاسونه اوګرځوی۔ جناب والا ، د یونیسف سره صوبائی حکومت، وزیر تعلیم صاحب دلته تشریف ایښودے دے ، جناب کریم بابک صاحب، هغوی ایم او یو سائن کړے ده او ځنے ځائے کښی داسے دی، ستاسو په وساطت باندے سپیکر صاحب، زۀ هغوی ته عرض کومه چه په هغے باندے هغوی کارونه شروع کړی د کنسټرکشن او ورسره ورسره چه په کوم ځائے کښی اوس کنسټرکشن نه شی کیدے ، هلته کښی د عارضی طور د خیمو په صورت کښی یا لکه څنګه چه په هزاره کښی شوے وو، په هغه طریقه باندے د عارضی سکولونه پرانیزی چه د بچو څلور میاشتے ضائع شوے چه نور وخت ئے نه ضائع کیږی۔ جناب والا ، د ټولو نه Important خبره زۀ دا کوم، پولیس آفیشلز دلته ناست دی او ستاسو په وساطت باندے چه پولیس فورس د نهایت مشکلاتو سره مخامخ دے۔ په سوات کښی که تهانړے ته لاړ شئ، چوکئ ته لاړ شئ، کرسئی پکښی نشته، کاغذ پکښی نشته، ټوپک ورسره نشته او مونږ خبرے کوؤ، مونږه د یو ډیر لوئے فورس سره جنګیږو څوک چه انټرنیشنل ایجنسیانے فنانس کوی او Foreigners راغلی دی، هغوی سره هغه Sophisticated weapons پراته دی چه مونږه ئے تصور هم نه شو کولے ، مونږه او تاسو جناب سپیکر۔ زۀ دا عرض کومه چه خصوصی توګه باندے د سوات د پاره د دغه پولیس فورس ته خصوصی مراعات ورکړے شی، هغوی د Facilitate کړے شی چه هغوی د امن و امان صورتحال په قابو کولو کښی خپل کردار په صحیح طریقه باندے ادا کړی۔ جناب سپیکر، دسوات چه نن کوم صورتحال دے ، یقیناً زمونږه د اوښکو په ځائے باندے د سترګو نه وینی بهیږی، مونږ ټول هاؤس ته دا اپیل کوؤ چه د سوات په دے حالاتو باندے ، د باجوړ په دے حالات باندے ، د سیمے په هغه نور حالاتو باندے چه کوم ځائے کښی امن و امان، دا دومره سنګینه مسئله ده چه دے ته ډیره زیاته مونږه توجو ورکړو ، حکومت د دے ته خصوصی توجه ورکړی او زۀ به جی

دا هم اوو ایمه ستاسو په وساطت باندے چه یوه خصوصی کمیټی د دے هاؤس د ممبرانو جوړه شی او هغوی که روزانه نه وی چه هغوی په دویمه دریمه باندے خپل میټنګز کوی، هغوی خپل سفارشات مرتب کوی او د سوات د مخصوص حالاتو په رنړه کښې هغوی راځی او حکومت وقت سره خپلے فیصلے کوی په هغه سلسله کښې۔ جناب والا، ډیره شکریه چه تاسو مونږ ته موقع راکړه۔ (تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیره مننه۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! زهٔ یو عرض کوم چه دا مسئله یو ډیره اهمه مسئله ده او په دے باندے که اوس مونږ څومره خبرے مو چه اوکړے نو دا به ډیرے بے فائدے خبرے وی۔ دا کم ازکم چه د حکومت څه کسان، مشران پکار دی چه دلته کښې ناست وے، د هغوی په مخکښې دا خبرے شوے وے نو کم از کم یو حل خو به ئے راوباسی کنه، یو حل خو به د دغه مسئلے رااولټو کنه چه دا دومره اهمه ده او دومره مطلب دا دے چه دا هر څوک په دے باندے ژړا کوی، نو مناسبه خبره دا ده چه د حکومت هغه ډیر زیات زمه دار، باوسه کسان چه دلته ناست وے چه د هغوی په مخکښې د اخبره شوے وے او مشترکه طور باندے د هغے یو حل راوتے وے-------

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف کیږدئ۔ ستاسو خبره بالکل صحیح ده، دے نه مخکښې زمونږه نورو فاضل ممبرانو صاحبانو کړے وه------

مفتی سید جانان: او ئے کړه جی بالکل جی، هغے کسانو اوکړه بالکل، بالکل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او د هغے جواب زمونږه محترم ارباب ایوب جان صاحب ورکړو او دا به ډیر ټائم اخلی ځکه چه ځنګه ما عرض اوکړو چه ماسره اوس چهتیس شو چه چهتیس سپیکران وی او په دے باندے هر یو ډیبیټ کوی نو It will take time، نو انشاءالله زمونږه مشران د دے، مطلب دا دے منسټران صاحبان ناست دی، Responsible کسان ناست دی، هغوی به باقاعده جواب ورکوی۔ ستاسو نوټس، ستاسو پوائنټونه هغوی اخلی او هغے پورے هغوی به هم

رارسیدلی وی۔ څه خبره نشته، انشاءالله دا ډیبیټ به مونږ Continue ساتو۔ اوس محترمه نور سحر صاحبه۔

محترمہ نور سحر: شکریہ، سپیکر صاحب۔ میں دو تین دن سے کوشش کر رہی تھی کہ میں ذرا بات کر سکوں لیکن ٹائم کی کمی کی وجہ سے مجھے ٹائم نہیں مل سکا اور اب افسوس اس بات پر ہو رہا ہے کہ نگہت صاحبہ موجود نہیں ہیں۔ اب فلور پر تو مجھے مزہ زیادہ نہیں آ رہا ہے کہ میں ان کا جواب دیتی تو اسلئے جو موجود ہیں، انہی کو میں بتا رہی ہوں کہ سب سے پہلے تو میں یہ بتاؤں گی کہ کہتے ہیں کہ سوچو ہے کھا کر بلی حج کو چلی۔ جس بات کی طرف یہ اشارہ کر رہے ہیں کہ 18 فروری سے لیکر اب تک جو کچھ ہو رہا ہے، میں ان سے یہ پوچھ رہی ہوں، قلندر صاحب سے کہ کیا یہ خون کی ہولی 18 فروری سے شروع ہوئی ہے یا کہ سال دو سال سے شروع ہوئی ہے؟ (تالیاں) ہمارے صوبے میں جو ہو رہا ہے، جن ماؤں کی گودیں خالی ہو گئی ہیں، جن گھروں سے جنازے نکل رہے ہیں، وہ یہ محسوس کر سکتے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہمارے صوبے میں ہو رہا ہے؟ میرے خود دو بیٹے شہید ہوئے، مجھے پتہ چل رہا ہے کہ جن کے گھروں سے جنازے اٹھے، ان ماؤں کا، ان بہنوں کا کیا حال تھا؟ مجھے افسوس ہو رہا ہے، جس آمر کا آپ ذکر کر رہے ہیں، اس نے تو ایسی تباہی کی ہے، ایسے پاکستان کی تباہی کی ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں کسی ایک آمر کا بھی اس طرح نام نہیں ہے جنہوں نے اس طرح کے کام کئے ہوں۔ صوبہ سرحد کو تو انہوں نے ختم کر دیا، سوات کو ختم کر دیا، خوبصورت سوات، وادی سوات جو کہلایا جاتا ہے، آج اس میں کیا ہو رہا ہے؟ اس میں لڑکیوں کے ساتھ اور سکولوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ کیا ایک سال میں، دو سال میں، تین سال میں اتنے سکول ہم بنا لیں گے جتنے لوگوں نے ختم کر دیئے؟ سو سال سے بھی زیادہ سوات پیچھے جا چکا ہے۔ ہم پھولوں کی سیج پر نہیں آئے ہیں، ہم کانٹوں کی سیج پر آئے ہیں۔ اس کو سنبھلتے سنبھلتے کافی عرصہ لگے گا، یہ اتنی جلدی سنبھلنے والی بات نہیں ہے کہ ایک دو دن میں ہم اس کو سنبھالیں گے۔ اس کے بعد تو میں سب سے پہلے یہ کہوں گی کہ بی بی صاحبہ کا خون رائیگاں نہیں گیا، وہ جس ڈکٹیٹر کو، جس آمر کو ختم کرنا چاہتی تھی، اس ملک سے دفع کرنا چاہتی تھی، آج وہ پورا ہو گیا، جس کی خوشیاں ہم دو تین دن سے منا رہے ہیں اور ہمیں بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ ان کا خون رائیگاں نہیں گیا۔ وہ جس مقصد کیلئے پاکستان آئی تھیں، تقریباً وہ پایہ تکمیل تک پہنچ گیا اور آگے بھی ہم کوشش کرینگے کہ ان کے خون کا بدلہ ضرور اسی طرح لیں جس طرح آپ کو ہم دکھا رہے ہیں۔ اس کے بعد میں سب سے پہلے یہ کریڈٹ آصف علی زرداری صاحب کو دیتی ہوں کہ وہ ایک ہی واحد بندہ تھا کہ جس نے اتنے بڑے مسئلے کو گھیرا ہوا تھا کہ کسی کو یقین نہیں تھا کہ یہ ڈکٹیٹر صاحب

جو ہے، وہ استعفیٰ دے دیگا۔ انہوں نے اس کو اس طرح پھنسا دیا تھا کہ وہ(b) (2) 58 بھی نہیں استعمال کر سکا، اس کو شرم آنی چاہیئے کہ (b) (2)58 کے استعمال کے بغیر وہ چلا گیا اور جس کی وجہ سے آج ہم اس فلور پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ سب ممبران کا یہ خیال تھا کہ کل ہم ممبر نہیں ہونگے لیکن آصف صاحب کو میں یہ کریڈٹ دیتی ہوں اور ان کو یہ مبارکباد دیتی ہوں کہ انہوں نے ایک ڈکٹیٹر، آمر کو اس طرح پھنسایا کہ وہ کوئی بھی حربہ استعمال کئے بغیر استعفیٰ دے کر یہاں سے چلا گیا اور اللہ کرے کہ وہ اس دنیا سے بھی چلا جائے کہ یہ مسئلہ ہی ختم ہو جائے اور اس کی شکل بھی کسی کو خدا نہ دکھائے۔ (تالیاں) اس کے بعد جو آپ کہہ رہے ہیں کہ خون کی ہولی، خون کی ہولی ہم نے شروع نہیں کی ہے، خون کی ہولی دو تین سال سے شروع ہوئی ہے اور جو سرحد میں ہو رہا ہے، جو سوات میں ہو رہا ہے، وہ سب دنیا دیکھ رہی ہے کہ یہ کس کی وجہ سے ہو رہا ہے؟ یہ اس ڈکٹیٹر کی وجہ سے ہو رہا ہے، انہی ایجنسیوں کی وجہ سے ہو رہا ہے، اسی امریکہ کے ساتھ وہ ملے ہوئے ہیں، وہاں سے ڈالر آتے ہیں اور لوگوں کو دیتے ہیں اور ملک کے اور سوات کے عملے کو انہوں نے ملایا ہوا ہے۔ ایف سی کا بہانہ لے کر، کیوں تھوڑے سے طالبان کو قابو نہیں کر سکتے تھے جو آج ہمارے اوپر دندنا رہے ہیں؟ یہ طالبان نہیں ہیں، ان کے پیچھے بہت بڑا ہاتھ، کون کہتا ہے کہ یہ طالبان ہیں؟ طالبان نہیں ہیں، دو تین مولوی بن کر کیا ہمارے پورے سوات کو قبضہ کر سکتے تھے؟ یہ ڈکٹیٹر صاحب سے پوچھیں کہ یہ آپ کا کونسا راز ہے جس کے پیچھے یہ سب ہو رہا ہے؟ چھوٹا سا سوات تھا، اس کو قابو کرنا بہت آسان تھا، بونیر میں گئے، انہوں نے اس کا کیا حشر کیا؟ دیر میں گئے، انہوں نے کیا لیکن سوات میں جو ملے جلے، جو ان کے پیچھے سے ہاتھ تھا، ایجنسیوں کا ہاتھ تھا، یہ اس کی وجہ سے آج ہو رہا ہے۔ کتنی ماؤں کو برباد کر چکے ہیں، کتنی بہنوں کو رلا چکے ہیں، کتنی ماؤں کی گودوں کو خالی کر چکے ہیں؟ اس کا احساس تو، وہی مائیں آپ کو جواب دیں گی اور ان کی بد دعا آخر اس کو لگ گئی اور آگے بھی لگے گی، وہ بچے گا نہیں ہم سے۔ اس کو ایسی کڑی سزا ہم دیں گے کہ ساری دنیا دیکھے گی کہ اس کی سزا کیسی ہونی چاہیئے؟ جب اتنی مائیں روئی ہیں تو اس کی ماں کو بھی رونا چاہیئے، اس کی بیوی کو بھی رونا چاہیئے اور اس کی بہن کو بھی رونا چاہیئے۔ (تالیاں) جب ان پر دھماکہ ہوتا تھا تو وہ بچ جاتا تھا خوش قسمتی سے یا بد قسمتی سے، ہو سکتا ہے اس کا انجام اس سے بھی زیادہ خراب ہو۔ وہ کیا کہتا تھا؟ "یہ میرے ساتھ ماں کی دعا ہے"، واہ واہ جنرل صاحب، کیا بات کہی آپ نے؟ کونسی اولاد ہے، کونسا بیٹا ہے، کونسی بیٹی ہے جس کے ساتھ ماں کی دعا نہیں ہوتی؟ ماں کی دعا سب کے ساتھ ہوتی ہے لیکن شاید اس کی جزا اور سزا کیلئے

اللہ نے اس کو چھوڑا ہوا ہے کہ وہ بم کے دھماکے سے تو بڑے آسانی سے چلا جاتا، اب وہ جس طرح جائے گا، تو یہ اس کو ذرا مہنگا پڑیگا۔ اللہ نے اس دن کیلئے اس کو چھوڑا ہوا ہے۔ اس کے بعد میں آپ سے یہ کہوں گی کہ یہ جو ہمیں بتارہے ہیں کہ کیا کر لیا ہم نے 18 اکتوبر سے اب تک؟ کتنا ٹائم ہو گیا، تین چار مہینے گزرے ہیں نا۔ جب جنرل صاحب آٹھ سالوں میں کچھ نہیں کر سکے تو تین مہینوں میں اور چار مہینوں ہمیں کونسا چیلنج دے رہے ہیں؟ اسکا چیلنج دے رہے ہیں کہ جوان کا کیا دھرا ہے، یہ تو میں کہتی ہوں کہ سال بھی، دو تین سال بھی بیت جائیں تو اس کو ہم پورا نہیں کرینگے لیکن کسی حد تک ہم اس کے اوپر قابو پا لینے کی کوشش کرینگے اور آپ دیکھتے جائیں کہ ہم کس طرح قابو کرینگے؟ ہمیں احساس ہے، ہمیں ان لوگوں کا احساس ہے جو محروم ہو گئے ہیں۔ جو سکول ختم ہو گئے ہیں، جو علاقے ختم ہو گئے، جو ہوٹل، جو لوگوں کے کاروبار ختم ہو گئے، ہمارے ساتھ اس وقت سارے سوات کے ایم پی ایز یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، انکے سر کی بولیاں لگائی ہیں، کیوں؟ ان کا قصور کیا ہے؟ ان کا قصور یہ ہے کہ یہ سوات کے باشندے ہیں۔ ہم نے کیا جرم کیا ہے کہ ہمارے سر کی بولیاں لگائی جارہی ہیں؟ ہم نے یہی جرم کیا ہے کہ ہم سوات میں پیدا ہوئے ہیں اور اگر ہمارا یہ جرم ہے تو جنرل صاحب کا تو واہ رے کیا جرم ہے، اس کو تو ایسی سزا ہونی چاہیئے کہ پوری دنیا اس کو دیکھ سکے (تالیاں) اور میں یہ کہوں گی کہ جہاں جہاں مٹھائیاں بٹ رہی ہیں، جہاں جہاں بھنگڑا ڈالا جارہا ہے، بہت اچھا کرتے ہیں، اس کو اور بھی ہمیں Celebrate کرنا چاہیئے، اتنا Celebrate کرنا چاہیئے کہ پوری دنیا ہمیں دیکھے کہ کس ڈکٹیٹر شپ سے ہم نے آزادی چاہی ہے اور میں عرض یہ کروں گی کہ:

محنت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا　　　وہ کونسا اپائے ہے جو حل ہو نہیں سکتا

ہم ہر طرح سے کوشش کرینگے، اس پر قابو لانے کی کوشش کرینگے۔ ہماری پراونشل گورنمنٹ بھی لگی ہوئی ہے، آصف صاحب بھی لگے ہوئے ہیں اور سب لگے ہوئے ہیں اور آپ کو ایک ایک دن کا جواب ہم دینگے اور آگے یہ ہے کہ نگہت صاحبہ کہہ رہی ہیں کہ کمیٹیاں کہاں ہیں؟ تو میں کہتی ہوں کہ کمیٹیوں کا اعلان آج ہونا چاہیئے، اس خوشی کے دن اعلان ہونا چاہیئے تاکہ اس خوشی کو چار چاند لگ جائے۔ سپیکر صاحب! آج ہی آپ اعلان کر دیں کہ اس خوشی کو چار چاند لگ جائے۔ کمیٹیوں کا اعلان بھی آج کر دیں تاکہ ان کا دل اور بھی خوش ہو جائے۔ آپ لوگوں نے ہمیں کیا دیا اور ہم آپ کو کیا دینگے، یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ میں آپ کے کمرے کے سامنے ڈھولک بجاتی رہی، بجانے سے آپ نکلتے، آپ مجھے Face تو کرتے نا، ہم اپنی خوشی

کااظہار کر رہے تھے اور آپ کے کمرے کے سامنے میں کر رہی تھی تاکہ آپ کو احساس ہو جائے کہ کتنے ہم خوش ہیں لیکن کیا مجال ہے، آپ مجھے Face نہیں کر رہے تھے اور آج آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ خون کی ہولی ہم نے کھیلی ہے، اپنا کیا دھرا ہم پر ڈال رہے ہیں؟ وہ ہم نے کہہ دیا کہ نو سو چوہے کھا کر بلی حج کو چلی۔ آپ نے بہت کچھ کیا ہے، واہ واہ کیا کیا حکومت نے؟ آپ کی کیا ہے کہ ساری زندگی آپ کو لوگ یاد رکھیں گے لیکن اتنی شرمندگی آپ کو ہونی چاہیئے کہ اپنے کئے دھرے کو چھپانے کی بجائے اوپن فلور پر ہمیں چیلنج کر رہے ہیں اور اس کو چیلنج کر رہے ہیں، آصف صاحب کو آپ چیلنج کر رہے ہیں، نواز شریف صاحب کو آپ چیلنج کر رہے ہیں جن کو انہوں نے ائرپورٹ پر اترنے نہیں دیا؟ کیوں وہ پاکستان کے باشندے نہیں تھے، کیوں وہ اس سرزمین کے باشندے نہیں تھے کہ وہ تین گھنٹے جہاز میں بیٹھے رہے؟ ان کو اترنے نہیں دیا۔ بی بی کا خون کس نے کیا؟ یہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں، یہ ہم بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ اسکا جواب اب آپ کو ملے گا جب کیسز سٹارٹ ہوں گی، جب آپ کے سامنے سب کچھ آئے گا۔ اب تک تو لوگ چھپ کر بیٹھے تھے کہ جنرل صاحب بیٹھے ہیں، جنرل صاحب دفع ہو گئے، اب بی بی کے خون کا پوچھیں گے۔ ہم ایک ایک لمحے کا پوچھیں گے جو انہوں نے بی بی کے ساتھ کیا، جو آصف صاحب کو دس سالوں تک جیل میں رکھا، آپ سے ہم سب کچھ پوچھیں گے۔ آپ کیا کہتے کہ علماء، یہ ہمارے سوات کے ہیں، ان کے پیچھے آپ ہیں۔ مولوی جو بنے ہوئے ہیں، ان کے پیچھے ہاتھ آپ کا ہے۔ آپ نے ان کو ہمارے سر پر چڑھا یا ہوا ہے۔ ان کی اتنی قدرت نہیں ہے جو آج داڑھیوں والے ہیں، وہ آپ لوگ ہیں۔ (تالیاں) وہ آپ کی سرپرستی میں آ رہے، ان میں اتنی ہمت نہیں تھی۔ اگر جنرل صاحب ان کا ساتھ نہ دیتا تو اتنی ہمت مولویوں میں نہیں تھی، نہ فضل اللہ میں اتنی ہمت تھی کہ ہمارے آگے آ جاتا۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> محترمہ نور سحر صاحبہ!۔۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نور سحر:</u> یہ آپ کا کیا دھرا ہے، اس کو آپ نے کیش تو کر لیا لیکن ہمیں بھی تباہ و برباد کر دیا اور آگے ہم آپ کو تباہ و برباد کرتے رہیں گے۔۔۔۔۔

(قہقہے / تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> زما، ایک منٹ، آپ تشریف رکھیں۔ ایک منٹ، میں آپ کو ٹائم دے دیتا ہوں نا، آپ تشریف رکھیں۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> میں عرض کروں جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔ میری چھوٹی بہن نے جو باتیں کی ہیں جی، اسکے جذبات کی میں قدر کرتا ہوں------

Mr. Deputy Speaker: With the request, to be brief and concise.

حاجی قلندر خان لودھی: جی جی، سر۔ میں یہ بات ان کو باور کرانا چاہتا ہوں کہ میں نے جو بات کی ہے، اس کیلئے Pin point میں نے کسی کو نہیں کیا کہ فلاں، فلاں اور یہی خوبصورتی ہوتی ہے اسمبلی کے ممبروں کی کہ وہ جب بات کرتے ہیں، مقصد جو بھی ان کا ہوتا ہے لیکن وہ Pin point نہیں کرتے۔ آپ میرے کمرے کے سامنے آئیں گی، آپ کو کیا پتہ ہے کہ میں کمرے میں ہوں یا نہ ہوں یا میں سویا ہوں؟ اگر آپ ایک بجے رات گئے ڈھولک لے کر، تو میں نے آپ کو مبارکباد نہیں دی؟ یہاں جب آپ کی مٹھائیاں بانٹی جارہی تھیں تو اس میں میں نے خود کہا کہ میں آپ کے ساتھ اس خوشی میں شریک ہوں۔ آپ ادھر ڈھولک لے کر چلی گئیں تو مجھے کیا پتہ تھا کہ باہر بی بی آئی ہوئی ہیں ڈھولک لے کر اور میں باہر آجاتا؟ میں معذرت خواہ ہوں۔ باقی رہ گیا یہ کہ، میرا کوئی پرسنل نہیں ہے، میرا کوئی ذاتی، کوئی بڑا ہے تو اس کے ساتھ قوم کا، جس نے قوم کے ساتھ زیادتی کی ہے، یہی نہیں، اس سے پہلے بھی جنہوں نے کی ہے اور جو آئندہ بھی کرینگے، ان کے ساتھ جو حشر ہو، ہم اس پر خوش ہیں، جی ٹھیک۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you very much. تمام، آپ تشریف رکھیں، تمام فاضل ممبران صاحبان سے ریکویسٹ------

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میں ایک عرض کروں کہ قلندر لودھی صاحب کا میں شکریہ ادا کروں------

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: کہ انہوں نے بھی جنرل مشرف کے جانے پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور گو کہ اس دن میں کچھ نہیں کہتا لیکن انہوں نے بہت بڑا کام کیا اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ بات واضح ہو گئی کہ جنرل مشرف آج اپنوں کا، غیروں کا، اس ملک کے سولہ کروڑ عوام کا، سب کی نفرت کا نشان بن چکے ہیں جس کی مثال قلندر لودھی صاحب نے خوشی کا اظہار کر کے دی، ہمیں بڑا اس سے حوصلہ ملا ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you very much تمام فاضل ممبران صاحبان سے درخواست ہے، گزارش ہے کہ چونکہ موضوع زیر بحث Law and order situation، امن وامان کا ہے لہذا اپنے جو

ایشوز ہیں، جن پر بات کرنی ہے، وہ زیادہ تر آپ Confine رکھیں اس حد تک اور ہمارے ساتھ سپیکرز بہت زیادہ ہیں اور سب کو ٹائم بھی دینا ہے تو آپ سے یہ گزارش ہے کہ بہت مختصر، کیونکہ بات ایک ہی ہے۔ اب وقار احمد خان، آنریبل ایم پی اے صاحب۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب! آپ تشریف رکھیں، فلور دے دیا، پھر اسکے بعد۔

جناب عتیق الرحمان: دا جی دومرہ اھم لاء اینڈ آرڈر باندے خبرے دی، پکار دا دی چہ آئی جی پی صاحب وے او ھوم سیکرٹری صاحب وے چہ دا ٹول Relevant کسان ناست وے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا جواب شوے دے۔ دے نہ مخکښ نورو ممبرانو صاحبانو ھم کړے وہ، ھغوی لہ مونږہ جواب ورکړے دے۔

جناب وقار احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقار احمد خان ایم پی اے۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، چہ تاسو ما لہ موقع راکړہ د خبرو۔ د ټولو نہ اول خوبہ زۂ داللہ تعالیٰ شکر ادا کړم او مونږ لہ پکار دہ، دے ھاؤس لہ، چہ مونږہ خدائے پاک د یو داسے آفت نہ خلاص کړو چہ د ھغہ د لاسہ دا کومے کارروائیانے زمونږ پہ دے صوبہ کښ روانے دی، د ھغہ پیداوار دے خو زۂ بہ ستاسو پہ توسط او د دے ھاؤس پہ توسط خپلو مشرانو تہ او د پیپلز پارټئ مشرانو تہ، د مسلم لیگ (ن) مشرانو تہ، د جمیعت علماء اسلام مشرانو تہ دا خواست اوکړم چہ د ھغہ کوم باقیات دی او د ھغہ کومے پالیسئ دی چہ ھغے توړ رااوباسی او ھغہ ختمے کړی نو مونږ بہ ھلہ د دے عذاب نہ خلاص شو۔ کہ فرض کړہ ھغہ مونږ لرے کړو او د ھغہ پالیسئ جاری وی نو زما خیال نہ دے چہ مونږبہ چرتہ د خوشحالئ جوګہ جوړ شو۔ نو زما دے خپلو مشرانو تہ دا خواست دے چہ ځنګہ ھغہ لرے کړے شو نو دغسے د فوری طور پہ مشاورت باندے د ھغہ ھغہ باقیات ھم ختم کړی۔ زۂ بحیثیت ایم پی اے د خپلے حلقے بہ یو څو واقعات بیان کړمہ جی۔ دا کوم حالات چہ روان دی، ما ھغہ بلہ ورځ د دے ھاؤس پہ فلور باندے ھم وینا کړے وہ او زۂ اوس بیا دا ریکویسټ کومہ او دا

خواست کومہ متعلقہ ذمہ وارو تہ چہ د خدائے خاطر د اوکړی او سویلین آبادی د Hit کول بند کړی ځکہ چہ گولہ باری چہ کیږی نو ټولہ پہ سویلین آبادئ کیږی او تقریباً چہ زما پہ حلقہ کښں پہ درے څلور کلو کښں اولس کسان مړہ شوی دی خالی سویلین او ټول کورونہ تباہ شوی دی۔ جناب سپیکر صاحب، کلہ چہ گولہ باری کیږی نو خالص ماشومان او زنانہ پہ کورونو کښں وی او خالص هغہ کورونہ لگی او هغہ بچ کیږی نہ، نو زما دا دوبارہ ریکویسټ دے د دے هاؤس پہ توسط چہ د خدائے پہ خاطر دا سویلین آبادی Hit کول د بند کړی او دویم د شپے پہ میډیا سنټر والا د کرفیو د نرمئ اعلان اوکړی چہ سحر د اووہ بجو نہ تر فلانکی ټائم پورے بہ کرفیو نہ وی۔ زمونږہ ډیرہ پسماندہ علاقہ دہ او ډیرہ غریزہ علاقہ دہ، سحر خلق ښار تہ راروان شی او نیمے تہ لا رسیدلی وی یا نہ وی او ناساپی غیر اعلانیہ کرفیو پرے نافذہ کړی نو نہ هغہ بیا واپس تلے شی او نہ هغہ هغے ستی تہ راتلے شی نو یو ستاسو پہ توسط د دغہ مشرانو تہ دغہ ریکویسټ دے چہ مہربانی د اوکړی پینځہ ورځے د کرفیو لگوی خو پہ صحیح ټائم او پہ وینا، پہ اعلان باندے د کوی۔ دا غیر اعلانیہ کرفیو چہ دہ، د دے نہ مونږ تہ ډیر زیات تکلیف دے۔ بل جی زمونږہ چہ کوم سیاحتی سیزن وو، هغہ پہ دے حالت کښں تیر شو، د سوات ټول خلق د فاقو سرہ مخ دی، هیڅ قسم ریلیف د هغوی سرہ نشتہ نو ستاسو پہ توسط سرہ زما دے خپل حکومت تہ اومرکزی حکومت تہ درخواست دے چہ د دے سوات د عوامو د پارہ د ریلیف د پارہ د چصوصی گرانټ اعلان اوکړے شی چہ کم ازکم هغہ خلق د فاقو نہ بچ شی۔ کوم خلق چہ د دے آپریشن د وجے نہ د کورونو نہ راوتی دی، د هغوی د پارہ د خصوصی ریلیف کمیپونہ قائم کړے شی۔ بل جی زما علاقہ ډیرہ غریزہ علاقہ دہ، پسماندہ دہ، سول هسپتالونہ، غټ هسپتالونہ ښکتہ دی، لار ورتہ ډیرہ دہ، د کرفیو پہ وجہ باندے مریضان نہ شی تلے راتلے، ډیر تکلیف وی ورتہ۔ ستاسو پہ توسط باندے زۀ دے هیلتھ منسټر صاحب تہ دا ریکوسټ کومہ چہ هلتہ پہ دیولئ کښں یو آر ایچ سی دہ چہ پہ هغے کښں د فوری طور د سرجن او د لیډی ډاکټرو بندوبست اوکړی چہ کہ ښکتہ مینگورے تہ نہ شی راتلے نو چہ هلتہ کښں کم ازکم دے خلقو تہ څہ Facility مہیا شی۔ بل جی زما دا ریکویسټ دے د تعلیم منسټر

صاحب ته چه دا کوم حالت چه دے ، دا یو کال اوشو چه هر قسم د کالجونو داخلے نشته، د سکولونو انتظام نشته.......

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بابک صاحب! دا ستا باره کښ دے۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: نو کم از کم په فوری توګه سره ، ایمرجنسی طور، په ایمرجنسی توګه د هلته کښ چرته یو کالج دا سے عارضی غوندے کهلاؤ کړی چه کم ازکم دا ماشومان چه دی، دا د خپل سبق نه نه محرومه کیږی۔ بل جی زما دا عرض دے چه دا کوم حالاتو سره مخ یو، زمونږه خپلو مشرانو ته خواست دے چه مهربانی د اوکړی او زر تر زره د د دے څه حل رااوباسی او زهٔ بیا دا ریکویسټ کومه جی، تاسو وایئ چه باربار به ئے Repeat کوئ نه خو د سویلین آبادئ خلق Hit شو، باربار Hit کیږی نو دغه زمونږ خواست دے چه دغه متعلق هغه ذمه وارو ته اووایئ چه دا سویلین آبادی چه ده، دا هیڅ قسمه نور نه Hit کوی او د خدائے په خاطر دا عام خلق د دے عذاب نه خلاص کړی۔ بل جی پرون یوه واقعه شوے ده، زمونږه یو ډاټسن غربنتے دے ، زما په حلقه کښ یونین کونسل کالا کلی کښ چه په هغے کښ پینځه تنه Expire شوی دی او پینځه کسه پکښ Critical زخمیان دی، دوئ ئے پشاور ته منتقل کړی دی نو زما ستاسو د هاؤس په توسط ستاسو ته، مشرانو ته دا درخواست دے چه هغے ته فوری طور مفت طبی امداد او ریلیف ملاؤ شی۔ ستاسو ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میاں افتخار حسین صاحب۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات ونشریات)</u>: بسم الله الرحمن الرحیم۔ سپیکر صاحب، د ټولو نه اول خو دلته بار بار یو سوال رااوچت شو چه تاسو د هغے جواب هم ورکړو، بیا ارباب ایوب جان صاحب هم د هغے جواب ورکړو۔ ربنتیا خبره داده چه زمونږه د Law and order situation ډیر د اهمیت وړ دے او دلته په دے موقع باندے د ټولو حاضری لازمی ده خو دلته د Collective responsibility په بنیاد مونږ چه دلته کښ ناست یو، لږ اعتماد خا مخا دومره کول غواړی چه مونږ دلته یو نو نمائندګی به هم هغه صورت کښ کوؤ چه کوم د دے صوبے زمونږ نه تقاضا ده، مونږ د یو بل نه جدا نه یو او داسے نه ده چه ګنی د یو خبره اهمیت لری او د بل نه لری۔ دا هاؤس دے او په دے ځائے کښ د هر یو سړی خبره په خپل

ځائے باندے ډیر لوئے اهمیت لری۔ دلته زمونږ کوم مشران چه نشته دے ، د هغے وجه تاسو ته اوښودلے شوه، زۀ د هغے تفصیل کښې نه ځم خو دا لا اینډ آرډر سچوئشن که ستاسو یاد شی نو د نن نه پینځه شپږ ورځے مخکښې په ایجنډا باندے وو۔ قدرتی طور دلته سیلاب چه کوم شکل اختیار کړو، هغه دومره په ایمرجنسی کښې وو چه سپیکر صاحب د سیلاب ایشو مخکښې کړه او د لاء اینډ آرډر ئے روستو کړه او په هغے کښې تقریباً هفته نیمه تیره شوه نو لازمی خبره ده چه یوه خبره په ایجنډا باندے وی نو یوه ورځ هم خلق پوره راغلی وو، په بله ورځ هم پوره راغلی وو، په بله ورځ هم پوره راغلی وو خو دا خبره زنډیدلے ده نو د زنډیدو په وجه باندے که نن لږ ډیر کمے وی نو د دے کښې د هغوی قصور نشته بلکه د حالاتو مطابق دا مسئله دے ځائے ته راا ورسیده نو پکار دا دی چه زمونږ ټول ملګری د خبرے حقیقت تسلیم کړی چه دا دومره زنډیدلے مسئله او لازمی خبره ده چه زمونږ د لا اینډ آرډر سچوئشن، تاسو ته پرون پورے تقریباً تقریباً ټول سرکاری اهلکار دلته موجود وو خو دا مسئله بیا هم زمونږ نه اوږده شوه۔ بیا به هم د سبا د پاره وی او بیا به هم وی او خدائے د زمونږ دا مسئله حل کړی، دا مونږ پورے انختے مسئله ده۔ یو څو نکات داسے دی چه دلته ډیر په شدت سره د هغے ذکر اوشو خاصکر د امن جرګے په حواله باندے چه هغه بله ورځ پرے بحث کیدو او نن هم هغے ته اشاره اوشوه۔ جناب سپیکر صاحب، دا حکومت ډیر په سنجیدګئ سره د دے مسئلے حل غوښتو، زمونږ نه مخکښې حکومتونو نه په مذاکراتو کښې دلچسپی لرلے وه او نه د دے په خاتمه کښې د اقدامات اوچتولو د پاره ئے دلچسپی لرلے وه۔ مونږه هغه حکومت یو چه ریښتیا خبره ده زمونږ زړه درد کوی چه نن زمونږه خاوره د بدامنئ ښکار ده۔ مونږ چه دلته په اقتدار کښې راغلی یو، دعوامو غښ خواهش دا وو چه دے خوارے باندے د امن راوستو د پاره، دا اوس چه کوم خلق راغلی دی، دے خلقو ته هغوی مینډیټ په دے خیال ورکړے دے چه په دے خاوره باندے به امن راځی۔ مونږ د ډیرو نزاکتونو نه باوجود، که نن مونږ خاموشی اختیار کړه، مونږ ته ډیر خلق وائی، زمونږ نه مخکښې حکومتونو څلور څلور کاله هنی مون پریډ تیر کړے دے، څلور نیم کاله ئے هنی مون پریډ تیر کړے دے، مونږ ته هم خلق وائی چه که خاموشی مو اختیار

کړه نو تاسو به هم مزے کوئ خو مونږه خاموشی چه هغه د قوم دپاره جرم وی، مجرمانه خاموشی مونږه نه اختیاروؤ۔ مونږه هر قسم قربانئ ته غاړه ایږدو۔ (تالیاں) مونږه ابتداء د دے خبرے نه اوکړه چه مونږ مذاکرات کوؤ، د دے نه مخکښ چا په مذاکراتو کښ سنجیدگی نه ده ښودلے، مونږ ډیر په خلوص سره، سنجیدگئ سره د دے خبرے آغاز اوکړو او په دیکښ زمونږ د بین الاقوامی قوتونو او زمونږ د مقامی قوتونو، د ډیروسره نکته نظر باندے اختلاف وو۔ د ټولو نه اول هغه صوفی محمد صاحب چه په جیل کښ وو او د هغه د رهائی، د هغه خپل د سزا وخت پوره شوے وو خو په چا کښ دا جرات نه وو چه هغه ئے رها کړے وے، زمونږه حکومت راغلو او دے مو رها کړو او په څه بنیاد؟ چه دے به امن کښ مونږ ته مدد راکوی او زۀ نن په دے فلور باندے دا خبره کوم چه صوفی محمد صاحب، زۀ د هغوی ډیر تعریف کوم چه کله ئے مونږه سره معاهده کوله نو هغه وئیل چه زۀ د پرامن جدوجهد په بنیاد د شریعت د نفاذ د پاره کوشش به کوم، په اسلام کښ د عسکریت پسندئ، دهشت گردئ، د ټوپک په زور، د ظلم زیاتی په بنیاد د شریعت د نفاذ لار نشته دے، زۀ به پرامن طریقے سره کوم۔ آفرین چه نن هم په دے حالاتو کښ هغه پرامن جدوجهد کوی، که نور خلق هم د هغه نه عبرت واخلی او سبق واخلی نو دا هغه حکومت وو چه صوفی محمد د ډیرو رکاوټونو باوجود مونږه رها کړو، په دے چه په دے خاوره باندے امن راشی۔ مونږ ټولو مشکلاتو ته غاړه کیښوده، که چرته داسے وه نو زمونږ نه مخکښ حکومت خو د هغے په نوم باندے ډیر حکومتونه کړی وو، زمونږ نه خو مخکښ حکومتونو ته دا خبره ډیره آسانه وه چه صوفی محمد صاحب ئے رها کړے وے خو هغوی د دے خبرے جرات نه شو کولے۔ په دے بنیاد چه هغوی وئیل مونږ د مزے کوؤ، زمونږ د حکومت وی، خیر دے که په قوم څه تیریږی۔ مونږ وایو چه نه، زمونږ د حکومت وی او که نه وی، په قوم باندے د امن وی، قوم د په آرام وی، خیر دے که مونږ په تکلیف کښ یو، مونږ ته د نقصان رسی، زمونږ په دے خبره باندے پرواه نشته دے (تالیاں) مونږه د دے جرات نه کار واغستو چه مونږه مقامی طالبانو سره مذاکرات اوکړل۔ مونږ مذاکرات زبانی جمع خرچ باندے نه دی کړی، د هغوی لیډران معلوم دی، مشران ئے معلوم دی او چه

کومه معاهده مو کړے ده نو هغه لیکلے شوے ده او په هغے باندے دستخطے شوے دی۔ مونږ په کوټه کښ یا په پټه باندے نه، د هغے تشهیر مو کړے دے، په ټی وی او په ریډیو باندے د هغے نکات مونږه یو یو خلقو ته ښودلے دی۔ جناب سپیکر صاحب، لږ وخت که زما نه سیوا کیږی، زهٔ به بخښنه غواړم چه د هغے نکات زهٔ دے هاؤس ته، ډیرو خلقو ته هغه کاغذ ملاؤ دے خو کاش چه نن کوم مشکل مونږ ته پیش دے، پکار دی چه مونږ په هغے غور اوکړو، هغے کښ کوم نکات وو او د کوم نکاتو په بنیاد نن خلق مونږ ته وائی چه حکومت د دغے معاهدے خلاف ورزی کوی، حکومت د یو سیکنډ د پاره، د یو لحظے د پاره د دے معاهدے خلاف ورزی نه ده کړے۔ مونږ نن هم په معاهده ولاړ یو، مونږ په معاهده عمل کړے دے۔ جناب سپیکر صاحب، څلور نکتے داسے دی چه دوئ ورله ډیر زور ورکوی، یوه نکته دا ده چه دوئ وائی چه زمونږه په جیل کښ بند خلق د رها کړے شی، مونږه ورسره منلی دی او په معاهده کښ شته چه کیس ټو کیس به جائزه اخلو او خلق به رها کوؤ۔ دوئ وائی فوری ئے رها کړئ، دا د معاهدے خلاف ورزی ده۔ مونږه جائزه اخلو، مونږ د نولسو کسانو کیس تیار کړو او دا خلق جناب سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت زهٔ دے ټول هاؤس ته وایم چه دا خبره په عدالت کښ ده، عدالت ته څوک ډکټیشن نه شی ورکولے، مونږ کیس تیاروؤ، عدالت ته درخواست کوؤ۔ مونږ د عدالت مشکور یو چه نولس کسان ئے په ړومبی ځل مونږ ته راپریښودل۔ بیا مونږه د اووه کسانو کیس تیار کړو، مونږه عدالت ته ریکویسټ اوکړو، مونږ سره هغه اومنل او هغه ئے رها کړل۔ اے زما د هاؤس ملګرو، زهٔ د سپیکر صاحب په وساطت تاسو ته وایم چه په دیکښ هغه مجرمان شته چه د خلقو سټونه ئے پرے کړی دی، دے کښ هغه خلق هم شته چه سکولونه ئے الوځولی دی، په دیکښ هغه خلق هم شته چه زمونږه د خوئیندو مئیندو لوپټے ئے په هوا کښ الوځولی دی۔ آیا دومره به هم مونږه د هوش او حواس نه کار نه اخلو چه رهائی کښ مونږ د کیس جائزه نه اخلو؟ سبا به مونږه هم د قوم مجرمان یو، مونږ په دے وعده باندے اوس هم ټینګ یو، مونږه وایو چه د کیس جائزه به اخلو، څنګه مو چه دا نور خلق رها کړل چه نور هم د رهائی قابل وی، مونږ به عدالت ته درخواست کوؤ چه دا خلق رها کړی۔ مونږه د

معاهدے پابندی کوؤ، هغوی د معاهدے خلاف ورزی کوی۔ بله غټه نکته جناب سپیکر صاحب، دوئ به وئیل چه د دے خاورے نه د فوج اوځی او فوج چه نه وی وتلے نو امن نه راځی۔ زمونږ په معاهده کښ د لاس لیک دے، دلته کښ به ئے خلق وکالت ضرور کوی خو چه کوم د مقامی طالبانو خپل لیډران دی، هغوی دستخط کړے دے چه په سوات کښ د مکمل امن د راتلو نه پس فوج به بتدریج خپل بارکونو ته واپس ځی۔ چه هغوی مونږ سره معاهده کړے ده، زهٔ د دے هاؤس په وساطت تپوس کول غواړم، آیا په سوات کښ امن شته؟ چه امن نشته نو د فوج Justification شته او فوج مونږ نه دے راغوښتے، زمونږ نه مخکښ حکومت سوات کښ فوج راغوښتے دے او نن هغه فوج پروت دے۔ مونږه هم د هغے نظریے خلق یو چه فوج د واپس لاړ شی، خو کاش چه هغلته امن راشی۔ چه کوم خلق وائی فوج د اوځی، امن به راشی، دا د معاهدے خلاف ورزی ده۔ څوک چه وائی امن چه راشی، بتدریج به فوج ځی، دا په معاهدے عمل دے، دا حکومت کوی۔ غټه نکته چه کوم ده ګرانو ملګرو، د دوئ شریعت ایکټ دے۔ پرون پرے دلته ډیر بحث هم اوشو، مونږه هغه 1999 ایکټ چه کوم دے، په هغے باندے اوس هم ولاړ یو، مونږه وئیل چه هغه به لاګو کوؤ۔ هغه لاګو شوے دے خو عملاً په هغے کښ کوم رکاوټونه دی، د هغے رکاوټونو د لرے کیدو مونږه کوشش کړے دے، مونږ په هغے کښ Amendments کړی دی، مرکز ته مو استولے دے، مرکز ئے چه راواستوی، زمونږه په دے فلور آف دی هاؤس باندے دا Commitment دے، دا مو هغوی سره په معاهده کښ هم وئیلی دی چه مونږ دغلته هغه د 1999 ایکټ نافذ کوؤ۔ سوال دا پیدا کیږی چه په معاهده کښ درے میاشتے د هغے مونږ سره میعاد لیکلے شوے دے، نن هم په هغے کښ دوه درے ورځے پاتے دی، دوئ د یوے نیمے میاشتے مخکښ نه دا خبره شروع کړه چه فوری د ایکټ نافذ کړے شی۔ دوئ د معاهدے خلاف ورزی کړے ده، مونږ د معاهدے خلاف ورزی تر دے وخته پورے نه ده کړے، مونږ پرے قائم یو۔ بل د هغوی غټه نکته وه چه په دے ځائے کښ د اسلامک یونیورسټی جوړه کړے شی، مونږه د امام ډهیرئ مرکز کښ د هغه اسلامک یونیورسټئ اعلان کړے دے، هغلته مو ورله وائس چانسلر مقرر کړے دے، اوس فنډ مو ورته ورکړے دے د

دے نہ۔ څلور نکتے د هغوی وے او مونږ پرے عمل کړے دے۔ نن زۀ هغه خبره کول غواړم چه دوئ په کومو خبرو عمل نه دے کړے۔ دوئ وئیل چه مونږ به اسلحه نه ګرځوؤ چه کومه اسلحه ګرځوؤ، هغه به مونږ سره لائسنس یافته وی۔ نن زۀ د دے هاؤس په وساطت دا تپوس کول غواړم سپیکر صاحب، چه آیا هغه خلق اسلحه نه ګرځوی؟ مونږ سره ئے په معاهده کښ دا خبره وه چه مونږ به ګشتونه نه کوؤ، ګشت د حکومت کار دے، امن قائمول د حکومت کار دے، ګشت چه کوم دے، حکومت چیلنج کول دی، رټ چیلنج کول دی، مونږ به دا نه کوؤ۔ آیا هغوی ګشت نه کوی؟ سپیکر صاحب! وئیل به ئے چه مونږ به نجی ملکیت او سرکاری ملکیت ته نقصان نه رسوؤ، سکولونو ته بمونه نه ایږدو، هسپتالونه به نه الوزوؤ، نن د سوات سکولونه الوزی که نه الوزی؟ نن هسپتالونه الوزی که نه الوزی؟ جناب سپیکر صاحب! نن د هغے معاهدے خلاف ورزی څوک کوی؟ مونږه ته ئے وئیل، په معاهده کښ شته دے، چه د مرکز او د صوبے د حکومت عملداری به منو، خپل ژوند به تیروؤ، آیا هغوی د حکومت عملداری منی؟ بل سوال، چه هغوی وئیل چه مونږ به ټریننګ سنټرے نه چلوؤ، تربیت ګاه زمونږ به بند وی، نن هم په پیوچار کښ د هغوی تربیت ګاه موجود ده، هلته ټریننګ حاصلیږی۔ هغه ټریننګ د څه د پاره دے؟ سکولونه الوزول او زۀ دا وړه خبره په وضاحت کوم، سکولونه الوزوی او د جینکو سکولونه الوزوی، دے خبرے ته تاسو چرته غور کړے دے؟ دا په دے بنیاد چه د یو خاص منصوبے تحت سوارلس سوه کاله مخکښ په عربو کښ به خلقو ژوندئ لوریانے ښخولے، دا د جهالت انتها وه، دوئ نن دنیا ته ښائی چه دا پښتانه د هغے عربیانو نه هم زیات جاهل دی چه دوئ د جینکو هډو سبق نه منی، دوئ د جینکو تعلیم نه منی۔ دا دنیا ته ښائل غواړی چه پښتانه دهشتګرد دی۔ مونږ دهشتګرد نه یو، مونږه د ښځو حقوق منو، د هغوی د تعلیم په حق کښ یو، څوک چه سکولونه الوزوی، هغوی دهشتګرد دی۔ سپیکر صاحب! پکار دی چه مونږ د دے خبرے تجزیه او جائزه اوکړو۔ نن خلق وائی چه آپریشن دے، سوال نه پیدا کیږی چه زمونږ په موجودګئ کښ آپریشن اوشی۔ خبره د آپریشن نه ده، خبرے ته ځان رسول دی، د دے تهه ته، تل ته تلل پکار دی۔ مونږ دا خبره کوؤ چه امن،

افهام وتفهیم، مذاکرات، نن هم مونږ په دے آپشن باندے قائم یو چه کوم سړے مذاکرات نه مني، افهام وتفهیم نه مني، معاهده نه مني، منت نه مني، زاري نه مني، خامخا هغه به سکولونه الوزوي، خامخا به هغه لا اینډ آرډر سچوئشن Create کوي، د دے نه علاوه حکومت سره بیا کومه لار پاتے ده چه هغوی خامخا، چه څوک ایکشن کوي، دا آپریشن نه دے، زما د میډیا ملګری هم ناست دی، زما ټول ملګری چه تاسو کله لفظ استعمالوئ چه څوک ایکشن کوي، حکومت به د هغے خلاف ری ایکشن کوي او دا زمونږه ری ایکشن دے چه نن مونږه دغلته ری ایکشن کړے دے او هغه ری ایکشن به تر هغے جاري وي چه تر څو پورے مکمل امن قائم شوے نه وي۔ آخر دا به تر کومے پورے وي؟ Bold خبره کول غواړي، ریشتونے خبره کول غواړي، دا د شړے په شا باندے په ژوند تیرولو باندے وخت نه تیریږي، دا د بزدلئ په الفاظو باندے وخت نه تیریږي۔ د حالاتو مقابله چه سړے کوي، نر په نره به ئے کوي۔ مذاکرات هم په نره کوؤ، جرګے هم په نره کوؤ، افهام وتفهیم په نره کوؤ، ورورولي هم په نره کوؤ خو چه څوک د خلقو کورونو ته خطره وي، څوک چه زما بال بچ ته خطره وي، څوک چه د بهر ایجنډا پوره کوي، څوک چه زما په خاروه وینه تویوي، دا زما اختیار دے چه نن خدائے ما له راکړے دے، دا دے قوم ما له اختیار راکړے دے چه زهٔ دا وینه تویول بند کړم، زهٔ په دے کښې اقدامات اوکړم۔ پکار دا دي چه مونږ د جرات نه کار واخلو۔ یو خو تاسو په خدائے یقین اوکړئ چه په کرم ایجنسئ کښې کوم حالات دي، پرون ما له خلق راغلي وو، وئیل ئے چه آپریشن د اوشي کنه نو پښې شا خو آپریشن وائي او مخامخ وائي چه دا غلط کار دے، دا دواړه کاره په یو ټائم، یا به شپیلئ وهے او یا به ستوان خورے۔ خپلے علاقے ته تلے نه شم، خبره کولے نه شم، کښیناستے نه شم خو چه څوک علاج کوي، علاج د هم نه کوي، دا خبرے ډیرے آسانے دي خو رشتیا خبره کول ډیر ګران دي۔ اوس هم وایو چه د حکومت د طرف نه زمونږ دا سټینډ دے، زمونږه پالیسي ډیره واضحه ده، مونږ په خپله پالیسئ کښې Confused نه یو۔ حکومتونه خپلے پالیسئ د سوچ، فکر، د عقل په بنیاد جوړوي، مونږ د جذباتو په بنیاد خپلے پالیسئ نه جوړوؤ۔ زمونږه که هر رنګه ظلم زیاتے دے، مونږ وایو چه مذاکرات کوؤ، د مذاکراتو لار کهلاؤ

ده۔ افہام وتفہیم منو، د هغے لار کهلاؤ ده، منت کوؤ، زاری کوؤ۔ اسلحه د کیږدی، امن و امان د قائم شی، زمونږه ورونړه دی، مونږ ئے سینے سره لګوؤ خو چه په دے خبره نه وی، دا یو آپشن دے ، بل آپشن دا دے چه مونږ به د امن قائمولو د پاره، د رټ قائمولو د پاره اقدامات کوؤ او زهٔ دے هاؤس ته وایم، اے ګرانو ملګرو، دے قوم تاسو له ووټ درکړے دے ، تاسو د دے خاورے نمائنده ګان یئ، په ایماندارئ باندے کوم چه دا خاؤره زمونږ نه کومه تقاضه کوی، پکار ده چه مونږ په هغے باندے عمل اوکړو۔ ٹهیک ده جناب سپیکر صاحب، تاسو د ملک نه بهر وئ، هغه ټائم کښں مونږ ته ډیر Threats ملاؤ شوے دی چه پینځه ورځو کښں حکومت ختم کړئ ګنی نو د فلانکی، فلانکی د سر دا قیمت دے ، د وزیرانو دا قیمت دے ، د ایم پی اے ګانو دا قیمت دے۔ اے زما ډیر عزتمندو ملګرو، که زمونږ په سر باندے امن راځی، زمونږ د دے خپلے خاورے نه دا خپل سر هم قربان دے ، په هر قیمت باندے چه وی خو مونږ په دے خپله خاؤره باندے امن غواړو، مونږه په دے خبرو ویریږو نه۔ سپیکر صاحب، په اغواء برائے تاوان دلته یو ذکر شوے وو، په هغے باندے هم ډیر تفصیل کښں نه ځم، د مشرف د تلو په حواله خبره اوشوه، یقیناً چه د مشرف تلل د جمهوری قوتونو فتح ده او دا زمونږ د پاره د خوشحالئ مقام دے او یقیناً چه د هغه د تلو نه پس دا زمونږ د امتحان حقیقی آغاز هم دے۔ مونږه داسے نه دی وئیلی چه ګنی صرف دا فرد واحد نه، مشرف د یو سوچ نمائنده وو، د یو نظام نمائنده وو، د دهٔ شا ته یو قوت کارفرما وو۔ مونږه یوازے د مشرف نه، د هغے سوچ د شمنان یو، مونږ د دے ډکټیټرشپ د شمنان یو، مونږ په هر قیمت باندے په دے ځائے کښں د ډکټیټرشپ د خاتمے د پاره، د جمهوری قوتونو د مضبوطولو د پاره، که مشرف تلے هم دے ، دا جدو جهد زمونږ ولاړ نه دے ، زمونږه دا کاروان ولاړ نه دے ، که مشرف یا د مشرف په شان نور خلق هم وی، مونږ له پکار دا دی چه په موجوده حالاتو کښں مونږ د خپلو پالیسو، چه کومے جاری دی، په هغے نظر ثانی اوکړو او انشاءالله تعالیٰ زمونږ په قیادت کښں دا صلاحیت شته چه په کوم تدبر سره هغوی په مرکز کښں دا جنګ اوګټولو او نن د مشرف غوندے ډکټیټر چه د هغه سترګو کښں اوښکے وے او استعفیٰ ئے ورکوله، انشاءالله تعالیٰ دا زور

خوړلے نظام به هم دغه رنگے شکست خوري۔ دلته به خدائے امن راولی، دلته به خوشحالی راځی او هم د دے مشرانو په قیادت کښ۔ سپیکر صاحب، دلته یو خبرے ته اشاره اوشوه، مونږ په دے خاوره کښ یو بل کار هم کول غواړو چه په دے ځائے کښ به د امن د قیام د پاره ترقیاتی کارونه سیوا کول غواړی۔ زمونږ په ټرائبل بیلټ کښ خصوصاً چه هغه زمونږ نور ملک د حصے نه ډیره روستو پاتے ده او زمونږ په دے صوبه کښ خصوصاً او چه په کوم ځائے کښ زمونږه سکولونه الوتے دی، هلته ئے الوزولی دی، هلته سپیشل د ایمرجنسی په بنیادونو کار کول غواړی۔ زما دلته منسټر صاحب ناست دے د ایجوکیشن، د هغوی د انفارمیشن په بنیاد زهٔ دا خبره کوم چه د سوات کوم سکولونه، هلته به زمونږه یونیسف والا د ایمرجنسی په بنیادونو نوے، لس کم سل سکولونه پرائمری هم په دے حالاتو کښ الوتی دی، هغه به د سر نه نوے جوړوی او چه کومو ته نقصان رسیدلے دے، د هغے به مرمت کوی۔ زهٔ گرانو ملگرو، تاسو د تسلئ د پاره چه مونږ ټول یو خلق یو، په یو ځائے کښ پراته خلق یو، په یو ټټوبی کښ پراته خلق یو، په ویره باندے ژوند نه تیرېږی او مونږ چه د قوم مشری کوؤ نو ډیر په جرات سره او ډیر په ایمانداریٔ سره به ئے کوؤ او مونږ به د دے مسئلے حل انشاءالله تعالیٰ، رو رو رکاوټونه پخپله لرے کیږی، حالات پخپله سازگار کیږی۔ د دے دومره سختیٔ نه پس چه دا لا اینډ آرډر سچوئشن دے، بمونه، پرون په ډی آئی خان کښ کوم بم بلاسټ اوشو، زمونږه هغه ملگری، سوال دا پیدا کیږی چه دا کوم لاسونه دی؟ چرته د فرقه وارانه فسادات په نوم، چرته زمونږه د دیوبندی، بریلوی په نوم، چرته د طالب او د مقامی خلقو په نوم، دا ټول مختلف شکلونه د دهشتگردیٔ شکل دے۔ زهٔ د کرم ایجنسیٔ هغه ملگرو ته، چه ما سره ئے پرون خبره کړے وه، ما ته ئے په پریس کلب کښ وئیلے وو چه زمونږ دا مسئله مخکښ کړه، ما وزیر اعلیٰ صاحب سره هم خبره کړے ده، ما بیگا گورنر صاحب سره هم خبره کړے ده، هغوی د جرگے بندوبست هم کړے دے، زهٔ د ټولے صوبے خلقو ته خو د کرم ایجنسیٔ هغه وفد ته هم ستاسو په وساطت دا ډاډگیرنه ورکوم چه زمونږ په خاوره د یو کس هم وینه تویږی، دا زمونږه زمه واری ده چه مونږ د وینے بندیدو د پاره خپله لار خپله کړو او د هغے مخ بندی اوکړو۔ هغه جرگه تلے

ده، لږ ډیر امن راغلے دے۔ که بیا پکښې څه رکاوټ وی، په هغے باندے به مونږه مخکښې خپل تګ کوؤ۔ زهٔ په دے خبره دا خپله خبره راغونډوم چه ګرانو ملګرو، دا د امن مسئله، د امن و امان مسئله، دا ذاتی مسئله نه ده، دا جذباتی مسئله نه ده، دا وقتی مسئله نه ده، دا د یو لمحے مسئله نه ده، دا د یو لحظے مسئله نه ده، دا د پینځه دیرشو کالو راسے روان زمونږ په دے منطقه کښې چه کوم حالات دی، دا د هغے نتیجه ده او د هغے نتیجے په بنیاد کښې ګرانو ملګرو، مونږ د دے هاؤس نه، چه مونږ د پردی ملک په بدامنئ خوشحالیږو نو مونږ به بد امنئ سره ښکار کیږو۔ پکار دا دی چه مونږه دا هاؤس چه هر څنګه پالیسئ وی، مونږ په دے پالیسئ کلک اودریږو چه په یو ملک کښې به مونږ مداخلت نه کوؤ او د پاکستان دننه چه څوک مداخلت کوی، زهٔ به ئے مخه نیسم، زهٔ د پاکستان دننه که امریکه وی، که نیټو فوج وی، چه هر یو قوت وی چه مداخلت کوی، مونږ به ورته په میدان ولاړ یو۔ مونږ په پاکستان کښې، دا زمونږ خاوره ده، د هیچ چا مداخلت نه منو خو زهٔ جناب سپیکر صاحب، په دے خوا کښې افغانستان زمونږه ورور، چه د دیرشو کالو راسے پکښې وینه توئیږی او په مختلف نومونو وینه توئیږی او نن هم زهٔ د هغوی په وینه خوشحالیږم، نو زما طرف ته امن نه شی راتلے۔ پکار دا دی، نن هم دلته اشاره اوشوه د افغانستان د ظالمانو حکمرانو خلاف خلق راپاڅیدل او جهاد ئے اوکړو،نه، داسے نه ده، په افغانستان کښې زمونږ فخر افغان، باچا خان به وئیل چه دا د کفر اسلام جنګ نه دے ، دا د روس او امریکے جنګ دے ، نن روس شکست اوخوړو، تاسو ټولو اولیدل چه نن اسلام رانغلو، امریکه راغله۔ باچا خان ټهیک وئیل، هغه خلقو غلط وئیل چا چه د کفر اسلام خبره کوله۔ په هغه وخت زما ګرانو ملګرو، زمونږ رهبر تحریک، خان عبدالولی خان وئیل چه که تاسو افغانستان ته بمونه لیږئ، د هغه طرف نه ګلدستے نه راځی، چا هم او نه منل۔ نن زمونږه لیډر، اسفندیار ولی خان دا خبره اوکړه چه په وزیرستان کښې کوم اور بل دے ، دے ته خوشحالیږئ مه چه دا په هغه ځائے کښې پاتے شی او دلته به نه راځی، چا هم او نه منل۔ هغه خبره لاړه زمونږ باجوړ ته او په هغه ځائے کښې اسفندیار خان اووئیل چه دا خو د پښتنو د قبائیلو یو سر او بل سر دے نو چه په یو سر اور او په بل سر نو مینځ خو ترینه نه پاتے

کیږي۔ هغه خبره نن داسے رشتیا ده لکه چه دا مخامخ نمر سړي ته ښکاري۔ د هغے باوجود هم چه څوک سترګے پټوي۔ راځئ ګرانو ملګرو، چه مونږ د خپلو پالیسو تجزیه اوکړو، راځئ چه مونږ په ایماندرئ دے خپل ګریوان کښ سر ټیټ کړو چه حقیقت څه دے؟ حقیقت دا دے چه مونږ به په خپل ځان سوچ کوؤ، د دے خاورے د پاره پالیسئ خپلوؤ، د امن د پاره به پالیسئ خپلوؤ۔ سپیکر صاحب! زهٔ چه نن ولاړیم، ټهیک ده چه زمونږه حکومت دے او مونږه دلته، خو زهٔ د دے خاورے یو بچے یم، زهٔ دلته دے قوم رالیږلے یم، زهٔ دلته په دے فلور باندے چه ولاړ یم، زهٔ د ډیر درد نه، زهٔ د ډیر تکلیف نه، زهٔ په ډیر سوچ سمجهه سره دا خبره کول غواړم چه که د افغاسنتان په وینه خلقو حکومت کولو او خلق ورته خوشحالیدل نو هغه اور راواوړیدو نو د قبائیلو په مرګ چه چا په خپله خوشحالئ باندے خپل حکومت کولو، هغه اور زمونږ خاورے ته راواوړیدو۔ زهٔ نن وایم چه د پښتنو په سر او په وینه باندے حکومتونه نه کیږي۔ که تاسو ته چا دا وئیلي وی چه پښتانه به توئیږي، د دوئ به وینه توئیږي، مونږ په اسلام آباد کښ حکومت کوؤ، دوئ ته چا دروغ وئیلي دي، دا هور بیا دلته نه ایساریږي څنګه چه افغانستان کښ ایسار نه شو، څنګه چه قبائیلو کښ ایسار نه شو، څنګه چه Settled belt کښ ایسار نه شو، دا به اټک نه هم اوړي او زهٔ ډیر په افسوس سره دا خبره کوم چه که زمونږه حکمرانان په دے سوچ اوده وی چه د پښتنو په وینه باندے به ډالرے راځي، زهٔ نه، نور حکومت کوم، نو دا ایټم بم د پښتنو په خاوره نه دے، دا ایټم بم د اټک نه اخوا پروت دے نو مونږه وایو، پکار ده چه هوش و حواس نه کار واخلو، دوئ د عقل نه کار واخلي، نور د د پښتنو د ګریوان نه لاسونه اوباسي، نور د دا خپلے هغه پالیسئ چه زمونږ د دشمنانو په ګټه باندے دي، هغه د بدلے کړي۔ زهٔ سپیکر صاحب، په تلو تلو کښ خواست کوم چه اے ګرانوملګرو، دا زمونږ شریک جنګ دے، دا د یو پارټئ جنګ نه دے، دا د یو فرد جنګ نه دے، که بچے مري، هغه د هرے پارټئ مري، دا د انسانیت جنګ دے، دا د وطن جنګ دے، دا د آبادئ جنګ دے، دا زمونږ د ټولو شریک جنګ دے، پکار دا دی چه مونږ ورته ملا اوتړو او دا یوازے د هاؤس دننه د خلقو جنګ نه دے، دا زمونږ د ټولو خلقو جنګ دے او زهٔ نن وایم چه زمونږ د معاهدے

دا کمال اوشو چه خلقو کښې دا شعور راغلو، زهٔ د بنیر خلقو ته د دے هاؤس نه سلام پیش کوم چه هغوی راپاځیدل او د هغے دهشتګردو خلاف ئے ملا اوتړله، زهٔ د دیر خلقو ته سلام پیش کوم چه هغوی راپاځیدل او د دهشتګردو خلاف ئے ملا اوتړله، زهٔ د هنګو خلقو ته سلام پیش کوم چه هغوی راپاځیدل د دهشتګردو خلاف ئے جلوسونه اوښکل، زهٔ د لکی مروت خلقو ته سلام پیش کوم چه هغوی خپلے کمیټئ جوړے کړی دی، د دے خلقو لارئے نیولے ده۔ اے ګرانو ملګرو، دا زمونږ قومی جنګ دے، نن زمونږ د خاورے خلاف بغاوت دے۔ پکار دی چه مونږ یو موټے شو، راغونډ شو او د یو اتفاق اظهار اوکړو ګنی نه به مونږ خپل بچی معاف کوی، نه به مو تاریخ معاف کوی۔ زمونږ مستقبل، زمونږ د بچو مستقبل په تیاره کښې به وی۔ زهٔ په دے یو څو ماتو ګډو الفاظو اجازت غواړم او بخښنه غواړم چه که ما نه څه کمے بیشے شوی وی۔ په دے شعر به اجازت اوغواړم، وائی:

زهٔ یم پښتون زما په سر شمله کړه اوتړئ
پس له مرګه چه مے زنه په خاسه اوتړئ
دا مے د پلار نیکه یادګار دے چه ژوندے پاتے شی
خاځے د قبر ته مے توره او نیزه اوتړئ
که په ژوندون مے پوره نه شو دا ارمان دے زما
د انقلاب جنډا زما په جنازه اوتړئ

Mr. Speaker: I am thankful to all the Honourable Members of this august House. Now the sitting is adjourned till 9:30 a.m. of tomorrow morning. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 21 اگست 2008 کی صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)